www.novelsclubb.com
کوئے تمنّا
از ماریہ اکرم خان

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کوئے تمنّا از ماریہ اکرم خان

ڈسکرپشن:

یہ کہانی ہے روایتوں کی بھینٹ چڑھے کچھ ایسے کرداروں کی جو وقت اور حالات کی گرد میں خواہشات کی تگ و دو میں الجھنوں میں جکڑ کر بلآخر قدرت کے فیصلوں پر سر خم تسلیم کر گئے

www.novelsclubb.com

آغاز:

چار سوں شان سے کھڑے بلند و بالا پہاڑوں سے لے کر کثرت سے لگے سیب، کنیو، خوبانی، اخروٹ اور دیگر کئی پھلدار درختوں سمیت پورے شہر میں بچھی آنکھوں کو

خیرہ کرتی سبز زار اور جھیل بہتی آبشاروں سمیت نیز ہر شے ایبٹ آباد کی خوبصورتی کی حسین داستانِ رقم کرتی تھی اسی بے حد حسین شہر میں ہی واقع شاہ ولا میں بھی اس وقت

صبح کی بے حد حسین کرنیں ہر سو پھیلی سرشاری بکھیر رہی تھیں۔ شنکیاری میں واقع کئی رقبے پر پھیلا یہ گھر پورے شہر میں ایک الگ ہی خاصیت رکھتا تھا۔ یہی نہیں میر شاہ خاندان کا نام ایبٹ آباد شہر میں کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا۔ اس شہر کا سب سے بڑا زمیندار اور کاروباری نام میر شاہ کا ہی تھا۔ مگر افسوس یہ عالیشان گھر یہاں آباد مکینوں کے لیے کسی قید خانے سے کم کا درجہ نہ رکھتا تھا۔ یہاں کے مکین خود کو کسی پر کٹے پنچھی کی مانند سمجھتے تھے۔ جہاں پورے شہر میں شاہ ولا اور شاہ خاندان مشہور تھا وہاں اس خاندان کی برسوں پرانی رسم و روایات اور اس گھر کے سربراہ اعلیٰ کی تنگ نظری اور دقیانوسی سوچ بھی شہر بھر سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

صبح سویرے ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے کچھ دیر قبل شاور لے کر گیلے بالوں کو پشت پہ پھیلائے اپنی ہی دھن میں ٹی وی لاونج سے نکلتی دریکتا شاہ کی نگاہ جوں ہی سامنے سے لاونج میں داخل ہوتے شخص پہ پڑی ایک پل کو اس کے قدم وہیں جامد ہو گئے۔ ہمیشہ

کی طرح اس نے اپنا دل کسی اور ہی لے میں دھڑکتے پایا۔ وہ اس وقت اس سے سامنا ہونا کی توقع بلکل نہیں رکھتی تھی۔ جبکہ مقابل کھڑے شخص کے تاثرات میں اسے دیکھتے ہی ناگواری عود آئی تھی۔ سیاہ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس سحر انگیز شخصیت کا مالک وہ شخص لمحے کی تاخیر کیے بغیر بے حد سرد سی نگاہ اس کے دلکش سراپے پہ ڈالتا اس کے پہلو سے ہو کر سیڑھی کی جانب بڑھا۔ ایک کاری ضرب سی لگتی محسوس ہوئی اس پیکر موم کو اپنے وجود پے۔

"تو ثابت ہوا میر وجدان شاہ! تمھاری انا اس محبت سے کہیں گنا زیادہ زور آور ہے جو کبھی تم نے مجھ سے کی تھی۔" اس کی پشت پر نگاہ ڈالتے اس نے تلخی سے سوچا۔ نم آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتی وہ اپنی خوبصورت سرمئی آنکھوں پہ ظلم کر گئی تھی۔

"ارے ضارب بھائی! آپ کو کچھ چاہیے تھا؟" کپڑے پریس کرتی نحل نے استری واپس اسٹینڈ پر رکھتے میر ضارب شاہ سے پوچھا۔ جو دریکتا کے کمرے میں کسی کام کے غرض سے آیا تھا۔ مگر اسے وہاں موجود نہ پا کر اور نحل کو وہاں موجود دیکھ کر وہ بنا کچھ کہے واپس جا ہی رہا تھا کہ نحل کے سوال پہ مڑ کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"ایکچولی میں دریکتا سے ایک کپ چائے کا کہنے آیا تھا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ ہمیشہ کی طرح نپے تلے انداز میں گویا ہوا۔،،دریکتا تو یہاں نہیں آپ مجھے کہہ دیتے میں بنا دیتی ہوں آپ تو بنا کچھ کہے واپس جا رہے تھے،،۔ نحل نے سادہ سے لہجے میں اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ اسے ٹوکا۔،،ہمم،،۔،،ٹھیک ہے میرے روم میں بھجوا دینا،،وہ مختصر سے لفظوں میں بات ختم کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ نحل نے بھی استری شدہ کپڑوں کو ہینگر کرتے کچن کا رخ کیا۔

ٹھیک دس سے پندرہ منٹ بعد وہ چائے کی ٹرے تھامے ہلکی سی دستک دے کر ضارب کے کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ کمرے میں پھیلی ناگوار سی سگریٹ کی مہک نے اسکے نتھنوں کو چھوا۔اسنے ناگواری سے ضارب شاہ کو دیکھا جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیپ ٹاپ گود میں دھرے مصروف انداز میں انگلیاں مسلسل لیپ ٹاپ کے پیڈ پر چلا رہا تھا ساتھ اسکی نگاہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی ایش ٹرے پڑی جس میں کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سگریٹ کے پڑے تھے یقیناً اسکے آنے سے قبل وہ اسموکنگ کر رہا تھا اسے کچھ عجیب لگا اسنے آج سے قبل اسکے کمرے کا یہ منظر کبھی نہیں دیکھا تھا پھر بھلا آج سے پہلے اسکے روم آئی ہی کتنی بار تھی یہی سوچتے اسنے لاپرواہی سے سر جھٹکتے آگے بڑھ کر ہلکا سا گلا کھنکارتے ضارب کی توجہ چائے کی جانب مبذول کروائی" تھینکس،،بنا

اسکے سراپے پہ نگاہ ڈالے اسنے سرسری انداز اپنایا"یو ویل کم،، ہلکے پھلکے انداز سے کہتی وہ خالی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ مڑی" بابا گھر پہ ہیں..؟،، بوجھل لہجے میں اسنے سوال داغا"جی تایا جان اسٹڈی روم میں ہیں اس وقت،، پلٹتے اثبات میں سر ہلاتے وہ دھیمے انداز میں گویا ہوئی ماتھے پہ بکھرے بال گھور سیاہ آنکھوں میں سرخی لیے وہ نحل کو کافی مضطرب دیکھائی دے رہا تھا" عجیب شخص تھا وہ کسی الجھی پہیلی سا ایک ہی چھت تلے رہ کر بھی دونوں اجنبی ہی تھے اک دوجے کے لیے"ٹھیک ہے اب جا سکتی،، ہو عام سے لب و لہجے میں کہے جانے والے جملے ایسا کچھ ضرور تھا جو بغور میر ضارب شاہ کو دیکھتی نحل کو چونکتے خاصا ہتک آمیز لگا تبھی وہ لمحے بھر کی تاخیر کیے بغیر اسکے کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔"بھائی،، جبکہ لفظ بھائی کو تلخی بھری مسکراہٹ کے ساتھ اس نے زیر لب دہرایا تو ایک تلخ مسکراہٹ نے لبوں پہ احاطہ کیا

www.novelsclubb.com

☆☆☆.

سارے دن کا تھکا ماندا آفتاب بلا آخر مغرب کی آغوش میں چھپ رہا تھا۔دریکتا شاہ اپنی بوجھل ہوتی طبیعت کے باعث کھڑکی کے پردے برابر کرتی لان میں چلی آئی تھی۔وہ افسردہ سی لان چیئر پر بیٹھی ڈوبتے سورج کی آخری کرنوں کو ٹک ٹکی باندھے دیکھے گی ۔کچھ ہی دیر میں نحل بھی چائے کی ٹرے تھامے جانچتی نگاہ ڈالتی اسکے برابر والی چیئر پہ

بیٹھ گی اکثر اوقات شام کی چائے وہ دونوں یہی بیٹھ کر پیتی تھیں "کیا بات ہے دریکتا خاصی اپ سیٹ لگ رہی ہو،،اسے کپ تھماتے آنکھیں سکیڑ کر اسکے ستے چہرے کا بھر پور جائزہ لیا" کیا محبت اتنا بے وقعت جزبہ ہے نحل جسے ہم اپنی انا کی تسکین کے لیے پیروں کی دھول تلے روند کر آگے بڑھ جائیں پھر چاہے ٹھکرائے جانے والی محبت ہمیشہ کے لیے ماتم کناں ہی کیوں نہ رہے،،وہ بنا کسی تمہید کے اپنی واحد دوست اور ہمراز سے گویا ہوئی نحل نے گہرا سانس بھرتے اسے دیکھا چند ہی دنوں میں وہ مرجھا سی گئی "محبت میں انا نہیں ہوتی دریکتا اور جہاں انا ہوتی وہاں محبت کا صحیح مفہوم کسی کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔اور کس نے کہا تم سے محبت بے وقعت جزبہ ہے محبت تو ایک بہت خوبصورت احساس کا نام ہے محبت گر سچی ہو تو یہ انسان کو کندن بنا دیتی ہے پھر چاہے محبت حاصل رہے یہ پھر لاحاصل ہی سہی اسکی نگاہیں لان کے اطراف میں ٹھہر سی گئیں جہاں مالی بابا پائپ پکڑے پشتوں میں گنگناتے گلاب کے پھولوں کو پانی دینے میں محوِ تھے وہ لبوں پہ دلکش مسکراہٹ سجائے مبہوت سی کونپل سے پھوٹتے سرخ گلابوں کو تکتی کسی ٹرانس میں گویا ہوئی۔

"ٹھیک کہا تم نے نحل مگر مرد شاید محبت کے اس مفہوم سے نہ آشنا ہوتا ہے وہ محبت میں تاج محل تو تعمیر کر سکتا ہے مگر افسوس رہتا وہ ہمیشہ اپنی انا کا پجاری ہے وہ اپنی انا کے

گٹھنے ٹیک کر اپنی محبت کو بچانے کی سعی کبھی بھی نہیں کر سکتا پھر چاہے محبت کرب کی اوڑھنی اوڑھ کر ٹوٹے کانچ کی مانند ہمیشہ چبھتی ہی کیوں نہ رہے"

آنکھوں کے کٹوروں میں در آئی نمی کو حلق میں اتارتی در کتا کے لہجے میں اذیت کا ایک جہاں آباد تھا وہ میر وجدان شاہ کے رویے کی وجہ سے کافی دل برداشتہ تھی۔ جبکہ ایک لمحے کو دریکتا کی بات سن کر اسکا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے۔

"اف،، فار گاڈ سیک دریکتا یہ مرد اور عورت کی محبت میں فرق کہاں سے آ گیا بھلا" اور رہی بات تمھارے اور وجدان بھائی کے ریلیشن شپ کی تو اسے تم خود لائی ہو اس دوراہے پر تم نے وجدان بھائی کے منع کرنے کے باوجود بھی جاب کی کیونکہ تمہیں یہی لگتا تھا کہ وجدان بھائی ایک روایتی مرد ہیں جنہیں عورتوں کو چہار دیواری میں تحفظ کے نام پر قید کر کے خوشی ملتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے ایک مان تھا انھیں تم پر کے تم انکی خاطر کچھ بھی کر سکتی۔ کچھ بھی چھوڑ سکتی ہو ان کی خاطر۔ ہاں میں جانتی ہوں انھیں تمھیں اس طرح آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہیے تھا لیکن افسوس دریکتا تم نے ضد میں آ کر وہ مان بھی توڑ دیا تم ایک بار ان سے انکار کی وجہ بھی تو پوچھ سکتی تھیں یہ پھر ایک بار بات کر کے انھیں سمجھاتی یہ خود انھیں سمجھنے کی کوشش کرتی،، نحل کے اس قدر تلخ انداز وہ پشیمان ہوتے سر جھکا گئی وہ بھی تو ان سب باتوں پر غور کر سکتی تھی۔ پھر کیسے

اسے خیال۔نارہاساری کلفت اور غلط فہمی کی گرد جیسے چٹ چکی تھی اسکے تخیل میں میر وجدان شاہ کار وٹھاہوا سار وپ آن ٹھہرا

"اب تو جاب بھی چھوڑ دی ہے میں نے پھر بھی وہ مجھ سے خفا ہے،،اپنے ہاتھوں کو تکتی وہ دھیرے سے منمنائی،،ایسی ہی وہ حساس لاابالی سی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو دینے والی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جانے والی جبکہ اس کے بر عکس نحل ایک مضبوط اعصاب لڑکی تھی جو اپنی ذات کو کبھی بھی کسی کے سامنے عیاں نہیں کرتی وہ اپنے خول میں سمٹ کر رہنے والوں میں سے تھی دونوں کے مزاج یکسر مختلف ہونے کے باوجود بھی دونوں میں بلا کی محبت تھی۔

"دریکتا بچپن سے لیکر اب تک ہماری ماؤں نے ہمیں کئی بار یہ بتایا ہے کہ جب کوئی ہم سے ناراض ہو تو ہمیں اس سے سوری کر کے بات کر لینی چاہیے اس لیے اب تم پہلی فر صت میں ان سے بات کر لینا آئم شور،،اسکے بعد زیادہ دیر تک وہ تم سے ناراض نہیں رہ پائیں گئیں،،اپنے تئیں اسے تسلی دی گئی گو کی اسکی حساس طبیعت سے نحل اچھے سے واقف تھی "ٹھیک ہے،،اسنے پھیکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا" اچھا اب موڈ درست کروں چائے پیو اور پھر میں تمھیں اپنی کل والی شوپنگ دیکھاؤ گی اسکے بعد زرک سے بات کریں گے (دریکتا کا چھوٹا بھائی جو کے ہائیر ایجوکیشن کے لیے بیرون

ملک مقیم تھا)اور پھر اسکے بعد کوئی اچھی سی مووی دیکھے گے لاسٹ ٹائم تمھاری فیورٹ دیکھی تھی اس بار میری فیورٹ اوکے،، ٹھنڈی چائے بدمزگی سے حلق میں انڈیلتے وہ مسلسل ادھر اودھر کی باتوں میں مشغول کرتے وہ اسے بہلانے کی سعی کر رہی تھی،، مشکور نگاہوں سے نحل کو تکتے اسنے خاموشی سے اسکی بات تائید کی

☆☆☆۔

رات اپنی مکمل تاریکی کے جوبن پہ تھی دور کہیں افق پر چاند جیسے چاندنی کے تھال کے مانند جگمگارہ تھا۔ فضا میں موجود ہلکی خنکی موسم کو خوشگواری بنا رہی تھی. شاہ ولا کے تمام مکین بھی اس وقت کھانے سے فراغت پا کر اپنے اپنے کمروں کا رخ کر چکے تھے میر سہراب شُاہ بھی حسب معمول سونے سے قبلُ اپنی عادت کے پیش نظر اسٹڈی روم میں بیٹھے کسی تاریخی کتاب مطالعہ کرنے میں مصروف تھے ساتھ خلاف معمول گاہے بہ گاہے ایک نگاہ بائیں ہاتھ پہ بندھی گھڑی پہ ڈال کر اچٹتی نگاہ دروازے پہ ڈُالتے. جیسے کسی کی آمد کے منتظر لگتے ہوں

کچھ ہی دیر میں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی "بابا آپ نے بلایا مجھے "کمرے کے اندر جھانکتے میر ضارب شاہ نے اجازت طلب کرتے انکی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی

"اندر آجاؤں"اسکی جانب دیکھے بناہی اسے اندر بلایااور ہاتھ میں تھامی کتاب سامنے دھری ٹیبل پر رکھتے ریڈینگ گلاسس کتاب پہ رکھتے پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

"آج آفس نہیں آئے تم؟"اپنے سامنے صوفہ پہ بیٹھنے کااشارہ کرتے جانچتی نگاہ اسکے مضطرب چہرے پر ٹکائیں بے طرح سرخ پڑتی آنکھیں بے ترتیب بال اسکابے ترتیب حلیہ انھیں بہت کچھ باور کروارہا تھا. نظروں کازاویہ بدلتےُ اسکے حلیے کو نظرانداز کیا."جی بابابس کچھ امپوٹنٹ کام نمٹانے تھےاس لیے نہیں آسکا"

"ہمم بہتر"خیر تمہیں اندازہ تو ہوگاہی تمھیں یہاں بلانے کا مقصد..؟"

وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ایک ہاتھ صوفہ کی ہتھی پہ ٹکائے وہ سپاٹ اندازمیں گویاہوئے جیسے انھے بخوبی اندازہ تھاہر بار کی طرح اس بار بھی وہ نُاچاہتے ہوئے بھی ان کے فیصلے کے آگے سر جھکالے گاکچھ لوگوں کوعادت ہی تو ہوتی دوسروں کو کٹھ پتلی کی طرح اپنے اشاروں پہ چلانے کی میر سہراب شاہ کے لیے بھی شاہ ولاکے سبھی مکین کسی کٹھ پتلی سے کم کی حیثیت نہیں رکھتے تھے خاص طور سے

میر ضارب شاہ جو انکی سب سے بڑی اولاد ہونے کے ساتھ ساتھ شکل و صورت میں بھی ہو بہو انہی کی ان سے ہی مماثلت رکھتا تھا""

"I'm sorry to say

مگر بابا میں نحل سے شادی نہیں کر سکتا۔"

میں نے آج تک آپکی کوئی بات رد نہیں کی لیکن اس بار میں آپ کے فیصلے کے آگے سر نہیں جھکا سکتا" بابا"۔ میر سہراب کے چہرے پر آتے اتار چڑھاؤ کو نظر انداز کرتے اسنے دھیمے مگر پر اعتماد لہجے میں اپنی بات مکمل کی زندگی میں پہلی بار وہ اپنے باپ کے کسی فیصلے سے انکاری تھا۔ مگر کہیں سے بھی اسکے اندازوں اطوار سے بغاوت نہیں چلکھتی تھی۔ اسے تو اس بار بھی ان کے فیصلے سے اختلاف نہ ہوتا اگر چہ اسکا دل و دماغ کسی ایک نام کی گردان نا ہوتی۔ مگر اس کا دوٹوک انداز میر سہراب شاہ کے رگوپہ میں اشتعال شدید لہر دوڑا گیا۔ کشادہ پیشانی پہ واضح طور سلوٹیں نمودار ہوئیں۔ مٹھیاں بھینچتے خود پہ ضبط کی کوشش کرنے لگے۔ ماحول میں یکایک گھٹن اور تناؤ کا احساس بڑھ سا گیا تھا ۔اور اسی تناؤ زدہ ماحول میں ایک بار پھر سہراب شاہ کی کرخت آواز گونجی "کون ہے وہ بدذات جس کے لیے تم اس گھر کی پرانی روایات بھلا بیٹھے ہو"۔ لمحے کے ہزارویں حصے

میں وہ اسکے انکار کی وجہ جان گئے تھے۔اان کے اس قدر درست اندازے پہ وہ جیسے بوکھلا کر رہ گیا تھا۔اسنے اک نگاہ سہراب شاہ کے غصے سے تمتماتے ڈالی اور ہمت مجتمع کرتے گویا ہوا۔"امتثال"امتثال مستنصر ہے میں پچھلے تین سالوں سے جانتا ہوں اسکو اور شادی بھی اسی سے کرنا چاہتا ہوں"

بنا سہراب شاہ کے بدلتے تاثرات غور کیے وہ اپنی بات مکمل کر گیا تھا۔جیسے آج تو معاملہ آر یا پار سوچ لیا ہو۔مگر اسکے اس انداز پہ میر سہراب شاہ کا بس چلتا تو اپنے سب سے بڑے اور لاڈلے بیٹے کو اس خودسری پہ عبرت کا نشان بنا دیتے تاکہ پھر کبھی انکے خالص سادات گھرانے میں کسی اور خون ملاوٹ کا سوچا بھی نہ سکے۔کچھ پل کی توقف کے بعد اپنے مشتعل حواسوں کو قابو کرتے ایک بار پھر بھرپور اطمینان سے گویا ہوئے۔گو کے اس بار بھی ضارب شاہ کو زیر کرنے کا سرا ہاتھ لگ ہی گیا ہو۔

"ٹھیک ہے ضارب اگر تم اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو تو تمھیں یہ گھر چھوڑنا پڑے گا۔اور تمھارے پاس سوچنے کے لیے چوبیس گھنٹے کا وقت۔ مگر یاد رکھنا اگر تم چوبیس گھنٹے بعد یہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو تم اپنی ماں کو بھی ساتھ لیکر ہی جاؤ گے اگر تم نحل کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتے تو میں بھی تمھاری اس سرکشی کے بعد ایک لمحہ بھی تمھاری ماں کو برداشت نہیں کروں"۔ایک ایک لفظ پہ

زور دیتے ضارب کے حواسوں پہ بم پھوڑتے سفاکیت کی انتہا پہ تھے۔چند ثانیے وہ حیرت وتاسف کے عالم میں میں انھیں تکتا رہا۔اسے اپنے باپ سے اس قدر سفاکیت کی توقع ہر گز نہیں تھی۔ایک لمحے کے لیے اسکے کے وجود میں بہت کچھ ٹوٹ کر بکھرا وہ بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا میر سہراب شاہ جو کہہ رہے ہیں اگلے چوبیس گھنٹے بعد وہ کر بھی گزرے گئیں۔خود پہ ضبط کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا. ٹھیک ہے بابا میں نحل سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔بے حد تلخ اور سپاٹ انداز اپناتے وہ ایک لمحہ بھر کو رکا۔جبکہ میر سہراب شاہ کے لبو پہ فاتحانہ مسکراہٹ رینگی مگر ضارب کے اگلے جملے پہ انکے تاثرات یکسر بدلے۔

"بابا آپ کا فیصلہ کس قدر غلط ہے یہ تو آنے والے وقت میں آپ پھر ثابت کر ہی دونگا اور رہی بات میری ماں کی تو انکی پوزیشن اس گھر میں اتنی کمزور نہیں کے کسی کی بھی سو کالڈ بھتیجی کو لا کر اُن کے مقابل کھڑا کر دیا جائے۔" وہ تلخی سے اپنی بات مکمل کرتا اسٹڈی روم سے جا چکا تھا جبکہ میر سہراب شاہ اسکے لفظوں سے زیادہ اسکے لہجے پہ چونک کر رہ گئے تھے۔مشتعل حواس لیے وہ جوں ہی اسٹڈی روم سے باہر نکلا نحل کو مقابل پا کر ایک پل کو ٹھٹھکا اسکا فق پڑتا چہرہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اسٹڈی روم میں ہوئی تمام گفتگو سن چکی ہے۔وہ بے

حد کٹیلی سی نگاہ ڈالتا اسکے پہلو سے گزرہ۔

☆☆☆

فجر کے بعد چہل قدمی کے غرض سے وہ لان میں چلی آئی۔ نم نم سی گھاس پر ننگے پاؤں چلتے اس نے سایہ فگن پلکوں کا باڑا اٹھا کر سورج سے پھوٹنے والی نرم سا تاثر بخشتی پہلی کرن کو دیکھا۔ دلکش لب اسے دیکھتے ہی نرم سا مسکرائے۔ اداسی سے گھلی مسکراہٹ۔

"محبت! ہو جانے کے بعد یہ سب منظر کتنے بھلے لگتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"دل کے کسی کونے سے صدا آئی۔"

۔وہ گرے اور وائٹ کے امتزاج میں سادگی کا پیکر بنی کل کی مناسبت آج خاصی نکھری نکھری سی لگ رہی تھی۔کل شام نحل سے ہوئی گفتگو نے کافی حد تک پر سکون کر دیا تھا ۔مگر ذہن میں اب بھی کہیں ہلکی سی بد گمانی کی گرِد باقی تھی۔جبکہ دل تھا کہ چند دنوں میں ہوئے واقعات کو نظر میں رکھے اپنا ہی قصور گنوا رہا تھا۔وہ دل و دماغ میں چھائی سرد جنگ سے لڑتے ہوئے لان کے اطراف میں قطار میں لگے سرخ گلابوں کی طرف بڑھی۔گلاب کی مخصوص مہک فضا کو معطر کر رہی تھی۔وہ بے ساختہ دو تین گلاب توڑ کر گہرا سانس خارج کرتی۔سرونٹ کوارٹر کو جاتیں سیڑھیوں میں آ بیٹھی۔صد شکر تھا نحل کی زیرک نگاہوں نے یہ منظر ہر گز نہ دیکھا تھا۔ورنہ محض دو سے تین پھول توڑنے کی پاداش میں وہ اسے اگلے پندرہ منٹ کا لیکچر لازم ہی دیتی۔اور کوئی بعید نا تھی آئندہ ممکنہ طور پر اسکے لان میں قدم رکھنے پہ بھی پابندی عائد کر دیتی۔وہ ہنوز دل و

دماغ میں چھائی سرد سے لڑتے بے دھیانی میں ہاتھ میں تھامے گلاب کی پتیاں توڑتی کس اور ہی جہاں میں کھوئی تھی. جہاں دماغ میں صدا گونجی۔

"کیا وہ میری ایک ذرا سی خواہش کا احترام نہیں کر سکتا تھا"

www.novelsclubb.com

جس پہ دل نے قریباً دھاڑتے نفی کی۔

ءء نہیں وہ تو مجھ سے محبت کرتا ہے اس نے تو بس حق جتایا تھا میں ہی غلط تھی جو اسے سمجھ نہ پائی۔

ءء مگر اسے سمجھ کر ہی تو جاب چھوڑی تھی میں نے پھر یہ بے رخی کیسی،،

www.novelsclubb.com

دماغ نے ایک بار پھر اٹل عذر پیش کیا دل بے بسی کی انتہا کو چھونے لگا محبوب کا مقدمہ لڑتے لڑتے دل اب تکھنے لگا تھا جبکہ دماغ کے پاس پیش کرنے کے لیے اب بھی کئی جواز موجود تھے دل و دماغ میں چھائی سرد جنگ سے جھنجھلاتے وہ سر جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ایسا کرنے سے گود میں پڑی پتیا ادھر دھر بکھر کر رہ گئیں۔۔وہ سیڑھیاں

پھلانگتی گھر کے اندر جانے کا ارادہ کر ہی رہی تھی۔ کہ پورچ کی طرف جاتے وجدان پہ نگاہ پڑی۔ اسے دیکھتے ہی وہ جی جان سے کھل اٹھی تھی۔ ملائمت سے مسکراتی سرعت سے چند قدموں کا فاصلہ طے کرتی اس تک آئی

"وجدان"!

www.novelsclubb.com

دریکتا کی جانب پشت ہونے کے باعث وہ اسے نہیں دیکھ پایا تھا تبھی گاڑی کا لاک کھولتے عقب سے پکار پر مڑا۔ بلیوں پینٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیے خاصا خوبرو لگ رہا تھا۔ صبح ہی صبح اسے اپنے روبرو دیکھ کر اسکے رگ وپہ

میں ایک پر سوز سی لہر دوڑ گئی۔ مگر آنکھوں میں شرارت رقصاں تھیں۔ تبھی باظاہر تاثرات چھپاتے وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"وجدان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

www.novelsclubb.com

دھیرے سے کہتے

انگلیاں مروڑتی وہ تذبذب کا شکار لگ رہی تھی اسے سمجھ نہ آیا کہ بات کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔

دل ہی دل میں سرشار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دریکتا کے اس انداز پہ محظوظ بھی ہوا تھا ۔مگر اسے ابھی مزید تنگ کرنے کی خواہش ابھری تبھی چہرے پہ مصنوعی سرد تاثر سجائے گویا ہوا

www.novelsclubb.com

"سوری آئی ایم گیٹنگ لیٹ"

کہنے کے ساتھ اسے دیکھے بنا ہی گاڑی میں بیٹھ چکا۔ جبکہ اسکی سرد مہری پر وہ دل مسوس ہو کر رہ گئی حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹک سا گیا ہو۔ خود وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے وہاں سے جا چکا تھا۔ جبکہ خود پہ ضبط کرتے آنکھوں میں در آئی نمی کو اندر اُتارتے بے دردی سے لب کاٹ گئی۔ جس سے حلق میں نمکین ذائقہ سا گھلا۔ عین اسی لمحے دماغ نے ایک بار پھر استہزایہ لہجا اپنایا۔

www.novelsclubb.com

"کہا تھا وہ ایک انا پرست مرد ہے جسے محبت سے کوئی سروکار نہیں۔"

دماغ جیسے اب کی بار دھاڑا تھا مگر دل میں ایک گہرا سکوت چھا گیا تھا کیونکہ دینے کے لیے دل کے پاس اب کوئی دلیل نہ تھی.

☆☆☆.

"تمھارے تایا جان نے ضارب اور تمھارے رشتے کی بات کی ہے تمھارے بابا سے۔"

www.novelsclubb.com

فرحین بیگم نے پالک پنیر کی تیار کرتے خوشی سے اسے مطلع کیا

"جانتی ہوں"

اپنے لیے کافی بناتے وہ بناتاثر گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا تم راضی ہو۔"

پنیر کرش کرتے ہوئے انھوں نے نحل کی مرضی جاننی چاہی۔

"کیا فرق پڑتا ہے امی۔"

www.novelsclubb.com

پھرتی سے کافی بیٹ کرتے نحل کی طرف سے سرسری جواب آیا۔اسکی ساری توجہ کافی کی جانب تھی۔

"اس کا مطلب تمھیں کوئی اعتراض نہیں"

اسکی بات کو کسی اور ہی رو میں لے جاتے وہ بے اختیار خوش ہوئی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

انکے نزدیک بھلا ضارب سے بہتر انکی بیٹی کے لیے کون ہو سکتا تھا۔بیٹی انکی نظروں کے سامنے رہتی اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی تھی بھلا۔

جبکہ نحل نے اُن کے لہجے میں کھنکتی خوش کو محسوس کر کے حیرت سے اُنکا چہرہ دیکھا۔

"ایک پر کٹا پرندہ چاہے جتنی ہی اونچی اُڑان کی خواہش ہی کیوں نہ کر لے امی۔

www.novelsclubb.com

مقدر میں تو قید ہی ہوتی ہے نہ۔ یہاں رہنے والے بھی قید ہی ہے۔اور آپ یہ بات مجھ سے بہتر جانتی ہے"۔

www.novelsclubb.com

وہ اذیت سے بولتی لمحے بھر کو رکی۔

"پھر مجھ سے میری مرضی جان کر وقت کیوں ضائع کر رہی ہیں بس قید کا دن مقرر کر کے بتا دیے گا"

وہ زخمی مسکراہٹ سے کہتی وہاں سے جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ فرحین بیگم کی خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ گی۔ضارب لاکھ اچھا ہی کیوں نہ سہی کیا وہ اپنی اولاد کے لیے فیصلے کا حق بھی نہیں رکھتی تھی۔وہ یاسیت سے سوچتے خود کو بے بسی کی انتہاؤں پہ محسوس کر رہیں تھیں۔

☆☆☆..

"عطائے ابر سے انکار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

میں صحرا تھی مجھے اقرار کرنا چاہیئے تھا

لہو کی آنچ دینی چاہیئے تھی فیصلے کو

اسے پھر نقش بر دیوار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

اگر لفظ وبیاں ساکت کھڑے تھے دوسری سمت

ہمیں کورنج کا اظہار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

اگر اتنی مقدم تھی ضرورت روشنی کی

تو پھر سائے سے اپنے پیار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

سمندر ہو تو اس میں ڈوب جانا بھی روا ہے

مگر دریاؤں کو تو پار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

دل خوش فہم کو صبح سفر کی روشنی میں

شب غم کے لیے تیار کرنا چاہیئے تھا

www.novelsclubb.com

شکست زندگی کا عکس بن کر رہ گیا ہے

وہی لمحہ جسے شہکار کرنا چاہیئے تھا"

(یاسمین حمید)

www.novelsclubb.com

"اُفق! پہ پھیلے شام کے دھندلکے ایبٹ آباد شہر کو مزید حسین بنا رہے تھے۔ سورج گہرے نارنجی رنگ میں پہاڑ کی دوسری جانب ڈوبنے کو تھا۔ چرند پرند بھی اپنے آشیانوں کو ہجرت کرنے میں مشغول تھے۔ نیلگوں آسمان آج بھی بادلوں کے بوجھ سے بلکل آزاد دیکھائی دیتا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک مکمل حسین منظر تھا مگر دو معصوم دلوں کے لیے نہیں۔ وہ دونوں اس وقت قدرتی حسن سے مالامال کٹھا جھیل پہ موجود تھے۔ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ٹکی ٹکی باندھے اداسی سے ڈوبتے سورج کو دیکھ رہے تھے۔ نجانے کیوں ڈوبتا سورج انھیں اپنے مختصر تعلق کی طرح لگا دھیرے دھیرے اختتام کی جانب گامزن۔ مگر نہیں ڈوبتے سورج انکے چھوٹتے ساتھ میں واضح فرق تھا ۔ سورج کو کچھ گھنٹوں بعد ایک روشن صبح کے ساتھ ایک بار پھر نمودار ہونا تھا۔ مگر ان کا ساتھ وہ تو محض اب چند گھنٹوں پہ مشتمل تھا۔ جسے گھنٹوں بعد ایک خوبصورت یاد میں ڈھل کر ماضی ہو جانا تھا۔

"ضارب"!

خاموشی سے سرکتے لمحوں میں۔

www.novelsclubb.com

"امتثال"

کی آواز ابھری تھی یہ خاموش لمحے جیسے اسے اندر ہی اندر کاٹ کھانے کو تھے۔ضارب شاہ کے فیصلے سے تو وہ پہلے ہی آگاہ تھی پھر کیوں ناداں دل میں موہوم سی امید باقی تھی ۔کیوں دل آج بھی وہی سننے پہ بضد تھا جو ہمیشہ سنتا آرہا تھا۔

"ضارب"!

www.novelsclubb.com

عجب سناٹے تھے جو دھیرے دھیرے وجود میں اترہ رہتے تھے۔جن سے عاجز آتے ایک بار پھر ضارب کو پکارا گیا۔

"ہمم"!

اس کی نگاہوں کے کا مرکز اب بھی ڈوبتا سورج ہی تھا۔اسکی طرف سے نگاہیں اٹھانے سے مکمل احتراز برت رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ضارب"!

کتنا دلکش ویو ہے۔وہاں اور تم ہو کہ کب سے یہاں منہ بسورے کھڑے ہو۔چلو وہاں چلتے ہیں۔اسنے سامنے جھیل کے خوبصورت منظر کی طرف اشارہ کرتے ضارب کا دہکتا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ جھیل کی خوبصورتی کو آنکھوں میں قید کرتے خون خون ہوتے دل کے ساتھ ایک اٹل فیصلہ وہ بھی کر چکی تھی۔اب تو جیسے ہر صورت عمل کرنا تھا اسے۔

www.novelsclubb.com

"امتثال"!

اسنے حیرت وتاسف کے ملے جلے احساس سے اسے پکارا اسے اتنا ل کا یہ انداز قطعی سمجھ نہ آیا۔

"میں جانتی ہوں ضارب تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے۔ مجھ تم سے کوئی شکایت نہیں۔"

www.novelsclubb.com

غلافی آنکھوں میں در آئی نمی کو اندر اُتارتے وہ آرزدگی سے مسکرائی۔

وہ مبہوت سا اسکی شدِت ضبط سے سرخ پڑتی آنکھوں کے طلسم میں کھوہ سا گیا۔ کیا تھی

"امتثال مستنصر" وہ جو ہر بار ملنے پر دل میں پنپتے کئی خدشات کا اظہار کیا کرتی تھی آج اُسی امتثال کو ضارب سے کوئی شکایت نہیں تھی وہ اسے آزمائش سے نکال رہی تھی یہ پھر آزمائش میں ڈال رہی تھی۔ اسی سوچ کے ساتھ اسکا سانس ہر سانس کے ساتھ ڈوبنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"امتثال"! تم کچھ۔۔۔۔

اسنے کچھ کہنا چاہا مگر الفاظ منہ میں رہ گئے جب کے دل نے فقط ایک ہی دعا کی کہ وقت یہی ٹھہر جائے کبھی نہ بیتنے کے لیے مگر نادان تھا اسکا جو یہ خواہش کر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

بھلا وقت کو کب سروکار تھا انسان سے یہ اسکے مسائل سے اسے تو بس گزرنا ہی ہوتا ہے اپنی مخصوص رفتار سے۔

"محبت حاصل کر لینے کا نام تو نہیں ضارب"

اسکی گھور سیاہ آنکھوں میں ہلکورے لیتے کئی سوالات کا جواب ایک ہی جملے میں دیتی آسودہ سی مسکراہٹ سجائے جھیل کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

جب کہ سمے بنا کسی کی دہائی پر کان دھرے نیلی شام سے تاریک رات میں تبدیل ہو چکا تھا۔

☆☆☆۔

www.novelsclubb.com

اپنے لیے کافی کا مگ تیار کیے وہ کچن سے نکلی تھی ایک لمحے کو دریکتا کے کمرے کی طرف جانے کا ارادہ کیا پھر اگلے ہی پل کسی سوچ کے تحت ارادہ ترک کرتی لان میں چلی آئی لان میں چلتی ٹھنڈی ہوا کے باعث ٹھنڈ کے احساس سے دوچار ہوتے وہ

شانوں کے گرد پھیلی مہرون رنگ کی شال کو ایک بار پھر اچھے سے درست کرتی. لاونج اور لان کے درمیان دو اسٹیپس کی بنی سیڑھیوں میں آکر بیٹھ گئی۔ پلانٹس پہ لگی فیری لائٹس رات کے وقت روشن ہونے کے باعث بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں۔ ساتھ کافی سے اُٹھتی بھینی بھینی خوشبوں اس کے تھکن زدہ اعصاب پہ بھلا اثر ڈال رہی تھی۔ گھر کے سبھی مکین رات کے کھانے سے فراغت پا کر اپنے کمروں کا رخ کر چکے تھے۔ جبکہ وہ اس وقت ٹھنڈی ہوا میں بیٹھی کافی کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہی تھی۔ ابھی اسے یہاں آکر بیٹھے کچھ ہی دیر گزری ہی تھی کہ اسے مین گیٹ سے وجدان کی گاڑی اندر آتی دیکھائی دی اسنے زرہ سی گردن ترچھی کرتے گاڑی کو پورچ جانب جاتے دیکھا وجدان بھی اسے وہاں موجود دیکھ چکا تھا۔ تبھی کار پارک کرتے مسکراتا اُس کی طرف ہی چلا آیا تھا۔ وہ اسلام آباد سے ابھی ابھی ہی لوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیا کر رہی ہو تم"

اوراب اس کے سر پہ کھڑا استفسار کر رہا تھا۔

"بس ایسے ہی بیٹھی ہوں بھائی اندر گھٹن کا احساس ہو رہا تھا"

www.novelsclubb.com

وہ ہلکا سا مسکرا کر گویا ہوئی تھی۔

"نحل!

"طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمھاری"

www.novelsclubb.com

اسکی ہلکی سرخ ہوتی آنکھوں میں جھانکتے تفکر سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بھائی بس ہلکا سا سر درد تھا۔ مڈیسن لی ہے اب بہتر ہوں"

"سر میں درد ہے تو یہاں ٹھنڈ میں کیوں بیٹھی ہو اندر چلو"

www.novelsclubb.com

اب کی بار ہلکا سا ڈپٹتے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے جانا چاہا۔

"اب میں ٹھیک ہوں بھائی تھوڑی دیر بیٹھنے دیں نہ پلیز"

نرمی سے ہاتھ چھڑاتے وہ لجاجت سے بولی۔ جس پہ وجدان نے اس کہ سر پہ ہلکی سی چپت رسید کرتے "اچھا ٹھیک ہے" کہہ کر کی جانب بڑھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ۔ اچانک کچھ یاد کرتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی"!

ہمممم۔۔؟

"آپ نے دریکتا سے پھر کچھ کہا ہے نہ۔؟"

www.novelsclubb.com

آنکھیں سکیڑتے اس سے سوال کر رہی تھی۔

اُووں۔!

نحل کے سوال پہ بہ ساختہ اسکے ہونٹ سٹی والے انداز سکڑے اور صبح ولا واقع ذہن کے پردے پہ جھلملایا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں اسنے کچھ کہاں ہے تم سے..؟"

اب کی بار پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گُھسائے وجدان کی طرف سے معنی خیزی سے سوال پوچھا گیا۔

"نہیں تو صبح سے وہ اپنے روم سے نہیں نکلی اسی سے اندازہ لگایا ہے میں نے

www.novelsclubb.com

"اُوا چھا"

"جی"

"جی" کو کھینچتے نحل کا انداز استہزایہ تھا۔

"کیوں کرتے ہیں آپ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا کتنی مشکل سے سمجھایا تھا اسے میں نے کر دیا پھر سے ناراض"

www.novelsclubb.com

نحل کی بات پہ ایک پل کے لیے اسے ملال ہوا۔

تھا اسے واقع یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

"اچھا میں منالوں گا اسے"

وہ ہلکے پھلکے سے انداز میں گویا ہوا۔پر شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ زندگی ہر بار ہمیں تلافی کا موقع مہیا نہیں کرتی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے" اسنے شانے جھٹکتے مسکرا کہاں اچھا" سنے بھائی ایک اور بات" اسے پھر کچھ یاد آیا تھا۔ساتھ وجدان کے اندر بڑھتے قدم ایک بار پھر رک گ ئے۔

"اب کیا ہے؟

!والے انداز میں اسے دیکھا

"بھائی وہ بابا آپ کا پوچھ رہے تھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے"

"ہمم"

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں مگر تم بھی جلدی اندر آجانا او کے

وہ بائیں ہاتھ بندھی گھڑی پہ نگاہ ڈالکر اسے جلدی اندر آنے کی تاکید کرتا جا چکا تھا۔ جبکہ اسنے

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بھائی"

کہہ کر اسے گھر اندر داخل ہوتے دیکھا ہاتھ میں تھامے مگ میں پڑی بچی کچی تھوڑی سی کافی ٹھنڈی یخ ہو چکی تھی وہ اب خالی الذہنی کیفیت سے مگ کے کنارے پہ انگلیاں پھیرنے لگی تھی۔

☆☆☆.

.۔اسلام وعلیکم !بابا جان نحل بتا رہی تھی آپ کو کچھ بات کرنی تھی"

۔کچھ دیر بعد وہ میر حزب شاہ کے سامنے موجود تھا چہرے پہ بنا کوئ تاثر سجائے مگر آنکھیں اس وقت نیند سے بوجھل لگ رہی تھیں ۔

"وعلیکم السلام !ہاں بیٹھوں

www.novelsclubb.com

خزب شاہ کے کہنے پر وہ انکے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔

"تو کیا ہوا تمھاری جاب کا کب تک جا رہے ہو کراچی؟"

ہاتھ میں تھامی کتاب اور ریڈنگ گلاسز سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے مسکرا کر دیکھا میر سہراب شاہ کے مقابل وہ کافی نرم گو تھے

"جوائننگ لیٹر تو مل چکا ہے باباجان تین دن بعد کی فلائٹ ہے"۔

وہ سنجیدگی سے انکے سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔ مگر اسکے تاثرات کا بھرپور جائزہ لیتے مقابل کے انداز میں بے چینی کا عنصر نمایاں تھا۔ جبکہ وجدان بھی ایک طرف اپنے فیملی بزنس کے بجائے جاب کو ترجیح دے کر خوش تھا وہیں ساتھ کراچی میں قیام کو لیکر مضمحل بھی دیکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وجدان کیا کراچی کا پلین کچھ ٹائم کے لیے پاسپونڈ نہیں کر سکتے"۔

خرب شاہ کے اچانک سوال پہ وہ بے ساختہ چونکا"

"لیکن کیوں بابا کوئی خاص وجہ۔"

اسکے انداز میں الجھن نمایاں تھی۔

"دراصل تمھارے تایا جان نے جلد از جلد ضارب اور نحل کی شادی کا فیصلہ کیا ہے جب کے میری خواہش ہے کہ ان کی شادی کے ساتھ ساتھ تمھارا اور دریکتا کا نکاح بھی ہو جائے تو زیادہ اچھا رہے گے"

"ضارب اور نحل"! اسنے شدید حیرت سے دوہراتے حزب شاہ کو دیکھا۔آجکل وہ اپنی جاب کے سلسلے میں گھر کی سرگرمیوں سے کسی حد تک بے خبر ہی تھا۔ تبھی اس وقت وہ شدید الجھن اور ناگواری کا تاثر دے رہا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا ضارب اور نحل یہ کیسے ممکن ہے"

اپنے نکاح والی بات پہ بناکان دھرے ضارب اور نحل کی شادی کا سن کر ہی دنگ رہ گیا تھا

"آپ جانتے ہیں نہ ضارب اور گل رخ (اپنے سے ایک سال چھوٹی بہن کا نام لیتے کہا),"کی بات تو بچپن سے طے تھی پھر بھلا ضارب اور نحل کی شادی کا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں تایا جان"؟

اُن دونوں کی شادی کی خبر گویا وجدان کے تن فن میں آگ لگا دی تھی۔وہ دونوں ہی اس رشتے کے لیے رضامند نہیں تھے ضارب کے دل حال سے وہ پہلے ہی واقف تھا البتہ تھوڑی دیر قبل نحل کی اتری ہو شکل اور سر درد کی صحیح وجہ اب سمجھ آئی تھی۔

جب وہ دونوں ہی ناخوش ہیں تو یہ بے تکا فیصلہ کیونکر لیا جا رہا ہے تھا یہی سوچ اسکے حواسوں شل کرنے کے درپہ تھی۔

"کیا ہو گیا وجدان تمھیں گل رخ اور ضارب کی نسبت بچپن میں طہ پائی تھی۔ مگر اب تو گل رخ کی شادی زارون سے ہو چکی ہے اور وہ خوش بھی ہے پھر کیوں نہیں ہو سکتی بھلا ضارب اور عل کی شادی" وہ بیزاری سے گویا ہوئے وجدان کا اس قدر شدید رد عمل ان کی سمجھ سے بلکل بالا تر تھا۔

"آپ کو لگتا ہے وہ خوش ہے....؟"!

خوش نہیں ہے بابا خود سے کئی سال بڑے اور شادی شدہ مرد کے ساتھ ایک سمجھوتہ ہے جو وہ کر رہی ہے"

www.novelsclubb.com

گل رخ کی شادی ساڑھے تین سال قبل اپنے پھوپھی زاد کزن زارون سے ہوئی تھی.

زارون جسے اپنی پہلی بیوی بے تحاشا محبت تھی۔ تھی مگر افسوس وہ شادی کے کچھ سال بعد کار حادثے کا شکار ہو کر وہ جانبحق گئی تھی۔اور یہی وہ وقت تھا جب زارون شاہ خود سے بھی بیگانہ ہو کر رہ گیا تھا۔

اور اسکی یہ حالت ارمینہ بیگم (زارون کی والدہ) کے لیے مانو کسی اذیت سے کم نہ تھی۔ وہ چاہتی تھیں کہ انکا اکلوتا بیٹا جلد از جلد زندگی کی طرف لوٹ آئے۔اور اس کے لیے انھے بے شمار ماؤں کی طرح دوسری شادی کی صورت ہی ممکن لگا۔ جس میں کافی تگ دہ کے بعد وہ کامیاب بھی ہو گئیں تھیں۔ جہاں ایک طرف انکے یہاں خاندان سے باہر شادی کا رواج ہر گز نہیں تھا وہیں انکے لاڈلے سپوت کے لیے خاندان میں اسکے جوڑ کا رشتہ موجود نہ تھا۔ کافی

www.novelsclubb.com

سوچ بچار کے بعد بالآخر اُنھوں نے اپنے چھوٹے بھائی میر حزب شاہ کے آگے جھولی پھیلائی جہاں اُنھیں میر حزب شاہ کے بجائے میر سہراب شاہ کے فیصلے نے اطمینان بخشا شاہ سہراب شاہ کے نزدیک اس مسئلے کا حل گل رخ کی زارون سے شادی کی صورت

ہی ممکن تھا۔ کیونکہ اُنکا خاندان جدی پشتی جاگیر دار تھا۔ وسیع و عریض زمیداری اور روپے پیسے کو محض اپنے ہی خاندان تک محدود رکھنے کے لیے یہی طریقہ ہی اپنایا جاتا تھا جو کہ نجانے پہلے بھی کتنی بار اپنایا جا چکا۔ بہترین کالجز یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیم حاصل کروا کر بھی یہاں لڑکیوں کو انکی زندگیوں کے سب سے اہم موقع پر جیسے گونگا بہرا بنا دیا جاتا تھا۔ یہی میر شاہ خاندان کا سب سے بڑا المیہ تھا۔

"بابا بس ختم کریں اس تماشے کو پلیز"

وجدان کی ملتجی آواز پہ وہ چونکتے ماضی سے حال میں آئے۔ اُنھے یاد تھا وجدان کا گل رخ کی شادی پہ اختلاف پھر اب تو بات نحل کی تھی پھر کیسے ممکن تھا وہ اپنی اس قدر لاڈلی بہن کے لیے خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھتا۔

"ڈونٹ وری وجدان نحل کے ساتھ ایسا

کچھ نہیں ہو گا جو گل رخ کے ساتھ ہوا وہ خوش رہے گی ضارب کے ساتھ۔

مجھے پورا یقین ہے"۔

وجدان کے شانے پہ ہاتھ رکھتے وہ بے حد نرمی سے گویا ہوئے۔

جس پہ اسنے بے یقینی سے اپنے والد کو دیکھا اور انکا ہاتھ اپنے شانے سے ہٹاتے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"بابا آپ کیوں نہیں سمجھ رہے وہ خوش نہیں رہ پائیگی وہ دونوں ہی ناخوش ہیں بس آپ تایا جان سے بات کریں اور ختم کریں یہ

سب"

اب کی اس کے لہجے میں قدرے جھنجلاہٹ واضح تھی۔

"یہ ناممکن ہے بیٹا وہ کبھی نہیں مانے گے یہ تم اچھی طرح جانتے ہو"

میر حزب شاہ نے اپنے تیئں ٹھوس موقف پیش کیا۔

چند پل خاموشی کی نظر ہوئے جسے وجدان کی بوجھل مگر فیصلہ کن آواز نے توڑا۔"تو پھر ٹھیک ہے بابا کریں آپ لوگ اپنی مرضی میں بھی اب وہی کروں گا جو مجھے ٹھیک لگے گا"

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے تمھارا اس بات سے؟"

حزب شاہ کی جانب سے بے طرح چونکتے ترنت سوال آیا

وہی بابا جو آپ سوچ رہے ہیں جس کے لیے تایا جان نے مجبور کیا ہے۔

جہاں خزب شاہ اس کے انداز پہ چونکے تھے وہیں اسکے چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی لیے تاثرات بہت کچھ باور کراتے تھے۔

تم اپنے حواسوں میں ہو بھی کے نہیں کیا بکواس کر رہے ہو تم یہ"

www.novelsclubb.com

وہ دبے دبے لہجے میں غرائے۔

"اب آپ کچھ بھی کہیں بابا میں نہیں کروں گا دریکتا سے شادی"

اسے اپنے ہی ادا کیے الفاظ کس قدر تلخ اور اجنبی لگے یہ شاید ہی سمجھا جا سکتا تھا۔

"اور میں جانتا ہوں۔تایا جان کے اصولوں کے مطابق اب مجھ یہاں رہنے کا بھی کوئی حق نہیں"۔

وہ ضبط سے حزب شاہ کو غصّے اور تکفر میں مبتلا کرتا جا چکا جبکہ کمرے داخل ہوتی فرحین بیگم نے اسکا آخری جملہ پورے خوش و حواس سے سنا تھا قبل اس کے وہ کوئی سوال کرتی وجدان سے وہ تیزی سے انکے پہلوں سے ہو کر جا چکا تھا۔

کیا کہہ کے گیا ہے یہ دو رچار قدموں کا فاصلہ طے کرتے وہ اپنے شریک حیات سے مخاطب ہوئی تھیں

"دماغ خراب ہو چکا تمھارے لاڈلے کا"

غصے سے کمرے میں ٹہلتے پیشانی پہ ہاتھ مارتے وہ پھنکارے۔

☆☆☆۔

رات نصف سے زائد بیت چکی تھی۔اماوس کا چاند قوس کی طرح فلک کے شفاف سینے میں دمک رہا تھا۔گہری ہوتی تاریکی نے اس وقت روئے زمین کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا ساتھ ہی بہت سے راز؛آنسوں؛الم ورنج چھپائے ہوئی تھی۔

وہ بیڈ کی پائنتی سے لگی ہولے ہولے ہچکیاں لیتے کئی گھنٹوں سے مسلسل سسک رہی تھی ۔ضبط تو سارا ہی ضارب سے دور ہوتے ہی ٹوٹ گیا تھا۔اُسے تو وہ کسی طرح اپنی طرف سے مطمئن کر آئی تھی کہ وہ اب سے ایک نئی لائف شروع کرے گی اور یہ کہ وہ ایک ساتھ نہیں ہونگے تو کیا ہوا رہیں گے تو ہمیشہ اچھے دوست مگر کاش یہ سب اس کے لیے اتنا ہی آسان ہوتا۔جتنا اسنے ضارب کی گاڑی سے اترتے وقت کہا تھا۔مگر اتنا حوصلہ

کہاں سے لاتی۔ محبت کے معاملے میں اسے ہمیشہ سے اپنا آپ بد نصیب لگتا تھا۔

ضارب کی سنگت میں جہاں اسکی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار نے قدم رکھے تھے وہیں ضارب سے بچھڑنے کا خوف بھی اکاس بیل کی طرح چمٹا رہا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا جہاں امتثال مستنصر کو اپنی زندگی بھی کسی بھیانک خواب جیسی ہی

لگی تھی۔ زندگی ایک بار پھر انہیں تاریکیوں کی جانظر ہوئی تھی جن سے نکلنے میں ابھی وہ پوری طرح کامیاب بھی نہ ہو پائی تھی۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

شاہ ولا میں طلوع ہونے والی اگلی صبح بے حد ناخوش گوار ثابت ہوئی تھی وجدان نے ناشتے کی ٹیبل پہ بنا کسی تمہید کے دریکتا سے شادی نہ کرنے کے فیصلے سے سب کو آگاہ کیا جس پہ حسب توقع وجدان کے اس فیصلے نے سب کو اپنی جگہ شدید حیران و پریشان کر کے رکھ دیا تھا۔ دریکتا جو پہلے ہی وجدان کے سابقہ رویے پہ دل برداشتہ تھی مزید اس

فیصلے نے جیسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ مگر پھر بھی کئی گلے شکوہ ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی عزت نفس تک کو پس پشت ڈالتے اپنا ریزہ ریزہ وجود لیکر اسکے پاس آئی تھی۔

آج پھر گردش تقدیر پہ رونا آیا

دل کی بگڑی ہوئی تصویر پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

عشق کی قید میں اب تک تو امیدوں پہ جیئے

مٹ گئی آس تو زنجیر پہ رونا آیا

کیا حسیں خواب محبت نے دکھایا تھا ہمیں

کھل گئی آنکھ تو تعبیر پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

پہلے قاصد کی نظر دیکھ کے دل سہم گیا

پھر تری سرخیٔ تحریر پہ رونا آیا

دل گنوا کر بھی محبت کے مزے مل نہ سکے

اپنی کھوئی ہوئی تقدیر پہ رونا آیا

www.novelsclubb.com

کتنے مسرور تھے جینے کی دعاؤں پہ شکیلؔ

جب ملے رنج تو تاثیر پہ رونا آیا

"وجدان! آپ ایسا کیسے کر سکتے ایسے کیسے آپ سب ختم کر کے جا سکتے ہیں۔

وہ جو بیٹھا اپنے فون پہ ای میلز چیک کر رہا تھا دریکتا کی رندھی ہوئی آواز پہ چونکتے سر اٹھا کر اسے دیکھا بھیگا چہرہ سرخ متورم آنکھیں لیے وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی اس کی حالت پہ وجدان کا دل ڈوب سا گیا اسکی بات کا کوئی مؤثر جواب نہیں موجود تھا اسکے پاس وہ نظریں چُراتا چپ سادھے کاوچ سے اُٹھتا گلاس ونڈو کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"آپ بولیں ناں کچھ جواب دیں ناں کیوں کہا آپ نے سب کے سامنے وہ سب"

"دریکتا تم جاؤ یہاں سے پلیز" ہنوز اسکی جانب پشت کیے وہ مدھم لہجے میں گویا ہوا۔

"کہیں نہیں جاؤں گی میں آپ کیسے کر سکتا میرے ساتھ ایسا"

سر کو نفی میں ہلاتی وہ آنکھوں کے کٹوروں میں نمی لیے چند قدموں کا فاصلہ طے کرتی اسکے مقابل آ کھڑی ہوئی۔ ہر بار کی طرح نہ تو وہ تذبذب کا شکار ہوئی نہ ہی اسکے لہجے میں لغزش تھی ہاں البتہ اسکے لہجے میں گھلی نمی وجدان کے ضبط کا کڑا امتحان ضرور ثابت ہو رہی تھی۔

"وجدان کچھ تو کہیں پلیز جواب دیں کیوں کر رہے آخر آپ میرے ساتھ ایسا"

اسکی خاموشی سے خائف ہوتے دریکتا نے اسکا ہاتھ تھامتے جھنجھلا کر کہا۔

میں نے کہا ناں جاؤ یہاں سے۔ جھٹکے سے ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کرواتے اسکا لہجا کچھ سرد سا تھا۔

دریکتا کا اس قدر شدید رد عمل وجدان شاہ کے لیے اپنے کیے فیصلے پہ قائم رہنا بے حد مشکل بنا رہی تھی۔

اسٹاپ اٹ پلیز اسٹاپ اٹ خدا کے واسطے بند کریں یہ تماشہ میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر آپ کیوں نہیں سمجھ رہے آپ کو میری جاب سے پرابلم تھی نہ اب تو جاب بھی چھوڑ دی میں نے پھر کیوں کر رہے ہیں۔ آپ یہ نہیں کریں وجدان میں مر جاؤں گی۔

مشتعل انداز سے بات کا آغاز کرتے وہ آخر میں پھوٹ پھوٹ رو دی۔ دریکتا کی محبت کی شدت پل بھر کو وجدان کو ششدر کر دیا

www.novelsclubb.com

دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

Try to understand

دریکتا۔میں نہیں کر سکتا یہ شادی"

روتی بلکتی دریکتا کے دونوں ہاتھ۔چہرے سے ہٹاتے اسنے ملتجی ہوتے کہاں

"آپ مجھے بابا کے غلط فیصلوں کی سزا کیسے دے سکتے ہیں"

اسنے نفی میں سر ہلایا بے یقینی انداز سے چلکھ رہی تھی مسلسل رو چکنے کے باعث گلا بیٹھ گیا تھا۔بھاری ہوتے سر میں ٹیسیں سی اٹھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

Enough

دریکتا نہیں دے رہا میں تمھیں کسی اور کی سزا سمجھی تم"

دانستہ وہ تلخ ہوا تھا۔

"سچ سننا چاہتی ہو نہ تو سنو میں نہیں کرنا چاہتا تم سے شادی نہ ہی مجھے تم سے محبت ہے۔
"

اسے شانے سے تھامے کمال ضبط سے اپنی بات مکمل کرتا وہ واپس کھڑکی کے پار نظر آتے منظر پہ نظریں ٹکا گیا۔

جبکہ دریکتا سہراب نے اپنی ذات کے پرخچے اُڑتے محسوس کیے تھے کہیں کچھ تھا ہاں بہت کچھ جو چھن کر ٹوٹا تھا شدید تکلیف کا احساس تھا جس کے باعث اسے اپنی قوتِ گویائی سلب ہوتی محسوس ہوئی تھی مان اعتبار اور نجانے کیا تھا جو اس سے چھین چکا تھا۔

"آآ...پ!آآ۔۔پ! جھوٹ کہہ رہے ہیں یہ سچ نہیں ہے نہ"

وہ جو نجانے کیوں بھلا اب بھی موہوم سی امید لیے اب تک وہاں کھڑی تھی وجدان کے اگلے جملے نے اسے کرب کی اتھاہ گہرائیوں میں جا پھینکا تھا۔

"میرا کہا ایک ایک لفظ سچ ہے۔تم میری کزن ہو تم سے بچپن سے میری نسبت طہ تھی ۔اس لیے تم سے انسیت تھی بس اور کچھ نہیں سوری میں اسے مزید محبت کا

نام نہیں دے سکتا۔اس حقیقت کو جتنا جلدی ہو سکے تسلیم کر لو دریکتا"

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی الفاظ سانپ بچھو سے زیادہ زہر آلود ہوتے ہیں۔دریکتا کو بھی جس کا ادراک چند ہی گھنٹوں میں جانے کتنی ہی بار ہو رہا تھا کہنے اور سننے کی مزید ہمت تھی ہی کہاں۔ کئی سوالات مسلسل ذہن میں بازگشت کرتے کرتے خود ہی بے دم ہو گئے تھے دھندلی

ہوتی آنکھوں کے ساتھ قدم خود بخود پیچھے ہوتے گئے تھے جبکہ وجدان تو اک پل کے لیے بھی اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتے سوالات کی تاب نہ لا سکا۔

☆☆☆۔.

رات کی سیاہی صبح صادق کے پیغام کے ساتھ دھیرے دھیرے چھٹ رہی تھی۔وہ اپنا شکست خوردہ وجود لیے اس وقت ننگے پاؤں ایک پہاڑی پہ کھڑی تھی جہاں سے زندگی محض اک ہی جست کا فاصلہ طہ کر کے موت تک کا سفر کر سکتی تھی۔ہاں صرف ایک ہی جست کا فاصلہ۔نیچے نظر آتی جھیل کا منظر اوپر سے دیکھنے سے اس قدر ہولناک لگتا تھا کہ کوئی بھی عام انسان بے ساختہ اس وقت جھرجھری لیتے کئی قدم پیچھے کی جانب کر لیتا۔مگر وہ تو یہاں کھڑی جیسے پتھر کی ہو چکی تھی۔پتھر کا ایک ایسا مجسمہ جس میں زرہ برابر بھی جنبش نہ ہو۔بنجر آنکھوں میں اب صرف اور صرف ایک ہی خواہش چھلکتی تھی اور وہ نجات تھی۔

"ایک صرف ضارب شاہ کو ہی تو مانگا ایک ہی تو خواہش کی تھی محض پھر کیوں فقیر رہی میں"

آنکھوں سے بہتے گرم سیال کے ساتھ اسنے نیچے بہتے گہرے پانی کو دیکھا جو اسے اس بے رحم دنیا سے نجات کا واحد ذریعہ لگا۔ کیا تھی اس وقت امتثال مستنصر کی ذات کانچ کی مانند ٹوٹی بکھری یا شاید کسی حد تک خود ترسی کا شکار بھی۔ اک پل کو اس نے کبوتر کی طرح آنکھیں موندتے ضارب کے ساتھ بیتائے تین سالہ وقت کو سوچا۔ گزرے وقت کا منظر فلم کی طرح اسکے ذہن کے پردے پہ چل رہا تھا ایک بعد ایک منظر بدلتا گیا ۔اور نجانے پھر وقت اور کتنا پیچھے سرکا تھا کہ اسکے تخیل میں اپنے ماں باپ کا عکس آن ٹھہرا۔ ابکی بار قدموں میں لڑکھڑاہٹ محسوس کرتے اسنے فٹ سے آنکھیں کھولیں۔ گہرا سانس بھرتے ہر منظر کو پرے دھکیلا اور اس سب کے بعد ایک زخمی مسکراہٹ نے لبوں پہ احاطہ کیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے اک ہی جست کا فاصلہ بھی مٹا دیا۔ ٹھاٹھے مارتے گہرے پانی نے اسکے شکستہ وجود کو خود میں سمو لیا۔ اور پھر زندگی نے لمحوں میں ہی گھٹتی سانسوں کے ساتھ موت کو گلے لگایا۔۔

بلاشبہ امتثال مستنصر نے ایک بے حد غلط عمل دُہرایا تھا۔ موت سے قبل انسان کو کوئی چیز نہیں مار سکتی نہ زندگی کی راہیں کبھی ختم ہوتی ہاں کبھی کبھی زندگی اتنی تلخ ضرور لگتی ہے کہ خود اپنی سانسیں بھوج سی لگ رہی ہوتی ہیں۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا وہ وقت کبھی ختم نہ ہو۔ حقیقتاً یہی تو وقت ہوتا ہے جب ہم فانی کو چھوڑ کر فلاح پانے والے بن سکتے ہیں۔

امتثال مستنصر نے بھی والدین کے وفات کے بعد ضارب شاہ کو محورِ حیات تسلیم کر لیا تھا اسکی دنیا صرف میر ضارب شاہ کے گرد ہی گھومتی تھی۔ اور جب بات ضارب سے جدائی کی آئی تو اسنے سب سے پہلے خود کو ختم کرنا مناسب سمجھا۔

www.novelsclubb.com

"محبت حاصل کر لینے کا نام تو نہیں"

وہ یہ الفاظ صرف ادا ہی کر پائی تھی۔ وہ کیوں بھول گی تھی کسی کا ہماری زندگی میں شامل ہونا یہ نہ ہونا ہمارے اختیارات میں ہوتا ہی کب ہے۔ ہم صرف بہتر اور بہترین

کی امید کر سکتے ہیں۔بلاشبہ یہ امید بہت خوبصورت ہوتی کیونکہ ہم اللہ سے وہ مانگتے جسکی ہم خواہش کرتے جبکہ اللہ ہمیں وہ نوازتا جو ہمارے لیے بہترین ہوتا ہے۔انسان خالی ہاتھ تو کبھی بھی نہیں رہتا کچھ تو ایسا ضرور ہوتا ہے جو بہت خاص ہوتا جو ہمارے لیے ہوتا ہے۔بس اسی تلاش اور امید کا نام ہی تو زندگی ہے اور جہاں ہماری امید ڈگمگا جائے وہیں سے درحقیقت ہماری ناکامی کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ضارب اور امتثال کی پہلی. ملاقات اسلام آباد کی آرٹ گیلری میں منعقد ایک سولو ایگزیبیشن میں ہوئی تھی۔جہاں امتثال اپنی پسندیدہ آرٹسٹ کی سولو ایگزیبیشن ہونے کے باعث موجود تھی۔آرٹ اینڈ کلچر سے متعلق کچھ روز پہلے بھی اسلام آباد میں ہی ایک سمینار بھی اٹینڈ کر چکی تھی۔

وہیں ضارب بھی آرٹ سے لگاؤ رکھنے کے باعث ایک دوست کے ساتھ موجود تھا۔

دونوں میں مختصر سی گفتگو بھی ایک پینٹنگ کو لیکر ہوئی تھی اتفاقاً دونوں کو ایک ہی پینٹنگ نے خاصا متاثر کیا تھا قبل اسکے امتثال وہ پینٹنگ

Buy

کرتی ضارب کی پسند دیکھتے ارادہ ترک کر گئی اور یہی ضارب کو کچھ عجیب لگا غلافی آنکھوں گھنگریالے بالوں اور متناسب قدو قامت کی مالک امتثال مستنصر اسے عام لڑکیوں سے خاصی مختلف لگی اس پہ اسکا نپا تلا انداز ضارب کے دل میں ایک بار اور سہی اس سے ملنے کی خواہش اُجاگر کر گیا تھا۔ گل رخ کی شادی ہو جانے کے بعد یوں بھی وہ خود کو کسی حد تک کو خاندانی روایات کی سے آزاد تصور کر رہا تھا۔ جبکہ امتثال جو کچھ عرصہ قبل پیرنٹس کی ڈیتھ کے بعد طویل دورانیہ ڈپریشن میں مبتلا رہ، کر نیویارک

سے اپنے وطن لوٹ آئی تھی اسکے لیے یہ سب بس سرسری ہی تھا۔یوں پھر یہ دونوں کی ملاقات پہلی ضرور تھی مگر آخری نہیں جس کا اندازہ کچھ روز بعد اسے کام سٹ یونیورسٹی ایبٹ آباد کے لان میں بیٹھے دیکھ کر ہوا تھا۔اسکی تو جیسے من کی مراد ہی بر آئی تھی۔گو کہ دونوں کے ڈیپارٹمنٹ الگ تھے جس کا اندازہ ضارب کو اسے اسکیچ بک پہ جھکے دیکھ کر ہوا تھا مگر تب بھی یہ ضارب کے لیے بے حد خوش آئند بات تھی۔پھر تو جیسے یہ انکی ملاقاتیں معمول بن گئی تھیں۔ہاالبتہ شروع میں امتثال کا اندازہ خاصا ریزرو سا تھا۔انکی دوستی کب محبت جیسے جذبے میں تبدیل ہوئی یہ تو وہ خود بھی نہیں جان پائے۔البتہ ضارب کے ساتھ نے امتثال کو زندگی کے ایک خوبصورت پہلو سے متعارف کروایا تھا ایک ایسے پہلوں سے متعارف جہاں وہ اپنی تمام تر محرمیوں کے فیز سے نکل کر میر ضارب شاہ کی سنگت میں خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کرنے لگی تھی۔اسکے ساتھ ایک خوف تھا جو ہمہ امتثال کے وجود میں پنجھے گاڑھے ہوئے تھا اور وہ تھا ضارب کے چھن جانے کا خوف تھا کیونکہ ضارب کے بیک گراؤنڈ سے واقف تھی تبھی یہ خوف اسکے لیے جان لینے کے مترادف تھا۔

☆☆☆

وجدان !ایک بار پھر سوچ لو بیٹا اس طرح اچانک کیسے تم اتنا بڑا " فیصلہ کر سکتے ہو "۔

۔پچھلے دو دنو میں کئی بار ادا کیا جملہ فرحین بیگم نے ایک بار پھر دہرایا ۔

اسکی بے حد ضدی اور اڑیل طبیعت سے واقف ہونے کے باوجود بھی اپنے طور اسے سمجھانے کی بھرپور سعی کر رہیں تھیں۔شاہ ولا کی عجیب و غریب روایات اپنی جگہ مگر فرحین بیگم کے دل میں دریکتا کے لیے خاص مقام تھا۔وہ دل سے اپنی بہو بنانے کے لیے رضامند تھیں۔ تبھی اس وقت وجدان کے کمرے میں موجود اسے اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کے لیے ہر صورت قائل کر رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وجدان اپنے کیے فیصلے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔دوسری جانب زرقا بیگم اور سہراب شاہ کا کوئی خاص

رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا مگر ایک بوجھ سا تھا میر حزب شاہ اور فرحین بیگم کے دل پہ جس نے انھیں نگاہیں چرانے پہ مجبور کر دیا تھا۔

"وجدان میں کیا کہہ رہی ہوں تم سے سن بھی رہے ہو کے نہیں"

انھوں زچ ہوتے کہا۔ وہ جو اس وقت کراچی روانگی کے لیے اپنی پیکنگ مکمل کر رہا تھا ۔فرحین بیگم کے کے سختی سے پکارنے پہ ہاتھ میں پکڑی طہ شدہ شرٹ کو بریف کیس میں رکھتے انکی جانب مڑا اور کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ نحل کو دروازے پہ کھڑا دیکھ کر دھیما سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤ نحل وہاں کیوں کھڑی ہو"

اسکے کہنے پہ فرحین بیگم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ نروٹھا انداز لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

تم ہی کچھ سمجھاؤ اسے بیٹا میری تو کوئی سمجھنے کو یہ کہاں تیار ہے۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں امی"

وہ زومعنی کہتی سر جھٹک کر دونوں بازو سینے پہ لپیٹے گلاس ونڈو کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں کیا ہوا ہے ناراض ہو کیا مجھ سے ؟"

وجدان کے کہنے پہ ذرہ کی ذرہ نظروں کا زاویہ بدلتے اسے دیکھا۔

فرحین بیگم کمرے سے جا چکی تھیں۔

"تو کیا نہیں ہونا چاہیے بھائی"

خفگی سے کہتے وہ نگاہ پھیر گئی۔۔

"ہمم مجھے اندازہ ہے"۔

"نہیں ہے بھائی آپ کو اندازہ کوئی بھائی ایسا کرتا کیا کچھ دن میں میری شادی ہے اور آپ جا رہے ہیں"

وہ تاسف سے گویا ہوئی۔

اسکے روٹھے انداز پہ مسکرا کر اسکے پاس چلا آیا نحل کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے گویا ہوا۔

"گڑیا میں ہمیشہ کے لیے تھوڑی ہی نا جا رہا ہوں میں کوشش کروں گا تمھاری رخصتی تک واپس آجاؤ تم مجھ سے ناراض نا ہو"۔

کہنے کے ساتھ ہلکے سے اسکا رخسار تھپتھپایا.

"میں جانتی ہوں آپ نہیں آئیں گے ٹھیک ہے بھائی میں اسکے لیے آپ سے ناراض نہیں ہوتی پر آپ اپنے فیصلے پہ غور ضرور کر لینا چاہیے۔۔

"کس فیصلہ بات کر رہی تم"۔

اپنے تاثرات چھپائے وہ دانستہ انجان بنا۔

"آپ جانتے ہیں میں کس فیصلے کی بات کر رہی ہوں".

وہ کچھ جتاتے لہجے میں گویا ہوئی چند پل خاموشی سے سر کے اسکی طرف سے

جواب ناپا کر دوبارہ گویا ہوئی۔۔

"آپ یہ سب تایا جان کے غلط فیصلوں کی مخالفت میں کر رہے ہیں پر اس سب میں آپکو دریکتا کی تکلیف کیوں نہیں نظر آرہی اسے کس بات کی سزا مل رہی ہے بھائی۔

وہ تلخی سے کہتے اسے دیکھے گئی شاید اسکے تاثرات پڑھنے کی سعی کر رہی تھی۔ جہاں صرف چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔

"نحل نہیں کرنی مجھے کوئی بات اس بارے میں"

وہ سپاٹ انداز میں کہتے۔

پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ گھسائے رخ موڑ گیا۔

وہ یہ نہیں کہہ پایا تھا کہ اسے سزا دے کر وہ خود اپنے لیے مانوپل صراط کا رستہ چن بیٹھا تھا۔ کبھی کبھی زندگی میں ایسے فیصلے بھی ہم سے سرزد ہو جاتے ہیں یہ ذہن نشین ہوتے ہوئے بھی کہ وہ فیصلے ہمیں ہر گزرتے دن کے کس طرح ایک نئی اذیت سے دوچار کر سکتے ہیں۔۔

☆☆☆۔

عجب ہے فسانہ حیات۔

اک درد کا سلسلہ مسلسل ہے۔

بنجر آنکھوں میں اک خواب مسلسل ہے

www.novelsclubb.com

جن لمحوں کو وصل سے مہکانا تھا ہم نے

اُن لمحوں میں اب ہجر کا عذاب مسلسل ہے۔

ستارے بھی رہ گئے ہیں بجھے بجھے سے یہاں

اب جگنوں کی تلاش بھی مسلسل ہے

رواں دواں ہے اک قافلہ میرے گرد

www.novelsclubb.com

مگر تلاش خود کی بھی اب مسلسل ہے۔

از خود.

. شام کے دھندلکے رات کی سیاہی کا استقبال کر رہے تھے۔ وہ اس وقت اسلام باد کے ایک ہوٹل میں تھرڈ فلور پہ روم میں موجود گلاس وال کے سامنے ہاتھ میں بلیک کافی کا مگ تھامے کھڑا تھا۔ ٹائ کی ناٹ ڈھیلی کیے آستینوں کو کہنیوں تک موڑے بے حد کڑوی کافی حلق میں اتارتے وہ مارگلہ کی پہاڑیوں کو دیکھے جا رہا تھا گو کہ ڈھلتی شام اور آتی رات کے اوقات میں وہ منظر اتنا واضح نا تھا کہ اسے اس قدر انہماک سے دیکھا جائے مگر وہ جانے کیا اس دھندلے منظر میں کھوج رہا تھا۔

وہ اسلام آباد ایک بزنس ڈیل کے سلسلے میں آیا تھا یہ ڈیل دراصل ایک نئے پروجیکٹ کے حوالے سے تھی جو کہ سہگل گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ شروع ہونے جا رہا تھا۔ مصطفیٰ سہگل اور میر سہراب شاہ پرانے دوست تھے اور فل وقت مصطفیٰ سہگل اور انکی فیملی کینیڈا میں قیام پذیر تھی۔ مگر مستقبل میں وہ اپنا بزنس پاکستان میں ہی سیٹ کرنا چاہتے تھے جس کا ذکر ایک ماہ قبل میر سہراب شاہ سے کر چکے تھے وہ اسی حوالے سے میر سہراب شاہ نے انہیں اپنی کمپنی کے ساتھ ففٹی پرسنٹ شئیرز کے ساتھ ایک پروجیکٹ کی پیش کش بھی کی جسے بخوشی قبول کر لیا گیا تھا اور اسی حوالے سے کچھ اہم معاملات تھے جن کے غرض سے ضرغام مصطفیٰ (مصطفیٰ سہگل کے

اکلوتے بیٹے) کو پاکستان آنا پڑا دوسری طرف میر سہراب شاہ نے اس پروجیکٹ کے حوالے سے ساری زمیداری ضارب کے سر ڈال رکھی تھی تبھی اسلام آباد بھی وہ اکیلا ہی آیا تھا۔ آج بھی وہ ایک اپمورٹنٹ میٹینگ اٹینڈ کر کے کچھ دیر قبل ہی ہوٹل واپس لوٹا تھا اور یہاں کا کام قریباً وہ نبٹا ہی چکا تھا۔ باہر کا منظر اب مکمل تاریکی کی چادر اوڑھے ہوئے تھا وہ بھی گلاس وال سے ہٹتے بیڈ کے قریب چلا آیا۔ کافی کا خالی مگ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اسکی توجہ سائیڈ ٹیبل پہ پڑے سیل فون کی جانب مبذول ہوئی لب بھینچتے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا ساتھ سوچوں کا تسلسل بھی ایک ہی سمت کو جا بھٹکا۔

"افف کس قدر مشکل امر تھا انتشال مستنصر سے دوری اختیار کرنا حواس مختل اور دل کی حالت حد سے سوا تھی۔ ایسے میں وہ دشمن جان اس سے رابطے کا بھی ترک کیے ہوئی تھی یہ کہہ کر کے وہ نیویارک جا کر خود اس سے رابطہ کرلے گی تبھی ضارب کی طرف سے چاہتے ہوئے بھی اب تک کوئی رابطہ نہیں کیا گیا۔ وقت بھی نا جانے کتنی بے رحم چال چل رہا تھا۔ سیل فون میں سیوا انتشال کی پیکچر کو تھوڑا زوم کر کے دیکھ کر اسنے یاسیت سے سوچا۔ جس میں اسکی بے حد دلکش مسکراہٹ واضح تھی

"ہوں وقت کی بے رحم چال" وہ ناداں ابھی جانتا ہی کہاں تھا وقت تو اس سے بڑی ستم ظرفی دیکھانے والا تھا اسکو آنے والے وقت میں نا جانے کتنے ہی ستم منتظر تھے اسکے لیے۔

☆☆☆.

شب و روز لگے بندھے معمول کے تحت گزر رہے تھے ساتھ ہی نا صرف ضارب اور نحل کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی تھی بلکہ شادی کی تیاریاں بھی شروع کر دی گئی تھیں۔ہاں البتہ یہ اور بات تھی کہ شاہ ولا کے مکینوں میں اس شادی کو لیکر وہ جوش و خروش نہیں دیکھائی دیتا تھا جو عموماً اس سے قبل شادیوں میں ہوتا تھا۔اور اسکے پیچھے کسی حد تک وجدان کے اچانک لیے جانے والے فیصلے کا ہی ہاتھ تھا۔کہنے کو وجدان کی اس سرکشی پہ سہراب شاہ نے کوئی خاص رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔مگر یہ خاموشی مصلحتاً تھی یہ آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھی یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔فل حال تو راوی

چین ہی چین لکھ رہا تھا۔ وجدان جا چکا اور ضارب بھی ابھی اسلام آباد سے نہیں لوٹا تھا۔

‘

جبکہ دریکتا تھی کہ وجدان کے جانے کے ساتھ ساتھ اس سے جڑے وہ تمام خواب جو کم عمری میں ہی اسکی آنکھوں کا لازمی جزو بنے تھے انکی ٹوٹی کرچیاں سمیٹے اپنے کمرے کو اپنا مسکن بنائے ہوئے تھی۔ اور رہ گی نحل تو وہ جیسے حتیٰ الامکان خود کو ہر چیز سے لا تعلق اور لاپرواہ ہی ظاہر کر رہی تھی۔ اس وقت بھی وہ بھاپ اڑاتا چائے کا کپ تھامے ڈارک براؤن کلر کے سوٹ میں ملبوس لان چیئر پر آ بیٹھی۔ ہر طرف پھیلی صبح کی روشن کرنیں اسکی بوجھل طبیعت کو بھلی سی لگ رہی تھیں۔ گھر میں شادی کی تیاریاں ہونے کے باوجود بھی ایک عجیب سی اداسی اور بوجھل پن سا تھا جو شاہ ولا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھا وہ بھی اس وقت انھیں اداسیوں کا حصہ لگتی تھی۔ چائے لبوں سے لگائے وہ گزرے کچھ دنو کو سوچے گ ئے۔ یکایک نجانے کیوں ذہن کے پردے پہ بچپن کا منظر جھلملانے لگا۔

"کیا ہی اچھا تھا وہ بچپن بھی ان سب تلخیوں سے بلکل انجان"۔۔

چائے کا کپ واپس ٹیبل پہ رکھتے حسب عادت کپ کے کناروں پر انگلی پھیرتے اسنے سوچا۔ سنہری بالوں کی تراشیدہ شرارتی دو لٹیں اسکے دونوں گلابی رخساروں پہ گری تھیں۔ جبکہ نیلی آنکھیں لان کے اطراف میں جا بھٹکی جہاں وہ کبھی زرک اور دریکتا کے ساتھ مل کر کرکٹ کھیلا کرتی تھی۔اسے یاد آیا تھا کہ کس طرح زرک ہمیشہ چیٹنگ کر کے انھیں ہرا دیا کرتا تھا۔اور اس کے بعد جو دونوں کی جنگ عظیم شروع ہوتی تھی وہ کئی گھنٹے ضرور ہی چلتی تھی۔اس وقت بھی زرک کو سوچتے اسکے لب اپنے آپ مسکرا دیے۔زرک کا خیال آتے ہی اسنے ٹیبل پہ پڑا فون اٹھا کر زرک کا نمبر ملایا۔ جبکہ دوسری طرف کال ریسیو نہیں کی گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں کہاں مصروف ہے یہ موصوف"

تین بار فون ٹرائے کرنے کے بعد اسنے نفی میں سر ہلاتے فون واپس ٹیبل پہ رکھا اور چائے ختم کرنے کے بعد کچھ دیر وہاں بیٹھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر اس سے قبل وہ اندر جاتی۔

"ہیلو مادام"!

یکایک عقب سے آئی آواز پہ جی جان سے چونک کر مڑی جہاں کھلنڈر سا لڑکا ہاتھ میں سرخ گلاب تھامے نحل کی طرف آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرک تم"۔

اسنے شدید حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔

"تم کب آئے...؟۔

اسکے قریب چلے آنے پہ ایک اور سوال کیا گیا۔۔

تبھی جب تم اپنی خیالی دنیا میں میرے۔ بھائی کے ساتھ جھیل سیف الملوک کا دلکش ویو انجوائے کر رہی تھیں۔

دائیں آنکھ کا کونا دبا کر کہا گو کہ وہ جانتا تھا اس قسم کا فقرہ اچھالنا تھا مکھی کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہر بات پہ تم لڑکوں پہ فضول ہانکنا فرض ہوتا ہے"۔

اسنے ناک بوچھڑھائے کہا اپنی طرف وہ زیادہ دیر حساب بھلا رکھ کیسے سکتی تھی۔

"ہاں تو تم لڑکیوں پہ کون سا فرض ہوتا ہے ہر چھوٹی سی بات پہ ناک پھولانا۔

وہ بھی دو بہ دو جواب دے رہا تھا۔

"اچھا بس بس اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے اور تم تو فائنلز کے بعد آنے والے پھر ابھی سے کیوں نازل ہو گئے ہو...؟

اسنے حیرت سے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ تمھیں کچھ زیادہ ہی جلدی تھی ہاتھ پیلے کروانے کی"۔

وہ زرک ہی کون جو نحل کسی بات سنجیدگی سے لے۔۔

Are you lying “

نحل کے لیے اس بات پہ یقین آنا قدرے مشکل تھا بقول نحل کے جتنا وہ اپنی اسٹڈیز کو لیکر خبطی تھا اسے یقین تھا وہ شادی کا سن کر بھی فائنلز سے پہلے نہیں آنے والے تھا۔

"اب کیا اس کے لیے تم محترمہ ں عل حزب شاہ کو نبض کاٹ کر دیکھاؤں۔

اس کا انداز سراپا نحل کو تپاتا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور وہ واقع تپ بھی گئی تھی۔

"ہو گیا دفع ہو جاؤ جا رہی ہوں میں"

وہ پیر پٹختے وہاں سے گزری۔

"اچھا سنو"۔

وہ عقب سے پکارتے اس کے سامنے آیا۔

یہ تمھارے لیے یہ تو لیتی جاؤ۔

www.novelsclubb.com

اسنے پھولوں کی طرف اشارہ کیا۔

جنہیں کمال مہارت سے ڈنڈی سمیت توڑ کر اکھٹا کر کے ایک پھول کی مدد سے باندھ کر بکے کی شکل دی گئی تھی۔

کیا تم میرے لیے لائے ہو اسنے کچھ بے یقینی کا اظہار کیا۔۔

"اف کورس" کہہ کر زرک نے لب دانتوں تلے دبائے۔ جبکہ نحل نے ناک کے قریب کر کے تازہ گلابوں کی مہک کو محسوس کرنا چاہا۔ یکایک اسکے ذہن میں جھماکا سا ہوا تبھی ایک نظر اطراف میں لگے اپنے جان سے زیادہ پیارے پھولوں کو دیکھا اور سرخ چہرہ لیے زرک کی طرف لپکی۔

"زرک تم یہ پھول لان سے توڑے ہیں نہ تمھیں تو میں نہیں چھوڑوں گی۔۔

www.novelsclubb.com

دانت پیستے وہ آپے سے باہر لگتی تھی۔

جبکہ عین اسی مین گیٹ سے شاہ ولا میں داخل ہوتی گاڑی میں موجود شخص کی گھور سیاہ آنکھوں نے انتہائی ناگواری سے منظر دیکھا۔

زرک شاہ اور نحل شاہ دو دشمنوں کی طرح پروان چڑھے تھے۔ حریف پن کچھ ایسا تھا جیسے ان دونوں کی پچھلے کئی نسلیں دشمن ہی چلی آرہی ہوں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو وجہ بنا کر کئی گھنٹے دنگا فساد چیخ و پکار رہتی جس سے شاہ ولا کے بڑے بھی شدید جھنجھلا جاتے تھے پہلے پہل تو فرحین اور زرقا بیگم نے دونوں کو مل جل کر رہنے اور ہر وقت کے لڑائی جھگڑے سے گریز کرنے کا کہتی رہتی پھر وہ دونوں ہی اپنی سمجھائی بجھائی کا رت برابر دونوں پہ کوئی اثر نہ دیکھ کر اتنی عاجز آگئیں تھی کہ دونوں اگر ایک دوسرے کی جان بھی لے لیتے تو وہ اپنے روزمرہ کے کام چھوڑ کر یہ دیکھنے کی زحمت بھی نہ کرتی کہ دونوں میں سے کون جان سے گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆۔

رات اپنی سیاہی کے ساتھ پوری طرح آب وتاب پہ تھی۔چاند نے آج گہرے بادلوں کی اوٹ میں خود کو چھپا رکھا تھا۔فضا میں عجیب گھٹن اور سکوت کا پڑاو تھا۔۔

وہ کمرے کی ملگجی روشنی میں بیڈ کراؤن سے ٹھیک لگائے خود اپنے سامنے مجسمہ سوال بنی بیٹھی تھی۔دماغ فاتح ٹھہرا تھا جبکہ دل نے اپنی شخصیت تسلیم کرتے مکمل خاموشی اختیار کرلی تھی۔ایسے میں اسکی صحرا کے مانند پیاسی آنکھوں میں رہے گئے تھے تو کئی شکوہ گلے ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں اور سب سے بڑھ کھرائے جانے کا زخم جس نے اسکی روح تک کو گھائل کر کے رکھ دیا تھا۔ہر گزرتے پل میں اسکی اذیتوں میں نئے سرے سے اضافہ ہوتا جارہا تھا اندر ہی اندر یہ زخم اسے دیمک کی طرح اسے چاٹ رہا تھا ۔کئی سوال تھے جو وہ خود سے کرتی جواب نا پاکر بعض اوقات اپنا ہی قصور تلاشتی جب کچھ نہ بن پاتا اور اعصاب پوری طرح ماؤف ہوتے دماغ کے ہر رات سلیپنگ پلز لیکر خود کو گہری نیند کی وادیوں میں دھکیل کر کچھ گھنٹے وجدان کی یادیوں چھٹکارا پانے میں کامیاب رہتی۔

☆☆☆۔

چند روز بعد**۔

شاہ ولا میں نحل اور ضارب کی شادی کے فنکشنز شروع ہو چکے تھے جس روز ضارب اسلام آباد سے لوٹا دو دن بعد ہی بے حد سادگی سے نحل کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا۔اور آج مہندی کا فنکشن بھی خوش اسلوبی سے نبٹ گیا تھا۔ مہندی کے فنکشن کا پورا اہتمام شاہ ولا کے وسیع و عریض لان میں ہی کیا گیا تھا۔اس حساب سے کل شادی کا روز تھا۔ جبکہ اس وقت پورا شاہ ولا بقیہ نور کا منظر پیش کر رہا تھا۔ مہمانوں کی آمد و رفت تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دریکتا بھی اب کسی حد تک خود کو سمجھا بجھا کر شادی کی تیاریوں میں دلچسپی لیتی نظر آ رہی تھی۔جو کہ سب کے لیے خوش گوار کن حیرت کا باعث تھی۔یہ جانتی ہوئے بھی کہ وہ یہ سب صرف ں عل کے لیے کر رہی تھی۔

☆☆☆۔

چائے کے مگ اُٹھتی تلخی آمیز بھینی بھینی خوشبو کے تیز ہوا کے جھونکے اسے اپنے کمرے سے ملحق ٹیرس میں کھڑے عجیب اطمینان سے سرشار کر رہیں تھیں وہ اس وقت پیریٹ کلر کے ٹخنوں کو چھوتی گھیر دار فراک ملبوس تھی جس پہ گلے میں ہلکی سی گولڈن کڑھائی تھی۔

گھوٹا کناری لگے لیمن کلر کے دوپٹے کو گلے میں ڈالے ہوئے تھی۔ وہ ابھی تک مہندی والے لباس میں ہی تھی جبکہ لمبے سنہری بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے جن سے نکلتی کچھ۔ شرارتی لٹیں اسکے صبیح چہرے کو چھوتی اسے مزید دلکش بنا رہی تھیں۔ بلاشبہ اسکا شمار بے حد حسین لوگوں میں ہوتا تھا جن کے بارے میں حرفِ عام یہ کہا جا سکتا تھا کہ جنہیں بڑی فرصت سے بنایا گیا ہو۔ کل اسکی شادی تھی اور اس حساب سے آج اسکا اپنے کمرے میں اور اس ٹیرس میں جہاں وہ اس وقت موجود تھی آخری رات تھی۔ مگر پھر بھی وہ ہر احساس سے عاری حتیٰ الامکان خود کو پر سکون رکھے ہوئے تھی۔ چائے

کے گھونٹ بھرتے اس نے ریلنگ پہ ہاتھ ٹکا کر لان میں جھانکا جہاں ملگجی روشنی میں اسنے ضارب کو ایک ہاتھ میں سگریٹ سلگائے اور دوسرے ہاتھ سے فون کان پہ لگائے مسلسل لان کے چکر کاٹتے دیکھا۔اسے یوں بے چینی سے مسلسل چکر کاٹتا دیکھ کر نحل کچھ اچنبھا ہوا۔وہ بے ساختہ دو قدم ریلنگ سے پیچھے ہٹی غرض اسے بخوبی اندازہ تھا کہ اپنی طرف اٹھتی ضارب کی ایک نگاہ میں ہی ہمیشہ کی طرح نفرت ہی پائے گی۔

"یہ تنفر و بے اعتنائی مل بھی کس شخص سے رہی تھی جس شخص کے نام کی مہندی اسے لگائی گئی تھی۔اسنے گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتے سوچا۔کپ میں چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی اور اسے ٹھنڈی ہمیشہ سے ناپسند تھی۔ وہ بدمزہ سی ہو کر سر جھٹکتی کمرے میں واپس چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری جانب ضارب لان میں مسلسل ٹہلتے پچھتاؤں کی زد میں تھا۔امتثال کو لیکر اس کا دل اب کئی طرح کے وسوسوں کا آماجگاہ بنا ہوا۔امتثال کی بات مان کر وہ خود مسلسل کوس رہا تھا۔آخر کیوں وہ اس کی طرف سے غافل رہا اب تک۔اس اپنی غلطی

کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔اور اب اسکی بے چینی کا یہ عالم تھا کہ کہیں کسی طور قرار نہیں آ رہا تھا۔وہ ہر ممکن کوشش کر چکا تھا امتثال سے رابطے کی حتیٰ کہ اسکے کچھ دوستوں سے جنہیں وہ جانتا تھا امتثال کی بابت پوچھ چکا تھا مگر سب بے سدھ اُن میں سے کسی کو بھی امتثال کی کچھ خبر نہ تھی۔ ☆☆☆۔

اگلی رات بہت سے رنگ لیے ہوئے اتری تو تھی شہر کے فائف اسٹار ہوٹل کی جھلملاتی روشنیوں اور برقی قمقموں میں نحل کا نام کے ساتھ ضارب کا نام جڑ کر ایک نئے میں بندھ گئے تھے۔ایجاب و قبول کے مرحلہ طہ پانے کے بعد نحل کو ضارب کے ساتھ لا کر بیٹھا گیا تو بے ساختہ سب نے ماشاءاللہ کہہ کر سراہا انکی دونوں کی طرف اٹھتی ہر آنکھ میں بلاشبہ ستائش ابھری۔دلہن بنی نحل کی چھب ہی نرالی تھی بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میک اپ نے اسے مزید دلکش بنا دیا تھا۔سرخ و سفید رنگت بالا کی معصومیت لیے دل کے صاف آئینے کے عکس میں دلہن کے لباس سے آراستہ یوں دمک رہا تھا گویا اپسرا سی ہو جیسے۔مگر نیلی آنکھوں میں بلا کی اداسی نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا

۔جبکہ ضارب کے چہرے پہ اضطراب و ہیجان کی سی کیفیت تھی۔جو کہ نا صرف اسکے پہلو میں نحل بلکہ وہاں موجود سبھی نے محسوس کی تھی۔

☆☆☆.

"مس فٹ ہوں نہ میں اس روم میں..؟"

دکھڑکتے دل کے ساتھ گہرے کاجل سے مزین آنکھیں اٹھا کر ضارب کے کمرے جو اب سے اسکا بھی تھا طائرانہ جائزہ لیتے کس خیال کے تحت کہا

www.novelsclubb.com

لائٹ براؤن انٹیریئر اور آف وائٹ کرٹنز کے علاوہ روم باقی کسی بھی بھی قسم کی ڈیکوریشن سے اس وقت عاری تھا۔دریکتا جو اسے کمرے میں لے کر آئی تھی اور بھاری

کا مدار لہنگا سنبھالتے اسے بیٹھنے میں مدد دے رہی تھی اسکی بات پہ سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں تو ایسا تو کچھ بھی نہیں کیوں خود کو فضول باتوں الجھا رہی ہو یہ روم تمھارا سمجھی۔

اور اس کمرے کا مکین بھی".

اسے سنجیدگی سے سمجھاتے آخر میں اپنی مسکراہٹ چھپاتے شرارات پہ آمدہ ہوئی۔

اسکی بات پہ بنا کچھ کہے نحل سر جھکا گی نا جانے کیوں دل عجیب سی اضطرابی کیفیت کا شکار تھا جسے فلوقت وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

گولڈن اور پیچ کے امتزاج میں سیاہ ریشمی بالوں کو پشت پہ پھیلائے دریکتا بھی خاصی جاذب نظر لگ رہی تھی زیادہ میک اور سے جولری کا استعمال نہیں کیا گیا تھا۔

"اوکے اب تم رسٹ کرو لالہ آتے ہی ہوں گے (وہ ضارب کو ہمیشہ سے لالا ہی کہتی تھی)

مجھے گل آپی (گل رخ) بلا رہی تھیں "کوئی تھا مجھ سے کوئی انکو میں دیکھ لو ذرا انھیں"

"ٹھیک ہے تم جاؤ"۔

نحل نے سرسری کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور ہاں کچھ کھانے کے لیے بجھواؤں تمھارے لیے"۔

اسنے جاتے جاتے پلٹ کر پوچھا۔۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں بس چائے بجھوادینا".

"ہمم ٹھیک ہے بجھواتی ہوں"۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے جاچکی تھی۔۔

نحل نے تاسف سے کمرے سے نکلتے اسکی پشت کو دیکھا وجدان کو لیکر دونوں نے ہی ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی مگر وہ اس کی تکلیف کا بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی ۔مزید دو تین روز قبل اسکے کمرے میں سلیپنگ پلز دیکھ کر شدید پریشان ہو کر رہ گئی تھی۔دوسری طرف نہ وجدان نے آنا تھا نا وہ آیا اور نحل نے شدت سے اسکی کمی کو محسوس کیا تھا۔اس وقت اسے بات کرنے کا خیال تھا مگر شدید سر درد اور ذہنی تنائوں کے باعث ارادہ ترک کر گی۔گہری سانس بھرتے اس نے بیڈ سے ٹیک لگاتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔اسے اپنے سر میں شدید ٹیس سی اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔مرون

رنگ کا کا مدار لہنگا جس پہ نفیس سا گولڈن کام تھا فل وقت اسے کوفت میں مبتلا کر رہا تھا نجانے ابھی اور کتنی دیر انتظار کرنا تھا۔شدید بیزاری سے سوچتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جگ سے گلاس میں پانی اُنڈیلتے ڈرور کھول کر کوئی میڈیسن تلاش کرنی چاہی جو کہ با آسانی اسے مل بھی گئی میڈیسن لیکر ایک بار پھر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند گئی۔۔

☆☆☆.

بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑاتے وہ سخت ذہنی انتشار کا شکار لگ رہا تھا۔رات کے اس پہر ایبٹ آباد کی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کہ برابر تھا بالآخر اسنے کچھ وقت بیت جانے کے بعد تھک ہار کر گاڑی سڑک کنارے لگائی۔پیشانی پہ بکھرے بالوں میں ہاتھ۔ پھیر کر گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔ایک موہوم سی امید کے تحت ایک بار پھر امتثال کا نمبر ڈائل کرنا چاہا مگر اس سے قبل فون کی بیٹری ڈیڈ ہو چکی تھی۔اسنے شدید

جھنجھلاہٹ کے ساتھ لب بینچ کر فون ڈیش بورڈ پہ اچھالا۔ سیٹ کی پشت سے ٹکاتے آنکھیں موند کر وہ مظبوط توانا شخص خود کو بے بسی کی انتہاؤں پہ محسوس کر رہا تھا۔

"کیوں امتثال۔۔۔! کیوں... کیا یہ تم نے

میں کہاں تلاش کروں آخر تمھیں۔

آنکھیں موندے بوجھل لہجے میں وہ اپنے تخیل میں امتثال سے مخاطب تھا۔

www.novelsclubb.com

"تلاش؟۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے یکایک اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا بے طرح سرخ پڑتی آنکھیں فٹ سے کھولتے اپنی عقل پہ ماتم کرتے کسی غیر مرئی نقطے پہ۔ سوچا۔

"مجھے یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا اگر امتثال نے نیویارک جا کر مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تو اسکا مطلب ہو بھی تو سکتا ہے وہ اب تک نیویارک گئی ہی نہ ہو

مائی گاڈ مجھ یہ پہلے ہی سمجھ لینا چاہیے تھے۔ایگنیشن میں چابی گھماتے اسنے ایک بار پھر اپنی عقل پہ ماتم کیا۔

اسٹیرنگ پہ ایک ہاتھ جمائے دوسرے ہاتھ پہ بندھی رسٹ واچ پہ نگاہ سرسری نگاہ دوڑائی جو کہ ڈیڑھ بجے کا عندیہ دے رہی تھی۔ گو کہ اس وقت امتثال کے گھر جانا غیر مناسب تھا مگر دل کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اسے مناسب غیر مناسب سے کوئی سروکار نہ تھا۔گاڑی امتثال مستنصر کے گھر کے رستے پہ ڈالتے وہ اس وقت کسی اور کو نہیں سوچ رہا تھا یہ بھول کر کے وہ اب سے محض کچھ گھنٹے پہلے ہی کسی اور کو اپنے نکاح میں شریک کر چکا تھا۔اپنے تئیں اپنی منزل کی طرف رواں تھا۔پر وہ ناداں بہت

دیر کر چکا۔وہ جسے اپنی منزل کہہ رہا تھا وہ بس پیچھے رہ جانے والے پڑاؤ تھا۔امتثال مستنصر تو سراب تھی اب۔۔

زندگی کے کچھ حقائق بھی کس قدر تلخ ہوتے ہیں۔حالات کی گرد میں کچھ وقت کے لیے ہم سے پوشیدہ رہ جاتے ہیں جن سے لاعلم رہنا ہمیں زندگی کا سب سے بڑا خسارا لگتا ہے در حقیقت اصل خسارا تو اُن حقائق کا ہم واضح ہو جانا ہوتا بے شک لاعلمی ایک نعمت ہے اور آگہی ایک عذاب اور بعض اوقات تو یہ آگہی کے لمحے موت کے مترادف ہوتے ہیں۔

ضارب شاہ کے لیے بھی یہ گزرتی رات بہت سی اذیتیں لیے ہوئی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

۔☆☆☆

بے حد ریش ڈرائیونگ کرتے ٹھیک

بیس منٹ بعد وہ جس وقت امتثال کے اپارٹمنٹ پہنچا تھا تیز ہواؤں کے ساتھ

www.novelsclubb.com

سرمئی گہرے بادل کسی بھی وقت برسنے

کو بے تاب لگتے تھے۔ ڈور بیل پہ ہاتھ رکھے دروازے کے نیچے سے آتی روشنی پہ نگاہیں مرکوز کیے اسنے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

مطلب میرا اندازہ ٹھیک تھا امتثال اب بھی یہی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اسنے سوچتے ہوئے ایک بار پھر ڈور بیل پہ ہاتھ رکھا جو کہ کچھ۔ہی دیر میں کھل گیا اسکی توقع کے عین مطابق دروازہ امتثال کی ملازمہ نے ہی کھولا تھا۔فرنگی نین نقوش کی

مالک لگ بھگ چالیس پینتالیس سالہ ملازمہ کو وہ کئی بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا جبکہ ملازمہ کے چہرے پہ بھی شناسائی کے رنگ نمایاں تھے۔

"امتثال سے ملنا ہے مجھے کیا وہ یہیں ہے"۔

www.novelsclubb.com

اپنی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتی۔ ملازمہ سے پوچھا۔۔

"امت....تشال..!

امتشال کا نام پکارتے اسنے ملازمہ کا چہرہ واضح تاریک ہوتے دیکھا کئ طرح کے انجانے وسوسوں نے ایک بار اپنی لپیٹ میں لیا۔

"جی امتشال! کہاں ہے وہ ازشی فائن...؟

www.novelsclubb.com

مدھم لب ولہجے میں پوچھتے اسے اپنی ہی آواز کسی پاتال سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"اندر آجاؤ"

وہ مختصر سا کہتی اندر بڑھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

ضارب نے بھی انکے تعاقب میں گھر کے اندر قدم رکھا جبکہ باہر اس وقت تیز ہواؤں کے ساتھ کن من (بوندا باندی) کی صورت گہرے سرمئی بادلوں نے دھیرے

دھیرے اپنا بوجھ زمیں والوں پہ ڈالنا شروع کر دیا تھا گھر کے اندر پہلا قدم رکھتے ہی گھر کا بکھرا سا زوں سامان اور کئی پیک کاٹن دیکھ کر وہ شاکڈ سا تھا۔

"کہاں ہے امتثال پلیز بتائیں"۔

اسنے جھنجھلاتے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا۔۔

جس پہ خاتون سر ہلا کر اسے اشارتاً انتظار کا کہتی سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالتی کمرے کی جانب بڑھ گی اور جب واپس آئیں تو انکے ہاتھ میں ایک لیٹر تھا جسے انھوں نے ضارب کی طرف بڑھاتے اسکی الجھنوں میں مزید اضافہ کیا۔

"کیا ہے یہ سب اور کہاں ہے امتثال پلیز بتائیں مجھے"۔

لیٹر ہاتھ میں لیے شدید جھنجھلاہٹ سے کہا تفکر و اضطراب اسکے ہر انداز سے عیاں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں ہے یہاں"۔

"کیا مطلب! نہیں ہے پھر کہاں ہے وہ کیا وہ نیو یارک جا چکی ہے۔آپ بتاتی کیوں نہیں ہے۔ابھی ملازمہ کا جملہ ادھورا ہی تھا اس نے بے چینی انکی بات کاٹتے پوچھا۔۔

"کہیں نہیں ہے اب وہ

www.novelsclubb.com

" She has committed suicide

ملازمہ کا لہجہ بھیگا تھا۔

"واٹ"۔

پل میں ہی اس توانا شخص کی رنگت لٹھے کی مانند سفید پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

سفید کاغذ اس کے ہاتھ سے پھسل کر۔ قدموں میں جا گرا تھا

اسے سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔

جیسے روح کو کھینچ لیا گیا ہو یہ تیز دھار خنجر سے اسکے وجود کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہو۔ درد کی شدت اس قدر تھی روح تک گھائل تھی کیا کبھی زندگی اتنی تکلیف بھی دے سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

آجا کے ابھی ضبط کا موسم نہیں گزرا

آجا ابھی پہاڑوں پہ برف جمی۔۔

www.novelsclubb.com

خوشبوؤں کے جزیرے سے ستاروں کی حدوں تک.

اس شہر میں سبھی کچھ ہے بس ایک تیری

کمی۔۔

www.novelsclubb.com

رات کی ہولناکیاں اور اس پہ مستزاد تیز تھرتھراتی بارش رات نصف سے زائد بیت چکی تھی سارا گھر سکون آمیز خاموشی میں ڈوبا تھا گھر کے سبھی مکین خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے جبکہ نیند کی دیوی اس سے آج مکمل طور روٹھ چکی تھی

کمرے کی ملگجی روشنی میں وہ کھڑکی کے

قریب کھڑی تھی آج موسم اور اسکا دل دونوں

یکجا ابر آلود تھے شکر تھا دکھ اسکے اندر نہیں

www.novelsclubb.com

جما تھا۔ آنسوں لڑیوں کی صورت اسکی آنکھوں کا سارا کاجل بہالے گئے تھے۔ سرمئی آنکھوں کا

حسن ماند پڑتا جا رہا تھا۔ پچھلی کئی راتوں کی

طرح یہ رات بھی اسے کئی نئی اذیتوں سے دوچار کر رہی تھی۔ چاہے جانے سے ٹھکرائے

جانے کے سفر نے اسے آسمان سے زمین پہ لا پٹخا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ خود اپنے

سامنے مجسم سوال بنی اپنا قصور تلاش کر رہی تھی باہر برسات تیز برس رہی تھی اور اندر اسکا

www.novelsclubb.com

چڑیا کے مانند دل خون خون ہو رہا

تھا۔۔۔

☆☆☆۔

www.novelsclubb.com

بارش کی تیز تھر تھراہٹ میں وہ سڑک کنارے مردہ قدموں سے چل رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا وہ کہاں جا رہا تھا کس سمت بھٹک رہا تھا۔ وہ قطعی بے خبر تھا شہر بھر میں ڈوبی تاریکی اور بادلوں کی گرج دار آواز کے ساتھ اسے اپنا سب کچھ درہم برہم ہوتا نظر آ رہا تھا۔ لڑکھڑاتے قدموں سے زمین پر گھٹنوں کہ بل بیٹھتے وہ بچوں کی طرح زار و قطار

روتے روتے وہ صرف امتثال کے نام کی گردان کر رہا۔اسکا پور پورا امتثال کے لیے تڑپ رہا تھا۔رات کی گہری تاریکی نے بھی تاسف سے جیسے اسکی پکار سنتے اداسی کا پیراہن اوڑھ رکھا تھا

"ضارب تمھیں پتا ہے مجھے محبت ہے اس شہر سے بے تحاشا بے حد۔اونچے پہاڑ سفید بادل اوران گرتی آبشاروں سے کیونکہ اس منظر کی خوبصورتی کو تمھاری سنگت پا کر ہی صحیح معنوں میں محسوس کیا ہے میں نے۔

www.novelsclubb.com

میں کبھی نیویارک لوٹ بھی گئی تب بھی اس شہر کے ہر منظر کو ہمیشہ یاد رکھوں گی"

دھواں دھار روتے اسے کچھ عرصہ قبل انتشال کہے الفاظ آواز سنائی دیے تھے۔

۔"کیا تمھیں بھی اس شہر سے ایسی دیوانی سی محبت ہے۔"

www.novelsclubb.com

انتشال کے ہمراہ چلتے ضارب نے بغور اسکی مکمل بات سنی تھی اور اسکے سوال پہ بے ساختہ مسکرا اٹھا تھا۔

"ہاں بالکل اور ان سب سمیت مجھے ایک لڑکی سے محبت جو خزاں کے بعد آنے والی بہار کی مانند ہے جو شفاف پانی سی ہے کہ جس میں بھیگ کر انسان کا پور پور شفافیت لیے ہو"

"اور کون ہے وہ لڑکی دانستہ انجان بنتے ابرواچکا کر سوال کیا گیا تھا۔

"وہی جسے سفید بادل اور گرتی آبشاروں اور اس شہر سے بے حد بے تحاشا محبت ہے۔"

میں اُس کے ساتھ چلتے ہوئے وقت کے تھم جانے کی دعا کرتا ہوں میرا دل اسے چھو کر کندن ہو جانا چاہتا ہے"

جذبات سے گھندی آواز محبت کا فسوں سا پھیلا رہی تھی امتثال مستنصر کا روم روم جھوم اٹھا اس انکشاف پر تارکول کی سڑک پہ چلتے اسکی کھنکتی مغرور سی ہنسی فضا میں جلترنگ بکھیرنے لگی پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہنسی کی گونج ماند پڑنے لگی تھی وقت دھیرے سے سرکا اور سب ملیامیٹ ہو کر رہ گیا تیز بارش کی بوچھاڑ کے ساتھ اسکا لہو لہو دل پھٹنے کو تھا دکھ کی آفاقی صورت اس میں دیکھی جا سکتی تھی آج کا دن میر ضارب شاہ کو اپنی برترین تباہی کا دن لگ رہا تھا

www.novelsclubb.com

☆☆☆

"دریکتا! تم سوئیں نہیں اب تک؟"

وہ جو اس وقت کچن سے پانی لینے جا رہی تھیں

کہ دریکتا کے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ اور

www.novelsclubb.com

کمرے میں پھیلی ملگجی روشنی دیکھ کر وہیں چلی آئیں تھی۔

"جی امی بس سونے ہی لگی تھی"

ماں کی آواز پہ بنا مڑے ترنت دونوں ہاتھوں سے آنسوں پوچھتے جواب دیا۔

"اور یہ کیا اب تک لباس بھی تبدیل نہیں کیا تم نے".

www.novelsclubb.com

قریب آتے ہی اسے ابھی تک شادی والے لباس میں دیکھ کر ٹوکا۔

مگر اسکا ستا چہرہ اور روئی روئی آنکھیں دیکھ کر چونکی۔

"در! تم رو رہیں تھیں... کیا ہوا بچے"؟

www.novelsclubb.com

بے حد نرمی سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے انکے لہجے میں تشویش ابھری

"اور وہ جو بامشکل خود پہ ضبط کیے ہوئے تھی ماں کی توجہ پاتے ہی ایک بار پھر اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی ایک بار پھر گہرا سانس بھرتے آنکھوں میں آئی نمی کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے صاف کرتے ہلکی سی مسکرائی۔

"کچھ نہیں امی باہر دیکھیں نہ کتنی تیز بارش ہو رہی ہے آپ کو پتہ ہے نہ مجھے ہمیشہ سے بارش سے ڈر لگتا ہے اور رونا بھی آتا ہے".

کچھ اور نہ سجھائی دیتے وہ بچوں کی طرح معصومیت لیے بولی۔

پرزر قا بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا کیا یہ ممکن تھا ماں بچوں کے جھوٹے دلائل سے مطمئن ہو جائیں وہ اچھی طرح بھانپ گئیں

اسکے رونے کی اصل وجہ۔ مگر اسے اس حوالے سے مزید سوالوں وجواب کر کے مزید پریشان کرنا غیر مناسب لگا انھیں۔

"پاگل ہو دریکتا تم بچپن سے ہی اتنا ہی ڈرپوک ہے تو کھڑکی کیوں کھلی رکھی ہوئی اب تک"۔

www.novelsclubb.com

وہ کھڑکی کی طرف بڑھتے مسکرا کر گویا ہوئیں۔

"اور کتنی بار کہا ہے جو چیزیں خوف زدہ کریں

یہ تکلیف دیں ان سے دور رہنے کی کوشش کیا کرو"

ان کے کہنے پر دریکتا چپ سادھے نظریں چرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"اور اب کپڑے تبدیل کرو اور سونے کی کوشش کرو چلو شاباش"

انکی محبت بھری سرزنش پہ دریکتا نے تائید میں سر ہلایا۔

"اوکے امی پر آپ کیوں جاگ رہیں تھیں"

میں پانی لینے کے اٹھتی تھی تمھارے بابا بھی ابھی تک اسٹڈی میں کتابوں میں سر دیے بیٹھے ہیں جا کر دیکھتی ہوں انھیں بھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیزاری سے کہتی وہاں سے جا چکی تھیں۔

"دریکتا بھی کھلے بالوں کو سمیٹ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔

-☆☆☆

عین فجر کا وقت تھا شدید سردی لگنے کے باعث اسکی آنکھ کھلی تھی اس نے ایک نظر سائیڈ ٹیبل پہ دھرے چائے کے کپ پہ ڈالی نجانے ملازمہ نے کب سے یہاں لا کر رکھی تھی۔ بائیں ہاتھ سے ہلکی سی پیشانی دبائی سر کا درد جوں کا توں تھا جبکہ جسم میں الگ ٹیسیں اٹھ رہی تھیں.

www.novelsclubb.com

اسے شدید بخار نے لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

بخار کی حدت سے چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

ہمت مجتمع کرتے بامشکل اٹھ کھڑی ہوئی ماربل کا ٹھنڈا فرش اسکے تلوں میں چبھتا چلا گیا تھا باہر اب تک تیز بارش برس رہی تھی۔ کھڑکی کے پاس آکر کھڑکی بند کرتے اسے ضارب کا خیال آیا مزید انتظار حماقت تھا سو وہ چینج کرنے کی غرض سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ عین اسی پل ضارب نے عقب سے اسکی کلائی پکڑتے جھٹکے سے جارحانہ انداز میں اسکا رخ اپنی جانب کیا سرخ کانچ کی چوڑیاں اسکی کلائی کو بری طرح زخمی کر گئیں۔

"آہاہ..! بے ساختہ نحل نے سسکاری بھری۔

"ضارب! ہاتھ چھوڑیں میرا پلیز"

اپنی کلائی اسکی سخت گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے اسے ضارب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بیھگا لباس بے حد سرخ آنکھوں میں راج کرتی وحشت اور نجانے کیا کیا تھا کہ جسے دیکھ کر نحل کو اپنا دل ڈوبتا سا محسوس ہوا۔

"آپ! آپ ٹھیک تو ہیں خشک لبوں پہ زبان پھیرتے وہ بامشکل کہہ پائی۔ تیز بخار اور اس پہ ضارب کا یہ جارحانہ انداز نحل کے لیے وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو رہا تھا اس پہ دھونکنی کی طرح چلتی سانس۔

"ہونن... ٹھیک تو ہوں کیوں کیا تم نے ایسا تیز آواز میں دھاڑتے وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کیا ہے میں نے...؟"

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی درد کی شدت سے دوہری ہو رہی تھی۔اسکی خون آلود کلائی اب بھی ضارب کی سخت گرفت میں تھی اسی باعث ضارب کی دائیں ہاتھ کی پور سرخ ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیوں آئیں! تم ہمارے بیچ بولو جواب دو مجھے جانتی ہو تمھاری وجہ سے صرف تمھاری وجہ سے میری امتثال نے جان لے لی اپنی"

جھٹکے سے اسکا ہاتھ گرفت سے آزاد کرتے چند قدم دور ہوتے وہ دھاڑا۔

جبکہ نحل کو اپنے قدموں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اسے لگا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا دیا ہو اسکے کانوں میں۔چند پل اسے اپنی سماعتوں پہ یقین ہی نہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ..آپ..کیا کہہ رہے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے بھلا اور میں میں کیسے ذمہ دار ہوں"

www.novelsclubb.com

اسکی آواز خود کلامی سے کم نہ تھی.

“Get lost! Get lost from here otherwise I will kill you

www.novelsclubb.com

کہنے کے ساتھ سفاکی سے اسکی زخمی کلائی سے پکڑ کر کمرے سے باہر دکھیلا۔جہاں سہراب شاہ اور دریکتا حواس باختہ کھڑے

تھے وہ لڑکھڑا کر انکے قدموں میں جا گری

دریکتا نے شدید حیرت اور افسوس سے ضارب کو دیکھا ضارب کا یہ روپ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسے اپنے روم میں لے جاؤ دریکتا"

نحل کو جھک کر اٹھاتے کاٹ دار نگاہ ضارب پہ ڈالتے دریکتا سے کہا۔

کیا تھا یہ سب کیوں نکالا اسے کمرے سے تم نے جواب دو مجھے"

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی دھاڑتے تھے۔

دریکتاان ہدایت پہ نحل کو لیکر جا چکی تھی شور سنتے زرقا بیگم جو کچھ دیر قبل ہی سونے کے لیے گی تھیں اور گھر کے باقی مکین بھی وہیں چلے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو رہا یہاں سب ٹھیک تو ہے۔

"زرقا بیگم نے ضارب کے حلیہ دیکھتے پریشانی کے عالم میں گویا ہوئیں۔

"پوچھو اپنے بیٹے سے نحل کو کیوں نکالا ہے اسنے روم سے"

www.novelsclubb.com

کیا"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں تمھارے بابا ضارب کیوں کیا تم نے ایسا اور یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے بیٹا"

www.novelsclubb.com

نرمی سے گال پہ ہاتھ رکھے استفسار کیا۔

لہجے میں گھلی نمی انکی پریشانی واضح کرتی تھیں۔وہ ماں کا ہاتھ جھٹکتے چند قدم پیچھے ہوا۔

"ٹھیک کیا ہے میں نے سمجھے آپ سب زبردستی مصلحت کیا آپ سب نے اسے میرے سر پہ"

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم چیخ ہی پڑا تھا۔

"لگتا ہے اب تک اس بدذات لڑکی کی محبت کا بخار اترا نہیں ہے"

وہ تنفر سے پھنکارے تھے

www.novelsclubb.com

ضارب کو جیسے اس جملے نے جلتے شعلوں پہ پٹخا۔

وہ حلق کے بل چلایا تھا۔

"نہیں ہے میری امتثال بدذات سمجھے آپ"

www.novelsclubb.com

زندگی میں پہلی بار وہ اس انداز میں بات کر رہا تھا وہ سہراب شاہ جس پہ بے اختیار ہی سہراب شاہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور ساتھ وہاں موجود سبھی نفوس کو اپنی جگہ منجمد کر گیا۔

"دماغ خراب ہو چکا ہے کیا تمھارا پرابلم کیا ہے تمھارے ساتھ بولو"

www.novelsclubb.com

امی آپ کہیں ان سے یہ جائیں یہاں سے"

زر قا بیگم دونوں جاری جنگ میں باری باری دونوں کو دیکھا ایک طرف سہراب شاہ کے بگڑے تیور دیکھ دوسری طرف ضارب کے باغیانہ رویہ نے انھیں بکھلا کر رکھ دیا ۔

وہاں موجود باقی سبھی نفوس خاموش تماشائی ہی بنے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ضارب بتاؤ مجھے"

آگے بڑھ کر موقع کی نزاکت سمجھتے وہ قدرے دھیمے اور نرم لہجے میں گویا ہوئی۔

"آپ انھیں بولیں نہ یہ چلے جائیں پلیز"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں"

انھیں شوہر کو دیکھتے بات سنھالی۔

"پر اس سے پہلے تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔

کیا اس لڑکی نے کچھ کہا تم سے ہاں کیا امتثال سے کوئی بات ہوئی ہے تمھاری بولو...؟

www.novelsclubb.com

وہ ضارب کے رویہ سے کسی حد تک سمجھ ہی گئی تھیں بات امتثال کی طرف سے کوئی ہے۔

"آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہا سب ختم ہو چکا ہے مر چکی ہے امتثال! مار دیا مل کے آپ سب نے اسے خوش ہو جائیں اب آپ سب بلکہ جشن منائیں اس بار بھی جیت آپ لوگوں کی بنائی فضول روایتوں کی ہی ہوئی ہے۔

وہ کرب سے پھٹ پڑا تھا ایک بار

اس غیر متوقع جملے نے سب کو پل بھر کے لیے ساکت کر دیا تھا ضارب بے ربط بول رہا تھا اور سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ کوئی ایسا احساس تو ضرور تھا جو وہاں موجود

میر سہراب شاہ سمیت ہر فرد کو ہی ایک دوسرے سے نگاہ ملانے سے بھی گریز کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

☆☆☆☆۔

آستین موڑے ایک ہاتھ میں سرخ گلابوں کا بکے تھامے بوجھل قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا خزاں رُت آہستہ آہستہ چھا رہی تھی سبز پتے جیسے درختوں سے ناتا توڑ کر سڑک کنارے بساط بچھائے قدموں میں آتے کھڑ کھڑاہٹ پیدا کرتے تھے۔ایسے میں شہر خاموشاں کی حدود میں پائپ پکڑے وہاں لگے پودوں کی پیاس بجھاتے شخص نے اسے ایک قبر کے قریب جاتے دیکھا تھا. شخص کے لیے اب وہ کوئی اجنبی تو ہر گز نہیں تھا پچھلے ایک ماہ سے وہ شخص اسے بلاناغہ یہاں آتا دیکھ رہا تھا تبھی سر جھکا کر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

سورج کی مدھم سنہری کرنوں نے زرا ترچھے انداز میں رخ تبدیل کیا اور بلند و بالا پہاڑوں کے اوپر سے بکھرتے سورج نارنجی رنگ میں تبدیل ہوا اور شام مضافات پر اتری تھی۔

گرزتے دن اور آتی شام کا عین وقت جو اکثریت لوگوں کو بے حد اداسی لیے ہوئے لگتا ہے جبکہ چند لوگوں کو سکون آمیز اور بھلا لگتا ہے۔

روزانہ کی طرح وہ گلدستہ اسکی قبر پہ رکھتے خود بھی گھٹنوں کے بل قریب ہی بیٹھ گیا. اور قبر پہ لکھے امتثال کے نام پہ ہاتھ پھیرا.

بکھرا حلیہ گہرے حلقے اس پہ گزرے وقت کے ہر اک پل ہر اک لمحے کی اذیت کی داستان رقم کر رہے تھے.

www.novelsclubb.com

"امتثال! کیوں کیا تم نے ایسا یہ نہیں کرنا چاہیے تھا تمھیں کچھ اندازہ بھی ہے میں کتنی تکلیف میں ہوں اب بس کر دو نہ پلیز واپس آ جاؤ پلیز نہ

پلیز کم بیک یار! ہاتھ ہنوز قبر پہ لکھے امتثال کے نام پہ ہی پھیرتے آنکھیں نمی سے دھندلی ہو چکی تھیں۔

ہر شام کی طرح آج بھی اسنے بے بسی اسے پکارا تھا ہاں بے بسی سے! وہ جانتا تھا جس جگہ وہ موجود تھا وہاں سے ہر التجا مسترد ہی لوٹتی ہے۔ لحد کی تاریک گود میں سوئے لوگوں کو آفتاب کی روشن کرنیں پھر کبھی نصیب نہیں ہوتی. ہر شام کی طرح آج بھی اسے یہاں سے نامراد ہی لوٹنا تھا۔ اداس شام بھی تاریکی کی طرف تیزی سے گامزن تھی پرندے بھی اپنے آشیانوں کا رخ کر رہے تھے. سب کچھ روادواں تھا محض ضارب شاہ کی ذات ہی تھی جسے نہ کسی چیز سے غرض باقی رہی تھی نہ خبر تھی زندگی میں گھلی تلخیوں نے جیسے ہر چیز سے بے نیاز کر رکھا تھا اسے

www.novelsclubb.com

☆☆☆..

او! تو تم یہاں بیٹھی ہو اور میں تمھیں پورے گھر میں تلاش کر رہا تھا"

لان میں گھاس پہ اسکیچ بک پہ جھکی نحل کو دیکھتے اسنے قریب آتے کہا. اور اسکے سامنے بیٹھ گیا.

www.novelsclubb.com

"جھوٹ مت بولو زرک! تمھیں پتا تھا میں یہاں بیٹھی ہوں"

اسنے نظریں اسکیچ بک سے ہٹائیں بنا ہی سر سری انداز اپنایا.

U’re such a genius girl ! I’m impresse yo

اسنے سر کجھاتے لاجواب ہو کر کہا.

www.novelsclubb.com

"ہاں اندازہ تھا مجھے اس وقت لان کے کسی کونے میں ہی ملو گی یا پودوں کی کانٹ چھانٹ کرتے یہ لان چیئر پہ بیٹھے چائے پیتے یہ پھر اسکیچ بک پی سر دیے بیٹھی ہو گی تم ہو ہی صدا کی آدم بیزار ٹائپ کی لڑکی"

منہ پہ ہاتھ رکھ کر جمائے لیتے اسنے نحل کو زچ کرنا چاہا.

Thanks for this compliment!

www.novelsclubb.com

ایک نظر زرک پہ ڈالتے مختصر جواب دیا مخروطی انگلیاں اب بھی اسکیچ بک پہ چل رہی تھی.

"ویل یہ بتاؤ کیا کام ہے مجھ سے...؟"

www.novelsclubb.com

نحل نے ابکی بار سنجیدہ نظر آتے سوال کیا.

"کام تو کوئی نہیں مادام! ہاں البتہ کچھ اپمورٹنٹ بات کرنی تھی تم سے۔"

خلاف توقع ابکی بار وہ خاصا سنجیدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"جانتی ہوں کیا بات کرنی ہے تمھیں"۔

"اچھا اگر جانتی ہو تو پھر کچھ کرتی کیوں نہیں پھر تم کچھ کرتی کیوں نہیں ایسے کب تک چلے گا بھلا....؟"

اسنے چونکتے زرک کو دیکھا اسکیچ بک پہ چلتا ہاتھ پل بھر کو رکا.

www.novelsclubb.com

"اس سب میں بھلا کیا کر سکتی ہوں وہ تو میری شکل دیکھنے تک دیکھنے کے روادار نہیں"

ضارب کا ذکر کرتے اسکے گلے میں گلٹی ڈوب کر معدوم ہوئی. یکایک ضارب کا پچھلے دنوں کیا جانے والا جارحانہ سلوک ذہن کے پردے پر لہرایا ساتھ آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئیں.

"جانتا ہوں مگر سب ایسے ہی نہیں چھوڑا جا سکتا۔نہ آفس آتے ہیں نہ گھر پہ ملتے ہیں کدھر ہوتے ہیں کچھ خبر نہیں. وہ ضارب کی طرف سے خاصا فکر مند تھا یہی وجہ تھی کہ فل وقت نہ صرف اپنے جانے کا ارادہ منسوخ کر چکا تھا بلکہ ضارب کی جگہ آفس کی زمیداری اپنے سر لیتے اسے اپنا سیمسٹر اسکپ کرنا پڑا.

"میں جانتا ہوں یہ سب تمھارے لیے مشکل ہے پر ایک کوشش تو کی ہی جا سکتی ہے.

زرک کی بات پہ مکمل چپ سادھے ہوئے تھی لان کی نم نم سی گھاس پہ بیٹھے اکا دکا پرندوں نے اس وقت اُڑان بھری تھی. وہ بھی اپنی اسکیچنگ مکمل کر چکی تھی. پینسل جوڑے میں اٹکاتے ایک تنقیدی نگاہ اسکیچ پہ ڈالتے اٹھ کھڑی ہوئی. زرک نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"تم کافی چینج لگ رہے ہو اس بار کہیں کوئی...!؟"

وہ جو اسکے جواب کا منتظر تھا اس۔ معنی خیز جملے پہ بے ساختہ مسکرا دیا اور اسکی بات بیچ سے اچکتے ں فی میں سر ہلاتے گویا ہوا.

www.novelsclubb.com

"اب تم ہوا میں تیر چلا رہی ہو"

ہوں ں ہہ!!!

"کافی بنانے جا رہی ہوں کیا پیو گے تم"

www.novelsclubb.com

!"Sure"

وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور

ں عل کے سوال پہ مسکراتے جواب دیا.

www.novelsclubb.com

! Listen”

کچھ سوچ کر زرنے اسے پکارا

ں حل نے اندر کی طرف بڑھتے پشت پہ اسکی آواز سنی اور پلٹ کر ابرو اچکاتے سوالیہ I نظروں سے دیکھا.

www.novelsclubb.com

“Everything will be fine .....!don’t worry

وہ جانتا تھا فل وقت نحل کی ساتھ جو ہو رہا تھا وہ غلط تھا وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی وہ یہ بھی اچھے سے جانتا مقابل کھڑی لڑکی شکوہ کرنا تو درکنار اپنی تکلیف شیئر کرنا بھی ضروری نہیں جانتی تھی.

وہ محض "مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے جا چکی تھی زرک نے بھی کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ایک نگاہ ڈالتے گھر کے اندر قدم بڑھائے.

☆☆☆۔

www.novelsclubb.com

لاونج کی کھڑکیوں کے آگے بلاک آوٹ بلائنڈز

گرائے دن کی روشنی کو تاریکی کی نظر کیے آف وائٹ ٹراؤزر اور بلیک شرٹ میں رف سے حلیے

میں ملبوس سگریٹ کے مرغولے ہوا میں تحلیل کرتے وہ صوفہ پہ نیم دراز تھا.

آج سنڈے تھا اسلیے وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں ہی موجود تھا.

www.novelsclubb.com

اسے کراچی آئے قریباً ڈیڑھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو چکا تھا.

خود کو بے حد مصروف کرنے کے باوجود بھی

دل تھا کہ وہیں شاہ ولا میں ہی اٹکا تھا اب تک.

جس کی بڑی وجہ بلاشبہ دریکتا! ہی تھی.

www.novelsclubb.com

کئی میلوں کی مسافت طے کرنے کے باوجود

جسکے خیالات اور اسکی بنجر آنکھوں کے

حصار میں تھا. اور یہ کہ اسکی اجاڑ حالت کا

زمیدار بھی وہ خود تھا. تبھی وہ کسی صورت خود

www.novelsclubb.com

کو پر سکون نہیں کر پا رہا تھا آساں راہ یہ اسکے لیے بھی نہیں تھی مگر اپنے توسط اسے

تکلیف میں

مبتلا کرتے وہ خود دوہری اذیت کا شکار تھا. میر

وجدان شاہ کی ذات میں یہی وصف تو سب سے

نمایا تھا اپنے لیے وہ ہمیشہ اس راہ کا انتخاب کرتا

جس میں وہ خود کو مطمئن پاتا تھا پھر چاہے زندگی میں اس راہ پہ چلتے وہ کتنی مشکلات کا

سامنا کیونہ کرتا.

www.novelsclubb.com

اس بار اسنے وہی کیا جو سہی سمجھا خود کو شاہ

ولا کی فضول رسم ورواج بینٹ چڑھنے سے بچایا

تھا. مگر اس بار معاملہ اسکے دل کا تھا وہ مطمئن تو تھا مگر خوش نہیں تھا خوش وہ ہو بھی نہیں سکتا تھا دریکتا شاہ اسکی آنکھوں کا اولین خواب تھی

جس کی کچھ عرصہ قبل تک وہ ہر صورت تعبیر چاہتا تھا. مگر آنے والے وقت نے با خوبی اس پر

www.novelsclubb.com

واضح کر دیا تھا کہ بعد دفعہ کچھ خوابوں کی تعبیر نہیں ہوا کرتی. اسنے وہی کیا جو سہی سمجھا. اسے

خاص اختلاف تو دریکتا کی جاب سے بھی نہ تھا

ہاں البتہ اس کے دل نے نجانے کیوں اپنا مقام حریف

جاں کے دل میں جاننے کی کوشش کی تھی اور

www.novelsclubb.com

یہیں شاید وہ غلطی پر تھا بھلا محبت کرنے والوں

کو بھی آزمایا جاتا ہے انکے تو ہر اک انداز و اطوار سے محبت خود ہی جلکھتی ہے. آزمائش تو

محبت جیسے جذبے کی تمام تر خوبصورتی چھین لیتی ہے اکثر. یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا

دریکتا نے ماس کمیونیکیشنز میں

www.novelsclubb.com

ماسٹرز مکمل کر رکھا تھا. بہترین اکیڈمک ریکارڈ

کی بدولت اسے باآسانی ایک نیوز پیپر میں جاب مل گئی تھی

پر وجدان کہ اعتراض اٹھانے پہ بھی وہ شدید شش و

پنج میں رہی تھی پھر بالآخر جاب جوائن کر ہی لی

مگر جاب کے پہلے ہی روز کھانے کے دوران میر

www.novelsclubb.com

سہراب شاہ کو جاب کے حوالے سے تمام تفصیل

سے آگاہ کرتے اور عین اس وقت وجدان کو بے حد

خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھتا دیکھ کر پہلی

بار اسے لگا تھا جیسے اسی خاموشی کے ساتھ ہی وہ اسکی زندگی سے بھی نکل گیا ہے ہو اور یہی

سے ان دونوں کے تعلق میں پہلی گرہ پڑی تھی

.مزید ایک ہفتہ بھی وہ یہ جاب جاری نہیں رکھ پائی

www.novelsclubb.com

تھی.

جبکہ دوسری طرف وجدان کو دریکتا کے غیر متوقع

رویہ نے خاصی ٹھیس پہنچائی تھی وقتی طور پہ وہ اس سے ناراض بھی رہا مگر پھر کچھ وقت گزرنے

اور اپنی خاطر دریکتا کے جاب چھوڑنے پہ وہ بھی

نارمل ہو گیا تھا. مناسب وقت دیکھ کر وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ سب کچھ معمول کی طرف

www.novelsclubb.com

لوٹ سکے پر اسکی ضرورت ہی پیش نہ آسکی

حالات کے پیچ و خم میں کئی ان کہی باتیں دل کے

کسی تاریک کونے میں ہی مدفون ہو کر رہ گئیں تھیں.

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم! یہاں کیا کر رہی ہو"

رات گئے گھر لوٹتے ہی نحل کو کمرے میں موجود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ناول کا مطالعہ کرتے دیکھ وہ دھاڑا نحل کی موجودگی نے گویا

www.novelsclubb.com

ضارب کا دماغ ہی گھما کر رکھ دیا تھا جبکہ نحل اسکی تیز دھاڑ کا بھی کوئی خاطر خواہ اثر نہ لیتے ہاتھ میں تھاما ناول سائیڈ ٹیبل پہ دھرتے اٹھ کھڑی ہوئی.

"ہاں میں کیوں آپ اتنے شاکڈ کیوں ہیں آفٹر آل یہ اب آپ کے ساتھ ساتھ میرا بھی تو روم ہے"

اسکی سلگتی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کمال اعتماد سے گویا ہوئی.

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرواپنی! کیا ڈرامہ لگا کر رکھا ہے کیا پاگل گئی ہو؟"

ضبط سے مٹھیاں بھینچتے وہ پھنکارا.

اس کا بس چلتا تو وہ اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو صفا ہستی سے ہی مٹا دیتا.

www.novelsclubb.com

"ڈرامہ کیسا آپ شاید بھول رہے ہیں یہ روم اب میرا بھی ہے.

وہ ایک پل کے لیے ضارب کو شدید حیرت میں مبتلا کرتے مڑی.

"سمجھ کیوں نہیں آتا تمھیں نہیں ہوتا تمھارا وجود برداشت مجھ سے اس کمرے میں سمجھی تم.

www.novelsclubb.com

آگے بڑھ کر اسے دونوں بازوؤں سے دبوچتے گھور سیاہ آنکھیں اسکے چہرے پہ گاڑھتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا.

"جانتی ہو! میں تم سے تمھاری سوچ سے بھی زیادہ نفرت کرتا ہوں. تمھاری شکل تک برداشت نہیں ہوتی مجھ سے سمجھیں"

www.novelsclubb.com

تنفر سے کہتے اسکی گرفت اس قدر سخت تھی کہ نحل کو اپنے بازوؤں پہ لوہے کی سلاخ دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھی جبکہ اسکی دہکتی سانسیں نحل کا چہرہ جلا رہیں تھیں تکلیف کے آثار چہرے سے عیاں ہوتے تھے.

"اتنی ں نفرت تھی تو کی ہی کیوں تھی شادی پیچھے ہٹ کیوں نہیں گئے کیوں مانی تھی آخر تایا جان کی بات ہاں!...؟"

www.novelsclubb.com

سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہ طنزیہ انداز میں گویا ہوئی.

ضارب کا توہین آمیز رویہ بے حد ناگوار گزرا تھا اسے.

"ہاؤ اسٹرینج نہ!"

www.novelsclubb.com

میں انکار کر دیتا بھول رہی ہو! کیا تھا یہ بھی! زبردستی مصلحت کی گئی ہو تم کسی سزا کے طور.

اپنی سخت گرفت سے اسے آزاد کرواتے وہ بھرپور تنفر سے گویا ہوا.

"ویسے انکار تو تم بھی کر سکتی تھیں ہاں! تو پھر کیوں نہیں کیا"

www.novelsclubb.com

دونوں ہاتھ سینے باندھے تلخ ہوا.

چند پل خاموشی سے اسے دیکھے گئ

پھر بے حد سپاٹ انداز اپنائے گویا ہوئ

www.novelsclubb.com

"ہاں ٹھیک کہا انکار تو میں بھی کر سکتی پر نہیں کر پائی تبھی تو آپ جیسی سزا ملی ہے کریں برداشت میرے ساتھ ساتھ آپ بھی.

اسکے لہجے سنجیدگی کے ساتھ ساتھ میں تاسف کی آمیزش نمایا تھی.

www.novelsclubb.com

کمرے میں کچھ پل کی خاموشی چھا گئی جسے ایک بار پھر نحل کی آواز نے توڑا.

"بیڈ شیئر کرنے کا نہیں کہہ رہی میں آپ سے صوفہ پہ سو جاؤں گی میں لہٰذا مزید اس رشتہ کا تماشہ مت بنائیں.

بیڈ سے تکیہ اٹھاتے ضارب کی طرف پشت کیے ہی وہ بولی اور اپنا تکیہ اٹھائے صوفہ پہ ہی آنکھوں پہ بازو ٹکائیں لیٹ گئی.

www.novelsclubb.com

چند پل غصے گھور کر وہ دانت پیستے کمرے سے نکل گیا.

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

(دو ہفتے بعد)

وقت اپنی مخصوص ڈگر پہ چل رہا تھا.

www.novelsclubb.com

شب و روز لگی بندھی روٹین کے ساتھ گزر رہے تھے.

شاہ ولا میں کہیں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی.

ضارب شاہ اور نحل کا تعلق بھی اول روز کی طرح بے حد سرد ہی تھا.

www.novelsclubb.com

نہ ہی ضارب کے اوقات کار میں کہیں کوئی تبدیلی آئی تھی.

سارا سارا دن اور نا جانے آدھی آدھی رات تک وہ کہاں گم رہتا مگر اس سب کے باوجود بھی جہاں کہیں اسکا اور نحل کا سامنا ہوتا وہ وجہ بہ وجہ ہی نحل کو زچ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا. اور یہ سب سہراب شاہ کی نظروں سے اوجھل نہ تھا یہ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ سب انھیں دیکھانے کے لیے ہی تو وہ کرتا تھا.

مگر اس سب میں نحل کا رویہ بے حد

کُھلتا تھا ضارب کو وہ ہر چیز سے خود لاپرواظاہر کرتے جیسے ضارب کے کسے بھی رویہ کا اثر ہی نہ پڑتا ہو اسے تبھی وہ ہر بار نحل سے الجھ کر خود ہی پیچ وتاؤ کھا کر رہ جاتا تھا.

اس وقت بھی نجانے کتنے ہی عرصے بعد وہ آج

شام کے وقت گھر پہ موجود زرک کے ساتھ لاونج

www.novelsclubb.com

میں بیٹھا فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا زرک بھی کچھ

دیر قبل ہی آفس سے لوٹا تھا اور بجائے اپنے کمرے

میں جانے کے وہ بھی یہیں بیٹھ گیا تھا. کچھ دیر

کے بعد نحل بھی انھیں شام کی چائے سرو کرنے آئی تھی. زرک کو چائے تھمانے کے بعد وہ ضارب

کی طرف بڑھی چائے کا کپ اسکی طرف بڑھایا ہی تھا کہ جسے دانستہ ایک جھٹکے سے کپ تھاما

نتیجتاً چائے کپ سے چھلکتی نحل کا ہاتھ سرخ کر

www.novelsclubb.com

گئ. بیک وقت شدید جلن اور درر کا احساس سے

اسنے بامشکل خود پہ ضبط کرتے ضارب کو دیکھا جس کہ لبوں پہ بے حد تلخ مسکراہٹ مچل رہی تھی. ساتھ اسنے اس سب سے بے خبر انہماک سے میچ

دیکھتے زرک کو دیکھا. اسکی موجودگی میں خود پہ ضبط کرتے وہ تمتماتا چہرہ لیے وہاں سے واک

آؤٹ کر گئی جبکہ ضارب کی تلخ مسکراہٹ نے اسکا دور تک پیچھا کیا.

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

دریکتا کی سالگرہ کا دن تھا جس پہ باقاعدہ کوئی خاص اہتمام تو نہیں گیا تھا کیونکہ دریکتا کو یہ سب بلکل فضول لگتا تھا تبھی نحل نے صرف گھر پہ زبردستی ہی کیک بیک کیا تھا ہاں

البتہ زرک نے دونو کو اپنی طرف سے ڈنر کی پیشکش کی تھی جس پہ دونوں لڑکیوں نے نیکی اور پوچھ پوچھ کے مترادف بنا کسی حیل و حجت کے چلنے کے لیے حامی بھر لی تھی اور دونو تیار ہونے کی نیت سے اپنے اپنے کمروں کا رخ کر چکی تھیں

"دریکتا! ہو گئیں تیار تم؟"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد بلیک اور سلور رنگ کے امتزاج میں ہلکی سی کڑھائی والے سوٹ میں ملبوس وہ نک سک سے تیار ہو کر دریکتا کے کمرے میں چلی آئی تھی جہاں وہ ڈریسنگ ٹیبل کے

آگے کھڑی ڈریسنگ کی ڈارور سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی ڈارک براؤن رنگ کے سوٹ میں سیاہ ریشمی بال پشت پہ پھیلے اسکی پشت کو چھپائے ہوئے تھے۔

"ہمم بس تم چلو میں آتی ہوں"

اسنے بنا مڑے ہی کہا تھا مگر لہجے میں گھلی نمی چاہ کر بھی نہیں چھپا پائی تھی۔

نحل اسکے پاس چلی آئی تھی ہاتھ میں ٹوٹا ہوا پینڈنٹ موجود تھا جسے سر جھکائے وہ انہماک سے دیکھے جا رہی تھی کیا ہوا دریکتا تم ٹھیک تو ہو اور یہ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے؟

اسکے ہاتھ میں موجود پینڈنٹ دیکھ وہ ٹھٹکی۔

www.novelsclubb.com

"وجدان نے پچھلی برتھ ڈے پہ پینڈنٹ گفٹ کیا تھا ٹوٹ چکا ہے اب یہ بھی"۔

رندھے لہجے میں کہتی وہ نحل کو افسردہ ہونے پہ مجبور کر گی آنکھوں کی چمک کہیں کھوہ چکی

تھی جس کی جگہ اداسیاں گھلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اینی ویز لیواٹ ! چلو ہم چلتے ہیں"

پینڈنٹ کو ڈارور میں ایک باکس کے اندر رکھتے اسنے گہرا سانس لیکر آنکھوں میں آئی نمی کو جذب کرتے خود کو کمپوز کرتے کہا۔

اور آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھاتے کمرے سے نکلی نحل نے سر جھٹکتے سست قدموں سے اسکی پیروی کی۔

www.novelsclubb.com

نیچے آتے ہی دونوں نے زرک کو لاونج میں اپنا منتظر پایا۔

اتفاقاً ضارب بھی عین اسی وقت گھر پہنچیا تھا۔

اسکے لاونج میں قدم رکھتے ہی بیک وقت دریکتا اور زرک نے ایک دوسرے کو دیکھتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

تب تک ضارب ان سب سے بے خبر دریکتا کے پاس چلا آیا۔

"بھائی آپ کہاں تھے کیا آپ کو آج کا دن بھی نہیں یاد تھا دریکتا کی بات پہ چونکا۔

"آج برتھ ڈے ہے میری اور آپ نے مجھے اب تک وش بھی نہیں کیا!!"

www.novelsclubb.com

دریکتا کے شکوے پہ وہ ٹھیک ٹھاک شرمندہ ہوا۔

وہ صبح سے ہی گھر سے غائب تھا

امتثال کی قبر سے لوٹ کر بے

مقصد سڑکوں کی خاک چھانتے اس وقت

www.novelsclubb.com

گھر آیا تھا ایسے میں اسے دریکتا

کی برتھ ڈے سرے سے یاد ہی نہیں رہی تھی۔

دریکتا کا شکوہ بجا تھا وہ اکلوتی بہن تھی ایسے میں اسے یاد رکھنا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایم رئیلی سوری! میں پتا نہیں کیسے بھول گیا گڑیا!

ضارب نے وضاحت دی۔

نہیں سوری سے کام نہیں چلے گا اب

آپ کو میری بات ماننی پڑے گی۔

www.novelsclubb.com

۔مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتے کہا

کون سی بات گڑیا!"

نا سمجھی سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"ہوں ایسا ہے نہ کہ ہم تینوں ڈنر پہ جا رہے ہیں تو آپ کو بھی ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔

دریکتا کی بات پہ چونکتے نحل کو دیکھا انداز ایسا تھا جیسے اب تک اسکی موجودگی سے بے خبر تھا۔

"نہیں گڑیا مجھے ریسٹ کرنا ہے تم لوگ جاؤ"

www.novelsclubb.com

اسنے قطعاً انکار کیا

نحل کو دیکھتے اسکے تاثرات یکسر

بدلے پھر بھلا اتنی آسانی سے کیسے

مان جاتا دوسری طرف دریکتا تھی جو آسانی سے کہاں ٹلنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

لالہ مان جائیں نہ آپ کو چلنا ہی ہو گا

ہمارے ساتھ"

بھرپور مان جتاتے وہ اپنی بات پہ اڑی رہی تھی۔

"میں نے کہا نہ گڑیا!"

www.novelsclubb.com

بھائی مان جائیں نہ بچی اتنا کہہ رہی

ہے ورنہ آپ تو پتا ہے اسکے ڈراموں کا"

ضارب کی بات بیچ سے اُچکتے

زرک نے پہلی بار مداخلت کرتے

دریکتا کی حساس طبعیت پہ چوٹ

کی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ!! بڑی ہوں میں تم سے"

دریکتا کی جانب سے ایک زبردست سی گھوری موصول ہوئی اسے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اس سب میں نحل صرف خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی اسکا دل اُچاٹ ہو چکا تھا ایک لمحہ کے لیے اس کا دل کیا واپس اپنے کمرے میں چلی جائے پر اسی بہانے دریکتا افسردہ موڈ بحال ہوتا دیکھ اور کچھ اسکی ناراضگی کے خوف سے وہیں رہی۔

"اچھا ٹھیک ہے چلو"

www.novelsclubb.com

بیزاری سے کہتے آخر میں

اسنے ہتھیار ڈالے تھے اور وہاں سے پلٹا۔

دریکتا اور زرک بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھتے فاتحانہ مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا لالہ! ایک اور بات"

ابکی بار قدرے جھجکتے اسے پکارا۔

کیوں کہ اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ مقابل اب اتنا بھی "اچھا" نہیں تھا کہ اسکی ہر بات پہ سر ہلائے جاتا

www.novelsclubb.com

"ضارب نے اب کیا والے انداز گہرا سانس بھرتے اسے دیکھا۔

"وہ لالہ وہ ایکچولی میں تو زرک کے ساتھ اسکی گاڑی میں جاؤں گی تو آپ اپنے ساتھ نحل کو لے جاتے تو اچھا رہتا"

www.novelsclubb.com

ڈرتے ڈرتے اسنے اپنا مدعا بیان کیا

مگر آنکھیں ٹپکتے چہرے پہ بالا کی معصومیت تھی۔

اور شاید اسی کا اثر تھا کہ وہ آمدہ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے! ویسے زرک سہی کہہ رہا تھا ڈرامہ ہی ہو تم پوری"

www.novelsclubb.com

وہ نفی میں سر ہلاتے کہہ کر وہاں

سے جا چکا تھا۔

جبکہ اتنی آسانی سے مان جانے پر وہ

تینوں ہونک بنے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

خود دریکتا کو یقین نہ تھا وہ با آسانی مان جائے گا۔

"کیا چل رہا تھا یہ سب"

سب سے پہلے نحل ہوش میں آئی تھی اور سخت تیوروں سے باری باری ان دونوں کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑو نہ یہ سب تم! پلیز جاؤ نہ لالہ ویٹ کر رہے ہونگے"

دریکتا نے ہاتھ پکڑتے لجاجت سے کہا۔

مجھے نہیں جانا تمھارے کھڑوس

بھائی کے ساتھ خود ہی چلی جاؤ"

ہاتھ چھڑواتے اسنے منہ بسورے کہا

www.novelsclubb.com

"نحل پلیز نہ بہن ہو گی میری چلی جاؤنہ"

دیکھ لو نگی تم دونوں کو بعد میں دانت پیستے کہتے وہ چلی گی۔

"بیسٹ آف لک"

www.novelsclubb.com

آخر میں دریکتا جملہ مار نانہ بھولی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اسکے باہر آتے ہی ضارب گاڑی میں

بیٹھے اسکا منتظر تھا بلیک پینٹ پہ نیوی بلیو شرٹ میں ملبوس وہ کسی

بھی قسم کے تاثر سے عاری تھا۔ نحل کے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی

شاہ ولا نکالتے مین روڈ پہ لاتے دوڑائی شہر بھر میں خنکی بڑھ رہتی تھی۔

جس کا احساس نحل کو ونڈ اسکرین پہ نظریں ٹکاتے شہر کے رونق دیکھ کر ہو رہا تھا۔ جبکہ ٹریفک بھی آج معمول سے خاصا کم ہی تھا۔ پر دونو کا یہ سفر بھی مکمل خاموشی سے طے پایا تھا۔ اور آدھے سے پونے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ زرک کے بتائے رائل ہوٹل & ریسٹورینٹ کے سامنے تھے۔ نحل نے گاڑی سے نکلتے ہی دریکتا کو کال کی معلوم ہوا کہ وہ بھی کچھ دیر وہاں

www.novelsclubb.com

پہنچنے والے ہیں لہٰذا وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہوتے ایک ٹیبل پہ بیٹھتے

دونوں کا انتظار کرنے لگے ضارب اپنے فون میں مصروف ہو گیا تھا

جبکہ نحل ٹیبل کی سطح پہ انگلیاں کی پشت ہلکے سے بجاتے ارد گرد کا جائزہ لینے کے

ساتھ اپنے خیالات ڈوبی تھی۔گھر سے لیکر یہاں تک دونوں ایک دوسرے کو مخاطب کرنا تو دور شاید

ایک دوسرے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی تھی وجہ جو بھی تھی

www.novelsclubb.com

ضارب اگر اس سے خار کھاتا تھا تو

نحل بھی کسی بھی قسم کے کوئی اچھے خیالات نہیں رکھتی تھی۔بس امتثال کو سوچ کر

ہمیشہ اسکا دل بے

حد افسردہ ہو جایا کرتا تھا

نجانے کیوں نہ چاہتے ہوئے اسے یہ

احساس کچوکے لگاتا تھا کہ شاید ان دونوں کے بیچ نا چاہتے ہوئے آ ہی گئی تھی شاید وہ نہ ہوتی تو یہ سب نہ ہوتا۔ایسے میں ضارب کی طرف سے بھی تاسف میں گھر جاتی امتثال کے لیے اس قدر شدت یکھ کر وہ اکثر تحیر زدہ

www.novelsclubb.com

رہ جاتی ایک توانا شخص کو اسنے

اپنی نظروں کے سامنے بکھرتے دیکھا تھا۔

ابھی انھیں آئے دس منٹ کا وقت گزر

تھا کہ دریکتا اور زرک مسکراتے سامنے سے آرہے تھے ضارب تو

انھیں آتا پہلے ہی دیکھ چکا تھا

جبکہ نحل اپنے خیالات میں گم تھی ان کے قریب آتے ہی بلند آواز میں

www.novelsclubb.com

سلام کرتے چونکی اور انھیں نظرانداز کرتے نظروں کا زاویہ بدلا یہ اسکی طرف سے خفگی کا اظہار تھا۔

آتے ہی دونوں کے چٹکلوں نے

ماحول کو خوش گوار بنا دیا تھا۔

کچھ دیر بعد کھانا آرڈر کیا گیا اور پھر کھانے کے دوران بھی ان تینوں میں ہلکی پھلکی نوک جھونک چلتی رہی جبکہ ضارب اس سب سے بے نیاز خاموشی سے کھانا کی طرف متوجہ تھا۔

کھانے سے فراغت پاتے ہی زرک

اور دریکتا نے پہلے کی طرح سب

طے کرتے وہاں سے جلد ہی کھسکنے کی کی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دل ہی دل جی بھر کر دونو کو لعنت ملامت کرتے نحل نے

بھی گھر پہنچ کر حساب چکتا کرنا کا مکمل ارداہ کر لیا اور خود پہ ضبط کرتے ضارب کی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی دو نفوس کی موجودگی کے باوجود بھی ایک غیر معنی

سی خاموشی اب بھی حائل تھی۔

رات آسمان پہ پنکھ پھیلا کر گہری تاریکی کے ساتھ روئے زمین پہ قابض تھی۔فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے ہلکی ہلکی سردی کے احساس سے

دوچار ہوتے اپنے گرد بازو لپیٹتے

www.novelsclubb.com

سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر

آنکھیں موند لیں۔اسٹیرنگ گھماتے ایک اچٹتی نگاہ نحل کے پر کشش

سر اپے پے ڈالی سنہری بالوں کی

ڈھیلی سی چٹیا گوندھے آگے کو ڈال رکھی تھی تراشیدہ لٹیں سرخ اور گلابی رخساروں پر گری تھیں۔

گھنیری پلکوں کا جھالر گرائے

بلاشبہ بے وہ حد معصوم سی لگ رہی تھی۔ضارب کی نگاہ بھٹکتی ہوئی اسکے دائیں ہاتھ پر جا ٹھہری جس پہ تین روز قبل اسنے جانتے بوجھتے چائے گرائے تھی۔ہاتھ کی جلد انگلیوں کے پاس

سے بے حد سرخ ہو کر اتر رہی تھی یوں لگتا تھا کچھ لگانے کی زحمت نہیں کی گئی تھی۔
پل بھر کو اپنے کیے پر شرمندگی کے ساتھ ملال اترا تھا مگر اگلے ہی لمحے اشتعال کا عکس نظروں میں جھلملایا اور اسکے حواس مختل کر گیا۔ جس باعث گھور سیاہ آنکھوں میں

ازلی تنفر اور

کٹھور پن امڈ آیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا آخری پہر تھا۔ ہر چیز سے

بے نیاز وہ شانوں کے گرد گرم شال لپیٹے سموئنگ پول کے احاطے میں

آ کر بیٹھ گئی۔ وہ دائیاں ہاتھ گھٹنے پہ ٹکائے ہاتھ میں موجود وجدان کا دیا وہ

ٹوٹا ہوا پینڈنٹ کو یاسیت سے تکے جا رہی تھی۔ نیند نہ آنے کی وجہ

www.novelsclubb.com

بھی یہ ٹوٹا پینڈنٹ ہی تھا۔ کتنی عجیب بات ہے نہ ہم انسان ہمیشہ تکلیف دے چیزوں کو یادوں کا نام دے کر سینے سے لگائے رکھتے ہیں پھر چاہے یہی چیزیں ہمارے سینے پہ بوجھ بن کر سانس کی دشواری کا باعث ہی کیوں نہ بنے تب بھی ہمیں انھیں یادو کے سہارے ہی جینا منظور ہوتا ہے۔ جب تک ہم حال میں ماضی کو جیتے ہیں تب تک ہمیں

ہر موڑ پر تکلیف واذیت کا ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔دریکتا کے لیے بھی یہ سب ایسے ہی تھا وجدان نہ سہی اس سے جڑی یادیں ہی سہی یہ پینڈنٹ

ٹھیک اسی دن وجدان نے اسے گفٹ کیا تھا اور اس کے بعد نجانے کتنی بار اسنے خود کو یہ باور کرایا تھا کہ وہ کس قدر خوش قسمت ہے جو اسے وجدان کا ساتھ ملا تھا۔

پر افسوس آج وہ تنہا تھی اسکے پاس باقی رہ گئی تھیں تو صرف اس سے مشروط کئی یادیں اور مخص کئی گلے شکوے ہی! سوئمنگ پول کے احاطے میں لگی لائٹ کی زرد روشنی میں پینڈنٹ کو تکتی اسکی آنکھوں میں ٹھہری نمی واضح دیکھائی دیتی تھی گزرتے وقت کی کئی یادیں ذہن کے پردے پر فلیش بیک کی طرح چلتی اسکی سرمئی آنکھوں کو بھگوتے شدت اختیار کر رہیں تھیں جنھیں ایک بار پونچھنے کی زحمت نہیں کی تھی اسنے۔

یہ مرا وہم و گماں ہے یا وقت کا کوئی باب

بچھڑنے کی رُت نے جو کیا مرا انتخاب

www.novelsclubb.com

کہاں فراق اور کہاں وصل کی بات اب

www.novelsclubb.com

چھا جائے گا نشہ انتظار مانند شراب اب

کہیں آراستہ ہے اور کہیں الجھا ہوا سوال

www.novelsclubb.com

شکوہ بھی نہیں نہ ہے دل کو کوئی ملال

چشمِ حیراں مگر ہوش و حواس ہیں مسرور

www.novelsclubb.com

بچھڑنے کا درد ہے کوئی جام طہور

غرق تنہائی ہوں اور سوچ کا اک عالم

www.novelsclubb.com

محبت جرم تو نہیں پر یہ وچھوڑا ظالم

www.novelsclubb.com

ناجانے کہاں لے جائے اب مسافت فراق

صدیوں کی تھکن ہے اور گہری گرداب

www.novelsclubb.com

سنا ہے انتظار کی شدت میں کرامات کا ظہور

www.novelsclubb.com

آنکھ بن جاتی ہے دل' دل ہو جاتا ہے پر نور

(حرم مان)

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆-

www.novelsclubb.com

سورج کی بے حد نرم تاثر بخشنے

والی کرنوں کے ساتھ ایک نئے دن کا آغاز ہوا تھا وہ بھی خلاف معمول نجانے آج کتنے ہی عرصے کے بعد صبح سویرے ہی اٹھ گیا تھا وجہ اسے اب سے کچھ دیر قبل معید یوسف!

(معید یوسف! ضارب اور امتثال کے کچھ یونیورسٹی فرینڈز میں سے ایک تھا) جسے ابھی کچھ دیر قبل گھر سے پک کر کے ائیر پورٹ ڈراپ کرنا تھا وہ کچھ عرصے کے لیے فرانس جا رہا تھا اور جانے سے قبل ضارب سے ملنا چاہ رہا تھا اور اسکے بے حد اصرار پر ضارب نے بھی ملنے کے حامی بھر لی تھی تبھی اس وقت شاور لیکر نکلا تھا اور کافی عجلت کا شکار دیکھائی دے رہا تھا مگر ڈریسنگ کے ٹیبل کے سامنے بیٹھی نحل کو دیکھ کر ٹھٹکا وہ ایک کان میں نازک سی ایئر رنگ ڈالے دوسرے کان میں ڈالنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔اور اس کوشش میں کان کی لو سے خون رس آیا تھا۔

"نہیں پہنا جا رہا تھا تو چھوڑ دیتیں"

بے حد بیزاری سے کہتے اسنے نفی میں سر ہلا کر اسے ٹشو پیپر پکڑایا۔

جبکہ اسے اپنی متوجہ پا کر اسکی آنکھوں میں حیرت سے پھیل گئی۔ہاتھ سے ٹشو لیتے کاجل سے مزین آنکھیں اٹھا کر ضارب کو دیکھا اسکی آنکھوں میں پھیلی حیرت و سراسیمگی دیکھتے وہ چند پل مبہوت سا ہو گیا اسکے دلکش سراپے سے

www.novelsclubb.com

نگاہیں چرانے مشکل سا ہو گیا تھا گھنیری پلکیں سفید و گلابی مائل رنگت بلاشبہ وہ امتثال سے زیادہ دلکش تھی ایک لمحے کو دل کے کسی نے اعتراف کیا پر اگلے ہی لمحے اپنے خیال کی تردید کی "نہیں کوئی چہرہ میری امتثال سے زیادہ حسین نہیں ہو سکتا تھا کوئی بھی

نہیں"دل میں دہراتے اسنے اگلے ہی پل نظروں کا زاویہ بدلا نحل بھی دوسرے کان سے کان ایئر رنگ اتار کر رکھتے ہٹ گئی تھی وہاں سے اس پل ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھے نحل کے موبائل پہ رنگ ہوئی جسے ضارب نے لب بینچ کر بنا اسے دیکھے فون پکڑایا وجدان کی کال تھی وہ کاؤچ پہ بیٹھ کر اس سے بات کرنے لگی تھی جبکہ ضارب نے بھی بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے خود پہ کلون چھڑکتے کلائی پہ گھڑی باندھتے اپنی تیاری مکمل کی اور کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆..

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا جب سورج مغرب کی

آغوش میں چھپ رہا تھا۔ وہ لان چیئر پر بیٹھی چائے پینے کے ساتھ ساتھ ڈوبتے سورج کی مدھم کرنوں کو دیکھ رہی تھی وہ اس وقت لان میں اکیلی تھی دریکتا اور زرک کے چائے کی پیشکش نہیں کی گئی تھی اور یہ کل والی ناراضگی کا اظہار تھا نحل کی طرف سے پر کچھ ہی دیر میں وہ خود ہی دونوں وہاں چلے آئے تھے۔ جبکہ نحل انھیں دیکھتے ہی جی بھر کر بدمزا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا اب تم دونوں مجھ سے"

"ان دونوں کو مسکرا کر بیٹھتے دیکھ کر دانت پیس کر کہا"۔

www.novelsclubb.com

اب تک خفا ہو اچھا سوری نہ بابا"

دریکتا نے اسکے گلے میں بانہیں ڈالتے لاڈ سے کہا۔

"دور ہٹو نہیں کرو اب مجھ سے کوئی بات"

www.novelsclubb.com

اسکا ہاتھ اپنے شانے سے اٹھاتے نحل نے منہ پھلائے کہا۔

اچھانہ نحل سوری تو بول رہے ہیں آخری بار بخش دو نہیں کریں گے اب آئندہ"

نحل کی لائی نگٹس کی پلیٹ میں سے نگٹس اٹھاتے اس بار زرک نے بھرپور تمیز اور شرافت کا مظاھرہ کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چھوڑو نہ یہ سب اور سچ سچ بتاؤ بھائی سے کیا بات ہوئی تھی تمھاری"

جبکہ نحل کو آہستہ سے کہنی مارتے

www.novelsclubb.com

مزید س کو تپانے کا ذمہ دریکتا نے اپنے سر لے لیا۔

"ہاں ہاں بتاؤں نہ نحل ہم سے کیا شرمانا!"

بھلا ایسے میں زرک کیو چُکتا اپنی زبان کے جوہر دکھانے سے۔

www.novelsclubb.com

جبکہ غصے کی زیادتی سے سرخ چہرے لیے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"بے حد زہر لگ رہے ہو دونوں اس

وقت اب باقی کی بکواس اکیلے ہی کر لو تم دونوں جا رہی ہوں میں"

www.novelsclubb.com

کہنے کے ساتھ ٹرے میں خالی کپ رکھا اور زرک کے سامنے سے نگٹس کی پلیٹ بھی اٹھانا نہ بھولی تھی۔

"ارے!!رے اسے کہاں لیکر جارہی ہو مجھے کھانے ہیں"

زرک کی دہائی ان سنی کرتے وہ پلیٹ اٹھا کر جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھوکی کہیں کی...انتہائی کی بدمزاج لڑکی ہے..."

زرک نے دانستہ اپنی آواز اونچی رکھی تاکہ جاتے جاتے وہ سن لے جبکہ دریکتا کے لیے زرک کے مظلوم شکل دیکھ کر ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ نومبر کے آخری تاریخوں کے دن چل رہے تھا۔

دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوتی جا رہی تھیں جبکہ تیز چلتی ہواؤں نے شہر بھر کو سردی کی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

رات مکمل تاریکی اور سکوت کے

ساتھ دھیرے بیت رہی تھی سکون آمیز خاموشی میں سوائے

www.novelsclubb.com

ایک شخص کے باقی تمام مکین اس وقت پوری طرح نیند کی وادیوں میں غوطہ زن تھے۔

جبکہ اسٹڈی روم میں نائٹ بلب کی ملگجی روشنی میں راکنگ چیئر پہ بیٹھے تھے کھڑکی سے

اندر آتے تیز ہوا کے جھونکے بھی انکی چوڑی پیشانی پہ نمودار ہوتے پسینوں کے قطرے کو

www.novelsclubb.com

خشک کرنے سے قاصر تھے. جبکہ گھور سیاہ آنکھیں جو ہو بہو میر ضارب سے مماثلت

رکھتی تھیں۔اس وقت بالکل دہکتے

شعلوں کی طرح سرخ ہوتی خود میں دنیا جہاں کی وحشت

www.novelsclubb.com

بے چینی واضطراب سموئے ہوئے تھیں ماہ وسال میں گزری کئی راتو کی طرح یہ رات بھی

انھیں کسی طور پر سکون نہیں رہنے دینے والی تھی۔ہمیشہ کی طرح آج بھی گہری تاریکی اور

www.novelsclubb.com

سکوت میں ضمیر کی عدالت لگی تھی۔ جس میں منصف اور مؤکل دونوں ہی باذات انسان خود

ہوتا ہے۔میر سہراب شاہ نے یوں تو ضمیر کی

پکار پہلے بھی سنیں تھی مگر پہلے

اس پکار کو ان سنا کرنا ان کے لیے آسان رہا تھا مگر اس

www.novelsclubb.com

بار ضمیر کا شکنجہ انتہائی سخت وہ اس لیے کے اس بار مقابل انکی خود اپنی ہی اولاد تھی

۔اپنے سب سے فرمانبردار بیٹے کی

آنکھوں میں ہلکورے لیتی نفرت اور نحل کے ساتھ اپنایا۔

www.novelsclubb.com

جانے والا رویہ وجدان کا گھر چھوڑنا اور اس سے بڑھ کر اس لڑکی کی موت جسے انھوں

نے کبھی دیکھا تک نہ تھا پر پہلی بار

نام سنتے ہی شدید نفرت اور حقارت کا اظہار ضرور کیا تھا۔

بعد ازاں اسکی موت نے انکی

دقیانوسی خیالات اور راویات پہ کئی سوال ضرور چھوڑے

www.novelsclubb.com

تھے۔اور صرف یہ سب یہیں تو نہیں ختم ہوا تھا۔

جو کچھ وجدان کے ساتھ کرنے کی

کوشش کی تھی اُنھوں نے اس سے تو شاہ ولا کے مکین

www.novelsclubb.com

اب تک انجان ہی تھے۔آنکھیں موندے ماضی

کو کھنگالتے وہ کچھ ماہ قبل پہلے گزرے وقت

کو سوچ رہے تھے۔یہ ان دنوں کی بات تھی

جب وجدان کراچی اور ضارب آسلام

آباد ایک نئے پروجیکٹ کے سلسلے میں جارہا تھا اور

اتفاقاً دونوں کی ایک ہی دن راونگی تھی ضارب

www.novelsclubb.com

جو گھر سے اسلام آباد کے لیے ہی نکلا تھا پر ایک امپونٹڈ فائل تھی جس میں نئے پروجیکٹ

کے حوالے سے کچھ اپمورٹنٹ

پوائنٹس درج تھے۔اپنے کیبن سے وہ فائل لیتے اسنے

سرسری سا اپنی سیکٹری سے میر سہراب شاہ کا پوچھا وہ بھی اس وقت اپنے کیبن میں

تھے جانے سے قبل کسی خیال کے تحت انکے

www.novelsclubb.com

کیبن کی طرف بڑھا۔پرا بھی وہ اندر

بڑھتا کہ اندر سے آتی سہراب شاہ کی آواز نے اسکے قدم وہیں منجمند کیے۔گلاس ڈور سانڈپروف

نہیں تھا تو باآسانی آواز سنی جاسکتی تھی یوں بھی سہراب شاہ کی

فون پہ بات کرتے ہوئے آواز کافی بلند تھی۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ کیا خبر ہے کام پورا ہوا کے نہیں...!؟؟

www.novelsclubb.com

فون پہ بات کرتے انکی آنکھوں میں

سفاکیت اور حقارت رقصاں تھیں جبکہ دوسری جانب

اسپیکر سے ابھرتی آواز پہ اپنا من چاہا جواب سنتے ترنت انکے لبوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ رینگی۔

www.novelsclubb.com

انکے انداز سے ضارب کو کچھ غلط

ہونے کا احساس ہوا تھا۔اور ساتھ یہ

www.novelsclubb.com

بھی اندازہ لگانے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی کہ وہ گھر کے کسی ملازم سے بات کر رہے تھے۔

"دیٹس گریٹ۔۔۔!!!کتناوقت ہوا ہے

www.novelsclubb.com

وجدان کو گھر سے نکلے اور ہاں ان پیکٹس کے بارے میں کسی

کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے سمجھے تم۔

پیپر ویٹ کو گھماتے اگلے سوال بڑی رازداری سے کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ شدید پریشانی کے عالم میں ضارب دیوار کی اوٹ سے الٹے پاؤں پلٹا تھا اور تیزی سے پارکنگ کی جانب بڑھا جبکہ گاڑی روش پر ڈالتے ہی اسنے وجدان کو کال کی کال جارہی تھی مگر پک نہیں جارہی تھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ضارب شدید جھنجھلاہٹ کا شکار لگ رہا تھا اسے یاد آیا تھا وجدان کو گھر سے نکلے خاصا وقت گزر چکا تھا مگر پھر بھی

وہ اب تک نہیں پہنچا ہو گا ائیر پورٹ اتنا اسنے کلائی پہ باندھی گھڑی پہ وقت دیکھتے اندازہ لگایا لیا تھا۔پر شکر تھا کہیں جا کر چوتھی بیل پہ کال ریسیو کر لی گئی تھی۔

"اسلام وعلیکم! ہاں ضارب بولو۔

www.novelsclubb.com

آگے سے وجدان بھی کافی عجلت کا شکار تھا۔

وعلیکم السلام وجدان اس وقت تم کہاں ہوں؟؟؟

کہاں ہو کیا مطلب ائیر پورٹ جا رہا ہوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

"میں تمھیں ایک ہوٹل کی لوکیشن سینڈ کر رہا ملو مجھے وہاں"

www.novelsclubb.com

ڈرائیو کرتے دوران اسنے خاصا سپاٹ انداز اپنایا۔

"میں کیسے آسکتا ہوں یار میری فلائٹ کا ٹائم ہو چکا ہے ! ! آل ریڈی لیٹ ہوں میں"

"تم فلائٹ کینسل کرؤں اور ملو مجھے سے پلیز۔

www.novelsclubb.com

“Is everything alright...?

ضارب کی پریشان آواز پہ اسے بھی کچھ تشویش لاحق ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تم ملو تو سہی بتاتا ہوں میں"

اوکے!"وجدان نے اسکی بات کی تائید کی اور فون کاٹا

"ضارب نے بھی سکون

www.novelsclubb.com

کا سانس لیا۔اور

دو سے ڈھائی گھنٹے کی ریش

ڈرائیونگ کے بعد وہ اسلام آباد پہنچا ہوٹل پہنچتے ہی اپنے بتائے گئے روم میں وجدان کو منتظر پایا

www.novelsclubb.com

"وجدان تمھارا سامان کہاں ہے

سینے پہ ہاتھ باندھے بیڈ کے پاس پڑے سوٹ کیس کی طرف اشارہ کیا۔

آگے بڑھتے ضارب نے سوٹ کیس کھولا سامان الٹ پلٹ کر دیکھا اور اسے کچھ دیر میں سوٹ کیس سے وہ منشیات کے پیکٹس نکل آئے بے حد تیش و تاسف سے وہ پیکٹس بیڈ پہ اچھالے۔

وجدان جو کچھ دیر خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا پیکٹس دیکھتے ہی پل بھر کے لیے دنگ رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے ضارب! اور کون کر سکتا بھلا"

شدید حیرت سے دہراتے ضارب کو دیکھا۔

"میرے باپ کے علاوہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے"

www.novelsclubb.com

کھڑکی کی طرف رخ کرتے ضارب نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

وجدان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

کچھ دیر مکمل خاموشی کے بعد ضارب ایک بار پھر گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم کل کی فلائٹ سے چلے جانا آج رات یہی رک جاؤ"

"ہمم ٹھیک ہے پر یہ کیوں کیا تایا جان نے"؟؟

اب کی بار ضارب واضح چونکا شاید اتنے سادے سے سوال کی توقع نہیں رکھ رہا تھا وہ وجدان سے۔

www.novelsclubb.com

"اپنا فیصلے دوسروں پہ تھوپنے کے لئے وہ ہمیشہ سے ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے آرہے ہیے تم نہیں جانتے کیا۔"

دھیمے لہجے میں گھلی تلخی واضح محسوس کی تھی وجدان نے پر

خاموش رہنے پہ ہی اکتفا کیا۔اور اس واقع کے بعد سے میر ضارب اور

انکے بیچ مزید سرد دیوار حائل ہو گئی تھی گزرے چند ماہ میں ہوئے کئی واقعات نے۔

میر سہراب شاہ کو محض پچھتاؤں کی زد میں لا کھڑا کیا تھا سہی غلط کا شعور رکھتے ہوئے بھی کٹھ پُتلی کی طرح اپنی فضول رسم ورواج اور روایات کی پاسداری کرتے کرتے خود انھیں اپنا آپ کھوکھلا سا محسوس ہو رہا تھا۔ کبھی کبھی ہمارے ذہن کے پردے پہ تاریکی کی گھٹا بہت گہری ہوتی ہے اتنی کہ اکثر دن کی روشنیاں بھی اس تاریکی کو مات نہیں دے سکتی اور پھر جن میں اکثر اوقات انسان کو اپنا ہی دم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے سہراب شاہ کو بھی آج اپنی ذات انھیں تاریکیوں میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی کمرے میں۔ پھیلی سیاہی فجر کے پیغام کے ساتھ دھیرے دھیرے مندمل ہو رہی تھی ۔جبکہ پیسنے میں شرابور ہوتے انھیں اپنی دائیں سائیڈ اور سینے میں شدید درد کی لہر سی اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی سینے پہ ہاتھ رکھتے لال انگار ہوتی آنکھوں کے ساتھ خود پہ ضبط

کرنے کی مکمل سعی کی گئی مگر درد کی تاب نہ لاتے ہوئے انکی سرخ پڑتی آنکھیں پل میں میچ گئیں تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ٹھہرا ہوا سا نیلا پانی تھا۔ جس پر چاند اپنا عکس رقم کر رہا تھا۔ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ہوئے ۔صبح والے لباس میں ہی دونوں بازوں سینے پہ لپیٹے وہ اپنے اندر جلتے بھانبھڑ سے لڑتے اس وقت کٹھا جھیل پہ موجود تھا گاڑی کی جلتی ہیڈ لائٹس اور چاند کی روشنی کے علاوہ یہاں دور تک کہیں اور کسی روشنی کا سرا موجود نہ تھا یہ جھیل آبادی سے کافی دور اونچے پہاڑوں کے عین نیچے تھی مگر اسکے گرد دور تک پھیلا رقبہ غیر گنجان آباد تھا یہ جگہ اکثر آنے والوں کے لیے گاڑی

وغیرہ کھڑی کرنے کے لیے بہت کار آمد ثابت ہوتی تھی۔ اس قدر گہرے سناٹے اور تاریکی میں یہاں پہاڑوں پہ واقع تناور درختوں پہ ڈیرہ جمائے پرندے بھی رات کی تاریخی کے باعث شانت تھے ۔یہ وہی جگہ تھی جہاں کبھی وہ امتثال سے آخری بار ملا تھا کچھ اپنا صبح والے خیال پہ غصہ تھا اور کچھ معید یوسف سے مل کر پرانے یادو نے اسے مضمحل کر رکھا تھا ایسے میں وہ شدید اضطرابی کیفیت سے دو چار خود سے ہی جنگ لڑتے یہاں چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں موندتے ہی ہمیشہ کی طرح ایک ہی چہرہ ذہن کے پردے پر لہرایا جسے سوچتے یہاں تک کے بند پلکوں پہ نمی اترنے لگی۔ گہرا سانس خارج کرتے اسنے دوبارہ پلکیں وا کیں جیسے سب بھلانے کی سری کی گئی ہو پر سب بے سدھ تھا۔ بھلا یہ کہاں ممکن تھا کہ جو لوگ آپکی سوچوں کا محور ہوں انھیں صرف آنکھیں موندنے اور آنکھیں وا کرنے

کے دورانیے میں ہی فراموش کر دیا جائے یہ تو ہمارے ذہن کے پردے پہ ہمہ وقت اپنا ایسا طلسم قائم رکھتے ہیں کہ جنھیں ہم بھلانا چاہیے تب بھی اکثر خود پہ اختیار نہیں پاتے

☆☆☆

تیز برسات کے دوران اچانک دھوپ نکل آئی تھی۔ قوس قزح کے رنگ بکھرے تھے۔اسنے نے نم ہتھیلیوں کے ساتھ جیسے ان رنگوں کو چھونے کی عرض سے ہاتھ آگے بڑھایا پر بالکل قریب کھڑے شخص نے تھام لیا۔ لمس کے مانوس احساس سے نم ہتھیلیاں لرز اُٹھی تھیں اور دھڑکنے منتشر تھی۔اور وہ اپنی تیز ہوتی گئی دھڑکنوں کے شور سے یکدم اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"اف یہ کیسا خواب تھا بھلا"

اندھیرے کمرے میں نگاہ ڈالتے ہاتھ بڑھا کر لیمپ جلائی۔ غیر آرام دہ طریقے سے سونے کے باعث گردن میں درد سا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا عجیب سا خواب تھا یہ بھی دائیں, بائیں گردن کو گھماتے نحل نے سوچا۔

وقت خاصا بیت چکا تھا جبکہ ضارب بھی اب تک گھر نہیں آیا تھا۔

☆☆☆۔

ساکت ٹھہرے پانی میں جیسے پتھر پھینکتے ارتعاش پیدا کیا گیا ہو اسی طرح شاہ ولا میں خاموشی سے سرکتے وقت میں اچانک سہراب شاہ کی بگڑی طبیعت نے سب کو بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

انھیں انجائنا کا اٹیک ہوا تھا اور اٹیک بھی اس قدر شدید تھا کہ ڈاکٹرز کے مطابق اگر انھیں بروقت اسپتال نہ لایا جاتا تو انکی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔اور باظاھر

طبیعت بگڑنے کی وجہ اسٹریس ہی تھا۔ جس باعث دو دن انھیں اسپتال میں داخل رہنا پڑا۔ پڑا اس سب میں جہاں سبھی گھر والوں کو میر سہراب شاہ کی طرف سے فکر نے آن گھیرا تھا وہیں باپ بیٹے کے بیچ پہلے کی نسبت کشیدگی بھی قدرے کم ہو گئی تھی۔ ضارب نے آفس بھی سنبھال لیا تھا اب باقاعدہ۔ اس وقت بھی وہ آفس سے خاصا دیر سے گھر پہنچا تھا۔ اور ملازمہ کے بتانے پہ کہ سہراب شاہ اسے بلا رہے ہیں اس لیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں جانے کے بجائے اسٹڈی روم میں ہی چلا آیا تھا۔

"آفس کے معاملات کے حوالے سے تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہو رہی؟؟"

www.novelsclubb.com

ایک اچٹتی سی نگاہ ضارب کے تھکے ماندے سراپے پہ ڈالتے وہ دھیمے مگر بھرپور سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئے۔انھیں آج گھر آئے پانچواں روز تھا اب اُنکی طبیعت پہلے سے بہتر تھی مگر ابھی نقاہت اس قدر تھی کہ آواز سے ہی چھلکتی تھی۔

"نہیں سب ٹھیک جا رہا ہے کوئی پرابلم نہیں"

www.novelsclubb.com

صوفہ کی پشت سے سر ٹکائے تھکن سے چور اسنے حد درجے سپاٹ لہجے میں کہا۔

پوری طرح وہ انکی طرف سے اب تک اپنا دل صاف نہیں کر پایا تھا۔

جس کا اندازہ سہراب شاہ کو بھی باخوبی تھا۔ تبھی اسکے اس قدر سرد رویے کو لب بھینچ کر نظر انداز کیا۔ اسکے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب ہم زمین پہ بسنے والے خود کو خدا سمجھ کر دوسروں کی زندگیوں سے کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ تب پھر آنے والے وقت کی مار بھی ہم انسانوں کو ہر زاویے سے ایسے پٹختی ہے کہ ہمیں اپنی اوقات بہت اچھی طرح سے یاد دلا دیتی ہے۔

اور آخر ہے کیا؟ بھلا ہم انسانوں کی اوقات خاک کے

ایک ذرے برابر بھی تو نہیں۔

www.novelsclubb.com

اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ (12)

(بے شک تیرے رب کی پکڑ بھی سخت ہے۔)

اور یہ سب وقت کے ساتھ سہراب شاہ کو بھی سمجھ آ گیا تھا۔ تبھی ازلی رعب و دبدبہ کہیں جا سویا تھا۔ تبھی شانے جھکے ہوئے تھے اور لہجے میں بھی نرمی در آئی تھی۔

"جانتا ہوں تم سب کچھ اچھے سے ہینڈل کر سکتے ہو۔کچھ امپورنٹ بات کرنی تھی تم سے اس لیے بلایا تھا۔

اسٹڈی روم میں چھائی کئی دیر کی خاموشی نے انکی بوجھل آواز کے ساتھ دم توڑا۔ساتھ اسنے پوری طرح سیدھے ہو کر بیٹھتے سوالیاں نگاہوں سے انُھیں دیکھا۔

"مجھے اندازہ ہے ماضی میں میرے کیے گئے تم سب کے لیے باعثِ تکلیف کے سوا کچھ نہ تھے۔اور تمھارا نحل کے ساتھ رویہ بھی دیکھا ہے میں نے۔

تناؤزدہ ماحول میں وہ اپنی بات مکمل کر رہے تھے۔ جبکہ نحل کے ذکر پہ اسنے پہلوؤں بدلنا چاہا

"اب وہی سب نہیں دہرانا چاہتا میں۔ وجدان دریکتا کے حوالے سے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر چکا ہے۔ دوسری طرف مصطفیٰ کی فیملی بھی پاکستان سٹیل ہو چکی ہے وہ مجھ کہہ بار ضرغام اور دریکتا کے حوالے سے بات کر چکا ہے۔ پر میں نے اب تک اس حوالے سے کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ پر اب سوچ رہا ہوں ضرغام ٹھیک رہے گا دریکتا کے لیے اب ہمیں اسکی شادی کے بارے میں سوچنا چاہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ تحمل سے اپنی بات مکمل کر چکے تھے۔ جسے سنتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے بابا جیسے مناسب لگے آپ کو میں اس حوالے سے کوئی رائے نہیں دے سکتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ بات کو طول نہیں دینا چاہ رہا تھا اس لیے دوٹاک انداز اپناتے کہا۔

"وہ بہن ہے تمھاری کیا تمھیں اسکی خوشیوں سے کوئی سروکار نہیں۔"

ناچاہتے ہوئے بھی سہراب شاہ کا انداز شکوہ کناں تھا۔

"ہمہن !اُس کی خوشیاں"

www.novelsclubb.com

اسنے جیسے ہنکارا بھرتے کہا۔

"اسکی خوشیوں کا

سودا آپ کے توسط پہلے ہی ہو چکا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ کہنے کے ساتھ میر سہراب شاہ کے تاثرات جانے بنا ہی تیزی سے نکلا تھا اسٹڈی روم سے۔

اور ملازمہ کو ایک کپ چائے کی ہدایت دیتے اپنے کمرے میں چلا آیا۔

www.novelsclubb.com

پر کمرے میں داخل ہوتے ہی نحل کو کاؤچ کے بجائے بیڈ پہ سوتا پا کر اسکے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔

اس دن کے واقع کے بعد سے اسکا رویہ مزید تلخ ہو گیا تھا نحل کے ساتھ

جب جب دونوں کا سامنا ہوتا معمولی سے معمولی بات پہ ہی اسے جھڑک دیتا اسکا توہین آمیز رویہ نحل کے لئے دن بہ بدن ناقابل برداشت ہوتا جا رہا تھا۔ نتیجتاً ہر وقت کی تلخ کلامی جو گھر کے کسی بھی فرد سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ ابھی بھی وہ جی بھر کر کوفت میں مبتلا ہوتے فون ڈریسنگ پہ رکھتے کوٹ کو لاپروائی سے کاؤچ پہ اتار کر پھینکتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔ کچھ دیر بعد رف سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ فریش ہو کر نکلا۔

تب تک ملازمہ اسکی چائے رکھ کر جا چکی تھی۔

"تم یہاں کیوں سو رہی ہو۔"

اگے بڑھ کر سوئی ہوئی ں حل کے سر پہ کھڑے ہوتے اسنے درشتی سے کہا۔ایک تو وہ پہلے ہی تکھن سے چور تھا مزید اس پہ نحل کو اس قدر گہری نیند سوتا دیکھ شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے سنا نہیں!!"

وہ تلخی سے گویا ہوا مگر جواب ندارد اس لیے اسے تشویش لاحق ہوئی اب تک کے وقت میں کبھی اس قدر گہری نیند سوتے کبھی نہیں پایا تھا۔ ناچار اسنے نحل کی کلائی پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔ مگر اسکی کلائی چھوتی ہی وہ بے طرح چونکا وہ تیز بخار میں پھنک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسے تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔"

اسکے پاس بیٹھتے بناوقت ضائع

کیے پیشانی اور گردن کو چھوتے تشویش سے خود کلامی کی۔

www.novelsclubb.com

"نحل! آنکھیں کھولو"

بخار کی حدت سے دہکتا اسکا چہرہ

www.novelsclubb.com

تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی سعی کی۔اپنے گرم چہرے پہ ضارب کے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے اسکی بند پلکوں پہ ہلکی سی جنبشِ ہوئی۔

"اُٹھو"

آہستہ آہستہ آنکھیں وا کرتے دیکھ ضارب نے کہا۔ ہتھیلیاں بیڈ پہ جماتے اسنے آہستہ سے اُٹھنے کی کوشش کی حلق میں کانٹے اگتے ہوئے محسوس ہوئے اسے۔

www.novelsclubb.com

"پانی"!

بیڈ کراؤن سے سر ٹکاتے بامشکل اسکے گلے سے الفاظ برآمد ہوئے۔

جس پہ ضارب سر ہلاتے بیڈ ٹیبل کی سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے اس کی طرف بڑھایا جسے اسنے ایک ہی سانس میں پیتے خشک پڑتے حلق کو تر کیا

۔

www.novelsclubb.com

"اور پینا ہے!؟"

اسکی سرخی پڑتی سوجن زدہ آنکھوں میں جھانکتے اسنے پوچھا۔

جس پہ وہ نفی میں سر ہلاتے نظریں جھکا گئی اور بیڈ پہ کچھ فاصلے پہ پڑا اپنا دوپٹہ اٹھایا اب تک بے سدھ پڑی تھی پر طبیعت کے سنبھلتے اسنے فوراً خیال آیا ضارب کی موجودگی میں وہ ٹھیک ٹھاک خفت کا شکار لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کھایا ہے تم نے....؟؟"

ضارب کے پوچھنے پہ خود پہ دوپٹہ پھیلاتے نظریں جھکائے نفی میں سر ہلایا۔اسے یاد آیا تھا وہ شام کے بعد سے کمرے بند تھی اور جب ملازمہ اسے رات کے کھانے کے لیے بلانے آئی تھی تب بھی اسکے سر میں شدید درد تھا تبھی اُسنے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ جبکہ وہ بنا کچھ کہے ہی کمرے سے چلا گیا تھا اور جب کچھ دیر بعد وہ لوٹا تو اسکے ہاتھ پہ ٹرے اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے! نہیں کھانا"

اسنے دیکھتے ہی برا سا منہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"کھالو میڈیسن لے لینا پھر"

ضارب کے ٹوکنے پہ اسنے ناچار ایک ہی ٹوسٹ لیا اور ضارب کی ہدایت پہ دودھ کا گلاس بھی پیا ساتھ اسے ضارب نے میڈیسن بھی دیں اور ٹرے واپس کچن میں رکھ کر جب وہ آیا تو وہ آنکھوں پہ بازوں رکھے لیٹی ہوئی تھی ایک نگاہ اسکے سراپے پہ ڈالتے ضارب نے کمرے کی لائٹس آف کیں اور خود بھی بیڈ کی دوسری طرف آکر لیٹ گیا۔پر اب جیسے نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پہ سب ہی موجود تھے سوائے نحل کے۔

"بھائی نحل کدھر ہے کیا ابھی تک سو رہی ہے۔"

ضارب کو کرسی گھسیٹ کر ٹیبل پہ بیٹھتے دیکھ اپنے لیے کپ میں چائے نکالتے دریکتا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سو رہی ہے ابھی تو رات سے بخار ہے اسے"

ضارب سرسری نگاہ دریکتا پر ڈالتے مختصر جواب دیا اور ناشتے کی طرف مشغول ہو گیا۔

جب کہ دیر رات گئے تک جاگنے کے باعث آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔

"بخار ہو رہا ہے"

دریکتا کے بجائے فرحین بیگم نے ضارب کی بات سنتے ہی پریشانی سے دُہرایا۔

"آپ ناشتہ کریں میں دیکھتی ہوں اسے جا کر۔"

www.novelsclubb.com

فرحین بیگم کو تسلی دیتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وجدان اگر آنا چاہے تو واپس آ سکتا ہے۔"

"ناشتہ کرتے دوران ہی میر سہراب شاہ کی سنجیدگی سے کہی بات نے سوائے جوس کا گلاس لبوں سے لگائے ضارب کے باقی سب کو ہی اپنی جگہ ساکت کر دیا تھا کوئی بھی اس طرح اچانک سے کہی بات کی سہراب شاہ

سے امید نہیں رکھتے تھے۔ جبکہ نحل کے

www.novelsclubb.com

کمرے کی طرف بڑھتے دریکتا نے بھی اپنی

پشت پہ سہراب شاہ کے پورے خوش حواس میں سنے تھے۔

ایک پل کو اس قدم جامد ہوئے مگر اگلے ہی

www.novelsclubb.com

لمحے لب کچلتے تیزی سے نحل کے کمرے کا رخ کیا۔

☆☆☆

وہ ریوالونگ چیئر کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔شام سے اس کے سر میں شدید درد تھا چائے کے ساتھ ٹیبلیٹ بھی لے چکا تھا۔مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔

اسی دوران اسکا فون بجنے لگا۔تکلیف سے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔اسنے کچھ جھنجھلا کر بنا نمبر دیکھے ہی فون کان سے لگایا۔اور

www.novelsclubb.com

"اسلام وعلیکم!"سلام کیا مگر انداز بیزارے لیے ہوئے تھا اسکا۔

"وعلیکم السلام تمھاری طبیعت تو ٹھیک کے

وجدان اتنے دن گزر گئے تم نے ایک فون کال تک نہیں کی بیٹا"

www.novelsclubb.com

فرحین بیگم اسکی آواز سنتے ہی شروع ہو گئیں۔

وجدان انکی تفکر بھری آواز پہ سیدھا ہوا اور بازوں ٹیبل کی سطح پہ جمائے۔اسے گمان نہیں تھا میل دور بیٹھی ماں کے دل کو اسکی پریشانی سے راہ تھی۔

"آر یو آل رائٹ! کچھ تو بولو بیٹا۔"

اسکی طرف سے چھائی خاموشی پہ فرحین بیگم کی بے تابی قابلِ دید تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اسنے گہرا سانس بھرتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

"ڈونٹ وری ایم اوکے ! بس آجکل کام کا برڈن زیادہ ہے بس اس لیے کافی دن بات نہیں کر پایا۔

www.novelsclubb.com

اپنے تئیں انھیں پر سکون کرنا چاہا۔

"تم واپس آ کیوں نہیں جاتے وجدان اب تو

تمھارے تایا کو بھی کوئی بھی تمھارے واپس

www.novelsclubb.com

آنے پہ کوئی اعتراض نہیں اور وہ تو اب دریکتا

کی شادی بھی کرنا چاہ رہے ہیں تو وہ وجہ بھی نہیں بچی جس کے لیے تم ہم سب سے دور گئے تھے۔

یک کے بعد دیگرے کئی انکشاف کرتے وہ بس

www.novelsclubb.com

کسی طرح اسے واپس بلانے کی تگ ودو میں دیکھائی دیتی تھیں۔

"دریکتا کی شادی!"

باقی تمام باتیں سرے سے دھیان میں لائے بغیر وہ بس اس ایک ہی جملے کو سوچے گیا۔

www.novelsclubb.com

گلے میں گلٹی ڈوب کر معدوم ہوئی اور ساتھ کچھ چھن جانے کی چبھن سی شدت سے محسوس ہوئی۔ آنکھوں میں پل بھر میں ویرانی سی چھاہ گئی۔ اور لمحے خاموشی سے سرکنے لگے۔

"ہیلو وجدان! تم سن رہے ہو؟؟"

فرحین بیگم کی آواز اسے سوچوں کی گرداب سے کھینچ لائی۔

www.novelsclubb.com

"جی امی سن رہا ہوں گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے ایک بار پھر ریوالونگ چیئر کی پشت سے لگتے اسنے خود کو کمپوز کیا اور دھیمے لب و لہجے میں کہا۔"

"تو پھر آجاؤں نہ واپس بیٹا۔"

ایک بار پھر اصرار کیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"امی پلیز فورس نہیں کریں میں سٹیل ہو چکا ہوں"

انکے اصرار پر وہ کچھ جھنجھلا سا گیا۔

ٹھیک ہے میں نہیں فورس کرتی تمھیں پر کچھ وقت کے لیے تو آنے کی کوشش کر ہی سکتے

www.novelsclubb.com

ہو۔بیٹے سے دوری انکے لیے جیسے دن بدن نا قابل

برداشت ہوتی جارہی تھی اب تک تو میر سہراب

شاہ کی وجہ سے کسی طرح چپ کا لبادہ

www.novelsclubb.com

اوڑھے ہوئی تھیں پر اب جب حالات کا رخ تبدیل ہو رہا تھا تو وہ بھی بہ ضد تھیں۔

ناچار وجدان کو بھی ناچاہتے ہوئے ہار ماننی پڑی۔

"ٹھیک ہے کوششش کرتا ہوں کچھ دن واپس آجاؤ پر

پلیز پرومس کریں آپ مجھے وہاں ہی رہنے کے لیے فورس نہیں کریں گی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں بابا نہیں کروں گی بس تم آجاؤ"

وجدان کی بات پہ وہ مسکرادیں۔

جبکہ وجدان بھی انکی خوشی کو محسوس کرتے نا جانے کیوں مجروح سا مسکرایا۔

☆☆☆

☆

سب کچھ نکھرا نکھرا سا تھا سورج بھی اپنی جھلک دیکھا کر ایک بار پھر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ ساری رات بارش وقفے وقفے سے برستی رہی تھی اسی باعث یخبستہ تیز ہواؤں کے ساتھ سردی کی شدت میں دوگنا اضافہ ہو گیا تھا۔ وہ بھی صبح ہی صبح اپنی تیاری جلدی میں مکمل کرتے کوٹ بازو پہ ڈالتے ایک نگاہ سوئی ہوئی نحل پہ ڈالتے آہستہ سے کمرے سے نکل آیا۔

"ضارب!"

اور ابھی وہ کاریڈور سے گزر ہی رہا تھا کہ زرقا بیگم نے اپنے کمرے سے نکلتے اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"جی امی!"

اسنے مڑ کر زرقا بیگم کو دیکھا۔

"تم نے ناشتہ نہیں کیا بیٹا ایسے ہی جا رہے ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے پاس چلی آئیں تھیں۔

"نہیں امی! لیٹ ہو رہا ہوں آفس میں کر لوں گا۔"

اسنے کلائی پر بندھی گھڑی پہ نگاہ ڈالتے عجلت میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے یاد سے کر لیں پاپر"

ہمم!امی فکر نہیں کریں کرلونگا"

اسنے زرقا بیگم کی تاکید پہ سر ہلاتے کہا۔

"اور ہاں نحل!کی طبیعت کیسی ہے اب میں اسے ہی دیکھنے کے لیے ہی جارہی تھی"

www.novelsclubb.com

"ابھی بھی بخار ہے اسے فل وقت تو سو رہی ہے۔"

ضارب نے سرسری جواب دیا

"اوہو" پھر تم ایسا کرو نہ بیٹا اسے ابھی ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے بچی کو۔

www.novelsclubb.com

نحل کی طرف سے فکر مند ہوتے جیسے حکم صادر کیا۔

جبکہ ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا سنتے ہی اسکے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔

"میں آل ریڈی لیٹ ہو میں بتا تو چکاں ہوں امی آپکو۔آپ اسے زرک یا ڈرائیور کے ساتھ لے جائیں۔"

www.novelsclubb.com

اسنے جان چھڑاتے ترنت کہا۔

"کیوں لے جاؤں اسے زرک یا ڈرائیور کے ساتھ اب وہ تمھاری زمیداری ہے سمجھے تم اب مزید میں کچھ نہیں سنو گی۔

"صبح ہی صبح انھیں سخت ناگوار لگی اپنے لاڈلے سپوت کی بات تبھی تلخ انداز اپناتے اچھے سے طبیعت صاف کی اسکی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ لفظ "زمیداری" پہ وہ شدید اکتایا۔

"امی پلیز"

اسنے احتجاج کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"کہانہ لے کر جاؤ اسے۔"

ابکی بار حاکمانہ لہجے میں بات ختم کی انھوں نے۔

ناچار وہ بھی خود پہ ضبط کرتے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تیار کروا کے بھیجھیں اسے جلدی میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔"

بیزاری سے کہہ کر نیچے چلا گیا۔

جبکہ زرقا بیگم نے سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے نحل کے کمرے میں بڑھیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

کچھ دن گزرنے کے بعد بھی نحل کی طبیعت میں کہیں کوئی بہتری نہیں آئی تھی۔اسے ٹائیفائڈ ہوا تھا جس باعث بری اسکی صحت بری طرح متاثر ہوئی تھی۔اُسکی طرف سے شاہ ولا کو اک نئی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔جبکہ دوسری طرف پھر اچانک میر سہراب شاہ نے دریکتا کی شادی کے فیصلہ بھی لے لیا تھا یہی نہیں ضرغام مصطفیٰ کی فیملی باقاعدہ پرپوزل لے کر آئی تھی یہ رشتہ ہر لحاظ سے بہترین لگا میر سہراب کو اسی لیے دریکتا سے

مرضی جان کر بنا کسی پس و پیش کے نا صرف رشتہ پکا کر دیا گیا بلکہ وہ جلد از جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہو جانا چاہتے تھے۔ایک عجیب ہی کوئی صورتحال تھی ان دنوں شاہ ولا میں ایک طرف دریکتا کی شادی اور دوسری طرف نحل کی طبعیت کی فکر۔

دریکتا کے لیے یہ سب اتنا اچانک تھا کہ اسے فلحال جیسے یہ ساری صورتحال کسی بھیانک خواب کی طرح ہی لگی۔ مگر تب بھی وہ کوشش کر رہی تھی اس اذیت ناک خواب کی حقیقت قبول کر لے۔وہ ضرغام سے شاید ہی کبھی ملی ہو نہ اس کے دل میں رشتے طے پا جانے کے باوجود بھی ایسی کوئی خواہش بیدار ہوئی تھی۔پر جیسے اسنے اب حالات کے ساتھ سمجھوتا کرنے کی ٹھان ہی لی تھی۔اور اس سب میں وہ احساس اور لاابالی سی لڑکی کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھی۔کچھ ماہ کی ہی حالات کی تلخیوں نے دریکتا سہراب کو اتنا مضبوط تو بنا ہی دیا تھا کہ ٹوٹے خوابوں کی کرچیوں سمیٹ کر بھی زندگی میں اگے کیسے بڑھنا ہے۔

اس وقت بھی وہ کچن میں نحل کے لیے سوپ تیار کر رہی تھی ساتھ آج شام شاپنگ کے حوالے سے زرقا بیگم کی ہدایت بھی غیر دلچسپی سے سن ہی رہی تھی کہ نحل بھی کچھ وقت بعد وہیں چلی آئی۔دونوں ماں بیٹی کی مکمل بات سنتے ایک تاریک سا سایہ سا لہریا اسکی نظروں کے گرد۔

www.novelsclubb.com

دریکتا بھی اچانک سے کچن کے دروازے کے پاس ہی کھڑی نحل کو دیکھ کر چونکی۔

"کیاہوا نحل کچھ چاہیئے تمھیں"

اسنے نرمی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آج وہ کئی روز بعد اپنے کمرے سے باہر آئی تھی۔اور دریکتا کی شادی کا ذکر سنتے ہی اسکا پل بھر میں ہی چہرہ اتر سا گیا اسے شاید اب تک اس حوالے کچھ نہیں بتا گیا تھا۔

"کچھ چاہیئے تھا میری بیٹی کو"

وہ بے یقینی سے دریکتا کو دیکھ رہی تھی کہ زرقا بیگم نے آگے بڑھ کر اسکے کھلے بالوں کو سنوارتے بے حد محبت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جواباً اسنے سر جھکاتے نفی میں ہی سر ہلایا۔

"ں حل! تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم روم میں جاؤ میں تمھارے لیے سوپ بنا کر آتی ہوں تمھارے پاس۔"

سوپ میں کارن فلور ڈالتے دریکتا نے اس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جس پہ وہ محض تائید میں سر ہلاتے اپنے کمرے میں واپس لوٹ گئی۔

"کیاہو گیاہے اس کو یہ اتنی خاموش خاموش کیو رہنے لگی ہے کیا ضارب نے کچھ کہا ہے اسے"

اسکے کچن سے جاتے ہی زر قا بیگم نے تشویش لیے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوا پہلے کون سا بہت بولتی تھی اور اب تو طبعیت بھی درست نہیں ہے اسکی ۔

اسنے زرقا بیگم سمجھاتے کہا۔یہ اور بات تھی کسی حد تک اب وہ نحل کی طرف سے خود بھی پریشان سی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆۔

دونوں بازوں لپیٹے وہ گلاس ونڈو کے سامنے کھڑی دور کہیں واقع نظر آتے پہاڑ پہ نظر آتے گھروں کو دیکھتے جو کے اتنی دور سے دیکھنے سے کافی چھوٹے نظر آتے تھے مکمل محو خیال تھی۔ بنا اپنی خراب طبیعت کا خیال کیے۔ اس وقت بھاری ہوتے سر درد اور جسم میں شدید درد سا محسوس ہو رہا تھا جبکہ اتنے دن سے نقاہت الگ تھی سو تھی۔ مگر تب بھی وہ نجانے کیوں یہاں کھڑی خود کو مزید تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔ ساتھ اسے دریکتا کی شادی کا سن کر شدید تاسف نے آن گھیرا تھا۔ اب تک کی گھر کی تمام سرگرمیوں سے وہ انجان تھی۔ یہی وجہ تھی جو یہ نئی خبر اسکے حواس مختل کر گئی۔ یوں تو مانو دوں وں کے بیچ سب ختم ہی ہو چکا مگر ایک موہوم سی امید باقی تھی جس نے اب تک سب کو باندھے رکھا ہوا تھا کہ شاید وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا سب پر آج تو جیسے ہر امید ہی دم توڑتی محسوس ہوئی تھی اسے۔ چھن کر آتی دھوپ اسکی نیلی آنکھوں میں جیسے مرچیں سی بھر رہیں تھی۔

"وہاں کیوں کھڑی ہو نحل!"

سوپ لیے کمرے میں داخل ہوتی دریکتا کی آواز پہ وہ جیسے خیالات کی گرداب سے نکلی

۔

www.novelsclubb.com

اور دریکتا کی بات پہ بنا کوئی جواب دیے خاموشی سے سست چال چلتی بیڈ پہ آ بیٹھی۔

ٹیبل پہ سوپ کا پیالہ رکھ کر اس کے سامنے آ بیٹھی۔

"کیا ہوا ہے نحل تمھیں کیا بھائی نے کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے"

www.novelsclubb.com

ماتھا چھو کر اسکا بخار چیک کرتے دریکتا نے فکر مندی سے پوچھا۔

گو کہ کچھ گھنٹے قبل میڈیسن لینے کے باعث اس وقت بخار کی حدت قدرے کم تھی۔

"کچھ نہیں!"

سنہری بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے لے جاتے اسنے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے پر تم یہ سوپ جلدی سے پی لو پھر کچھ دیر تک دوبارہ میڈیسن لے لینا ۔"

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں پینا ابھی پیلز فورس مت کرنا میں تھوڑی دیر تک خود ہی لے لونگی۔"

ہاتھ بڑھا کر دریکتا کو سوپ کا پیالہ اٹھاتے دیکھ کر وہ گویا ہوئی۔

"جواباً اسکی مضطرابانہ طبیعت کو محسوس کرتے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے" محض اتنا کہا۔

"در! تم نے تو کہا تھا کہ ضرغام کی فیملی تایا جان کی طبیعت کا سن کر آئی تھی پھر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔"

اسکی گہرے تاسف میں ڈوبی آواز دریکتا کی سماعتوں سے ٹکرائی ساتھ اُسے نظریں چرانے پہ مجبور کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو ایسا ہی تو تھا نحل تم کیا سوچ کر بیٹھ گئی ہو لڑکی۔"

مسکرا کر کہتے جیسے اسکی نفی کرنی چاہی پر لہجہ ساتھ نہیں دے رہا تھا اُسکا۔

"میں سب جانتی ہوں در! پر کیا تم انتظارِ نہیں کر سکتیں کچھ وقت بھائی کا۔"

www.novelsclubb.com

"زندگی فیری ٹیلز جیسی تھوڑی ہی ہوتی ہے نحل

کہ سنڈریلا کی طرح اپنا جوتا شہزادے کے محل میں چھوڑ آؤں یہ پھر سیلپنگ بیوٹی کی طرح خود کو نیند کی وادیوں میں گم کر لوں اور پھر ایک عدد شہزادے کے آنے کے بعد سب ایک حسین خواب کی طرح مکمل ہو جائے گا۔اسکا انداز باظاھر تمسخر اڑاتا سا تھا۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ پائے تھی۔ گر زندگی فیری ٹیلز جیسی ہوتی اور بات انتظار کی ہوتی تو وہ جان بوجھ اپنی سینڈل شہزادے کے محل میں چھوڑ آتی یہ پھر جان کر شہزادے کے انتظار میں سیلپنگ بیوٹی کی طرح خود کو نیند کی وادیوں میں گم کر لیتی مگر حقیقت یکسر مختلف ہے اصل زندگی میں اتنا طویل انتظار ہم انسانوں کے اختیار میں نہیں ہوتا ہم چاہیے محبت کے جتنے بڑے داعوے دار کیوں نہ بن جائے ایک وقت ایسا بھی آتا جب اک فیصلہ تو ہمیں کرنا ہی پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اگر تب بھی ہم یہ نہ کر پائیں تو زندگی ٹھہر سی جاتی ہے اور آنے والے وقت میں ایسا خلا ہمارے اندر پیدا کر دیتی ہے کہ پھر نہ ہم ماضی کو بھول پاتے ہیں نہ پھر وقت کے ساتھ آگے بڑھ پاتے ہیں زندگی کا تقاضا یہی ہے کہ ماضی کو ماضی ہی رہنے دیے جائے اور move on کر لینا چاہیے۔ بعض دفعہ ماضی کے پنوں کو بند کر کے خود کو حال میں وقت کے دھاروں پہ چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو آنے والے وقت میں ہم کسی ایک سمت کی طرف تو بڑھ ہی جاتے ہیں

"دریکتا کیا تمھیں وجدان بھائی یہ اپنی محبت پہ بھی یقین نہیں کہ جس سے تمھیں وجدان بھائی کے واپس آنے کا ذرہ بھی یقین ہو۔"

"دریکتا کا سرد ہاتھ تھامے نجانے کیوں وہ آس لگائے بولی۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ دریکتا کے لیے یہ سب اک نئی اذیت سے کم نہیں تھا۔

"کیسے رکھوں نحل اسکے لوٹ آنے کا گمان۔ وہ تو مجھے اپنی محبت تک سے دستبردار کر کے گیا تھا۔ باقی رہی میری محبت تو وجدان کی ریجیکشن کے بعد وہ ضرب کھا کر صفر ہی رہ جاتی ہے۔

☆☆☆۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا کہ اسکے سوکھے ہونٹوں سے کراہیں بلند ہوئیں سر سے لیکر پیر تک جیسے اسے اپنا وجود شعلوں میں لپٹا ہوا محسوس ہوا۔کسی کروٹ سکون نہیں مل رہا تھا حلق میں الگ کانٹے اگتے سے محسوس ہو رہے تھے۔بامشکل جلتی آنکھیں وا کرتے اسنے اپنے نڈھال وجود کو حرکت دینی چاہی۔بالا آخر ہمت مجتمع کرتی وہ اٹھ بیٹھی ۔اور اس میں جیسے اسکا سانس دھونکی کی طرح چل رہا تھا۔اسنے سائیڈ ٹیبل کی جانب

نگاہ دوڑائی جہاں آج پانی کا جگ موجود نہ تھا۔بے ترتیب کھلے بالوں کو ہاتھ سے سنوار کر ایک طرف کرتے اپنے گرد شال لپیٹتے وہ ناچار اٹھ کھڑی ہوئی یخ بستہ ماربل کا فرش اسکے جلتے تلوّں میں چبھتا چلا گیا۔وہ نڈھال ہوتے وجود کے بامشکل چند قدم ہی گھسیٹ پائی تھی کہ معاًاسے اپنا سر بری طرح چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ارد گرد جیسے تاریکی سی چھاہ گئی ہو۔ایک لمحے کو وہ سر تھام کر رہے گئی مگر اس سے قبل مکمل حوش و خروش سے بیگانہ ہوتی صد شکر ضارب جو جو کچھ گھنٹوں سے اسٹڈی روم میں بیٹھا آفس کے کچھ کام لیے بیٹھا تھا اور اس وقت ہاتھ میں کچھ فائلز لیے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ نحل کی طبیعت بگڑی دیکھ سرعت سے اسے بازوں سے تھام کر سہارا دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو؟"

اسکی زرد پڑتی رنگت لرزتا وجود دیکھ کر تفکر سے پوچھا۔ جبکہ ضارب کے استفسار پر اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا بامشکل سر کو ہلکی سی جنبشِ دیتے اسنے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اسے سہارا دیے بیڈ تک لایا تھا۔ بیڈ پہ بٹھاتے ایک گہری نظر اس پہ ڈالی آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پیلی زرد رنگت جیسے کسی نے اسکے وجود سے سارا خون ہی نچوڑ لیا گیا ہو۔

سفید پڑتے خشک لب اسکی حالت پژمردہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"باہر کیوں جا رہی تھیں تم۔"

ہاتھ میں تھامی فائلز کو الماری کا ایک پٹ کھول کر نچلے حصے میں رکھتے اسنے پلٹ کر نحل سے پوچھا۔

"مجھے پانی چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

بھاری ہوتے سر اور پھولتے سانس کے درمیان وہ گویا ہوئی۔

جس پہ محض اس پہ سرسری سی نگاہ ڈالتے ضارب کمرے سے نکل گیا اور کچھ دیر میں وہ پانی کا جگ لیکر کمرے میں داخل ہوا۔تب تک وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکی تھی۔

"ہوں پانی"

www.novelsclubb.com

جگ سائیڈ ٹیبل پر دھرتے اسے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا۔

اسنے آنکھیں کھولتے خشک لبوں سے گلاس لگاتے پیاس سے کانٹے اگتے حلق کو تر کیا۔

جب سے وہ بیمار پڑی تھی تب سے ضارب کے رویہ میں بھی خاصی مثبت تبدیلی در آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تکیہ درست کرتے خود کو بستر پہ گراتے وہ گزرے کچھ دنو کو سوچے گئی۔ نجانے کیوں ضارب کو لیکر اسے لگتا تھا وہ کبھی بھی درست اندازہ نہیں لگا سکتی۔ جتنے اسے سوچتی اتنا ہی الجھ کر رہ جاتی اس وقت وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھے اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ ضارب کے فریش ہو کر کمرے کی لائٹس آف کر کے بیڈ پہ لیٹنے تک وہ غافل رہی۔ بس خود کو نیند کی وادیوں میں گم کرتے دل کے کسی کونے نے چپکے سے ضارب شاہ کے اس روپ کے کبھی نہ۔ بدلنے کی دعا ضرور کی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆۔

"تمھاری بلیک کافی"

فرحین بیگم نے کافی کا مگ سائیڈ ٹیبل پہ دھرتے اسکی توجہ کافی کی جانب مبذول کرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ کل رات ہی ایبٹ آباد پہنچا تھا۔اور کل سے لیکر اب تک اسکی متلاشی نگاہیں نے پورے گھر میں ہر جگہ کھوجا تھا اسے۔ مگر وہ اب تک اسکی نظروں سے اوجھل رہی تھی

۔

"امی نحل کی طبیعت اس قدر خراب رہی ہے آپ میں سے کسی نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔کافی کا مگ تھامے وہ صوفہ پہ آبیٹھا جہاں فرحین بیگم پہلے سے براجمان تھیں

www.novelsclubb.com

"کیا بتاتی تمھیں تمھاری لاڈلی بہن نے مجھے خود ہی منع کیا تھا۔ کچھ بھی بتانے سے اب آ ہی گئے تو خود ہی جا کر اچھے سے خبر لے لینا میری وہ سنتی ہی کہاں ہے فرحین بیگم نے آخری جملہ خاصا ناک بوچڑھائے کہا تھا۔ جس پہ وہ زیر لب مسکرا دیا۔

"گیا تھا صبح اس سے ملنے ضارب نے بتایا سو رہی ہے اب تک۔"

www.novelsclubb.com

کافی کا سپ لیتے وجدان کی جانب سے وضاحت پیش کی گئی۔

"اچھا مگر تم زیادہ پریشان نہ ہو اسکی طرف سے پہلے سے بہت بہتر ہے وہ اب ماشاءاللہ"

دریکتا بہت خیال رکھتی رہی ہے اسکا۔

www.novelsclubb.com

"

بغور اسکے تاثرات جانچتے فرحین بیگم قصداً دریکتا کا ذکر چھیڑا جس پہ وہ محض پہلو بدل کر رہ گیا۔

☆☆☆۔.

www.novelsclubb.com

زمستان کی سرد اور طویل رات اپنے جوبن پہ تھی۔یخبستہ سرد ہوائیں ہڈیوں میں پیوست ہوتی محسوس ہوتی تھی۔دور کہیں افق پہ اماوس کا چاند اپنی چمک اور روشنی کے ساتھ زمین اور زمین زادوں پہ مکمل ساکت نگاہ ڈالے ہوئے تھا۔ایسے میں کمرے میں دو نفوسِ ہونے کے باوجود بھی مکمل خاموشی کا راج تھا۔

www.novelsclubb.com

ضارب تھکان سے چور ہونے کے باوجود بھی گود میں لیپ ٹاپ دھرے خود کو آفس کے کام میں الجھائے ہوئے تھا جبکہ نحل کاوچ پہ نیم دراز ناول پڑھنے میں

منہمک تھی۔کچھ دیر ناول میں سر کھپاتے رہنے کے بعد شدید بیزاری لیے ناول بند کرتے اچٹتی نگاہ نظر گھوما کر دیوار گیر گھڑی پہ نظر ڈالی جہاں گیارہ بجکر بیس منٹ کا عندیہ دے رہی تھی۔منہ پہ ہاتھ رکھتے بھرپور جمائی لیتے اپنے گرد شال لپیٹے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اسکا ارادہ کچن میں جانے کا تھا۔مگر کمرے سے نکلتے ہوئے بھی وہ ایک ہاتھ لیپ ٹاپ پہ چلاتے دوسرے ہاتھ سے کنپٹی سہلاتے ضارب پہ ایک بھرپور نگاہ ڈالنا نہ بھولی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ کافی کے دو مگ لیے کمرے میں واپس لوٹ آئی ضارب بدستور لیپ ٹاپ پہ سر دیے بیٹھا تھا۔وہ خاموشی سے چلتی بیڈ تک آئی سائیڈ ٹیبل پہ کافی کا مگ دھرتے اسنے

"کافی" ہلکا سا گلا کھنکار کر

ضارب کی توجہ مبذول کرائی جبکہ ضارب نے چونکتے سر اٹھا کر ایک نگاہ کافی پہ ڈال کر گھور سیاہ آنکھوں میں حیرت سموئے نحل پہ نگاہ ڈالی اسے نحل سے اس قسم کی کسی فیور کی توقع نہیں تھی۔ سر میں اٹھتی شدید ٹیسوں کے باعث بالآخر شدید جھنجھلا کر لیپ ٹاپ بند کرتے سائیڈ ٹیبل سے کافی کا مگ اُٹھایا نحل بھی کافی لیے کمرے سے ملحقہ ٹیرس میں چلی آئی۔ جہاں پہلا قدم دھرتے ہی سرد ہواؤں کے تھپیڑوں نے اسکا استقبال کیا ۔وہ بے نیاز سی چلتی ہوئی ہمیشہ کی طرح ریلنگ کے پاس آن کھڑی ہوئی ہوئی۔ ہاتھ ریلنگ پہ جماتے اسنے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا مکمل چاند کو دیکھتے اسکے لبوں پہ مسکراہٹ

رینگی۔ کھلی فضااور مکمل چاند سے عشق سا تھا جیسے اسے۔کچھ دیر پہلے والی بیزاری اور کوفت کااب کہیں کوئی آثار نہ تھا۔

ہوا سے اٹھکیلیاں کھاتی سنہرے بالوں کی چہرے پہ گرتی باغی لٹ کو دائیں ہاتھ سے پیچھے لے جاتے بھاپ اڑاتا کافی مگ لبوں سے لگایا ہی تھا کہ۔

www.novelsclubb.com

"تھینکس"

ضارب کی دھیمی آواز پہ بے ساختہ اسنے اپنے گرد نظر اٹھا کر خود سے کچھ قدم فاصلے پہ کھڑے ضارب کو دیکھ کر اسکی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ اپنی ہی دھن میں اس قدر گم تھی کہ اسکے قدموں کی چاپ تک کو محسوس نہ کر سکی۔

"یور ویلکم" معاً اپنے تاثرات چھپانے کی سعی کرتے اسنے کافی کا سپ لیتے سامنے تاریک منظر پہ نگاہ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"تمھاری طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ٹھنڈ میں کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔"

ضارب نے عام سے لہجے میں اسے ٹوکا۔

"میں ٹھیک ہوں کچھ دیر میں چلی جاؤں گی اندر"

www.novelsclubb.com

حسب عادت مگ کے کنارے پہ انگلی پھیرتے اسنے سنجیدہ انداز اپنایا۔

"اوکے ایزیووش"

وہ بھی سر جھٹکتے کافی کا سپ لیتے سامنے منظر پہ نگائیں ٹکا گیا۔

www.novelsclubb.com

وقت خاموشی کی چادر اوڑھے دھیرے دھیرے سرک رہا تھا۔دونوں کے بیچ خاموشی محوِ گفتگو تھی۔ضارب کی موجودگی اسے عجیب کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

"اگر تم اپنی اسٹڈیز مکمل کرنا چاہو تو کر سکتی ہو۔"

ضارب کی بوجھل آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ جو کافی کا آخری گھونٹ بھرتے وہاں سے جانے کے لیے پر تول رہی تھی۔ضارب کی بات سن کر ششدر رہی رہے گئی۔

اسکی نیلی آنکھوں میں ہلکورے لیتی شدید حیرت ضارب سے چھپی نہ رہ سکی۔

"ہم دونوں کے رشتے کی نوعیت ایسی تو نہیں ہے کہ تمھیں کسی بھی معاملے میں میری اجازت لینی پڑے یہ مجھے تمھارے کسی بھی فیصلے سے اعتراض ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ سپاٹ لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے وہاں رکا نہیں تھا۔ جبکہ وہ ہونک زدہ سی وہیں کھڑی رہی۔

"ہمارے رشتے کی نوعیت"

حیرت کے غوطے سے ڈوب کر نکلتے اسنے زیر لب دہرایا۔ایک بے حد تیکھی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

کتنا کچھ تھا۔جو اس وقت وہ جتا کر گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ ایک بے حد حسین صبح تھی۔دسمبر کی بے تاثر دھوپ ہر ذی روح کو بھلی سی لگ رہی تھی پرندے بھی درختوں پہ پر پھیلائے چہچہاہٹ کر رہے تھے۔ایسے میں وہ بھی گیلے بالوں کو مکمل آزاد چھوڑے پائپ پکڑے وہ سرخ گلابوں کی پیاس بجھانے میں محو تھی ۔فضا کو معطر کرتی مٹی کی سوندھی خوشبو اور گلاب کی خوشبو کو محسوس کرتے وہ ارد گرد تقریباً پوری طرح غافل تھی۔مالی بابا کی طبیعت پچھلے کچھ دنوں سے ناساز تھی جس باعث لان کی مکمل دیکھ بھال کا ذمہ اسکے سر آ گیا تھا۔یوں بھی یہ تو اسکا پسندیدہ ترین مشغلہ تھا۔جسے وہ بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کرتی تھی۔اس وقت بھی وہ اپنے

کام میں جُتی اس بات سے مکمل بے خبر تھی کہ بلیو پینٹ سیاہ شرٹ جس کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کیے کڑوی ذائقے دار کافی کے گھونٹ گھونٹ حلق میں اتارتے وہ نجانے کتنی ہی دیر سے اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ یہ زرقا بیگم کے بارہا سمجھانے کا نتیجہ تھا یہ جو بھی تھا مگر غیر محسوس طریقے سے اب ان دونوں کے رشتے کے درمیان حائل وہ سرد دیوار اب جیسے کمزور پڑنے لگی تھی۔

اور اس وقت بھی نجانے کتنے لمحے اسکی پشت کو تکتا رہا کمر سے نیچے ڈھلکتے ریشمی سنہرے بالوں کو اپنی نگاہوں کو الجھتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ مگر چند ہی لمحوں میں اسکے تاثرات یکسر بدلے تھے۔ شدید ناگواری سے لان کا منظر دیکھا کہ جہاں اب زرک نے نحل سے پائپ پکڑتے شرارت سے کھلکھلاتے پائپ کا رخ اسکی طرف کر دیا۔

"زرک اسٹاپ" اس اچانک حملے پہ وہ سٹپٹا کر رہ گئی۔ چہرے کے گرد دونوں ہاتھ رکھتے اسنے مزحمت کی اس بات سے یکسر بے خبر کہ میر ضارب شاہ کی کس قدر چبھتی ہوئی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆

پنک گلوس لبوں پہ لگاتے اسنے اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیا۔ ہلکے آسمانی رنگ کی بالکل سادی سی شیفون کی شارٹ فراک جس پہ بس ہلکی سی گلے پہ کڑھائی اور آستینیں کچھ چست تھیں۔ ساتھ ہم رنگ دوپٹہ اور چوڑی دار پاجامہ پہنے لمبے ریشمی بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا گھوند کر آگے کو ڈالتے اسنے بھرپور نگاہ اپنے سراپے پہ ڈالتے بیڈ سے چادر اٹھا کر اور سلور رنگ کی نازک سی ہیل پہنتے عجلت میں سیڑھیاں اترتی لاونج میں آئی جہاں زرقا بیگم پہلے سے چکر کاٹتی اسکی منتظر تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کہاں رہ گئیں تھیں کب سے وہ لوگ باہر گاڑی میں تمھارا ویٹ کر رہے ہیں۔"

اسے آتا دیکھ کر ڈپٹا۔

"آج وہ ضرغام کی والدہ اور فرسٹ کزن (طائشہ کے ساتھ مہندی اور بارات کے ڈریسسز کی شوپنگ کے لیے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہو امی! جا ہی رہی ہوں ایک تو آپ بھی نہ۔"

اسنے منمناتے کہا۔

"ٹھیک ہے جلدی جاؤاور جیسے سمجھایا ہے ویسے ہی کرنا۔

www.novelsclubb.com

زرقا بیگم جاتے جاتے بھی ہمیشہ ہی طرح اسکے پلوں سے نصیحتیں باندھنا نہ بھولی تھیں۔

جسے وہ بھی ایک کان سے سنتے دوسرے کان سے نکالتے۔

"اللہ حافظ امی۔" کہہ کر لاونج عبور کر گی۔

www.novelsclubb.com

پر اگلے ہی لمحے لان میں قدم رکھتے ہی سامنے سے آتے وجدان شاہ کو دیکھ کر ٹھٹکی۔

پل بھر کو اسکے قدم وہیں جامد ہوئے۔وہ اسے دیکھ کر ٹھہر گیا تھا۔

دونوں کے درمیان سکوت لمحے آن ٹھہرے۔

www.novelsclubb.com

سیاہ پینٹ اور براؤن شرٹ میں ملبوس ہلکی سی بڑھی ہوئی داڑھی کے ساتھ وہ دریکتا کو اک پل کو دریکتا کو بے چین کر گیا۔

یوں نہ تھا وجدان کے آنے کے بعد سے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہ تھا۔ مگر یوں روبرو پہلی بار ہی سامنا ہوا تھا۔

اور پہلی بار میں ہی ان کہ سک سی تیار اسکے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ اب اسکی دسترس میں چاہ کر بھی نہیں تھی یہ پہلا خیال تھا جو اس وقت وجدان کے لیے تکلیف دہ تھا۔ ساکت سے لمحے میں تلخی سی گھل گئی تھی۔ ایک دوجے کے لیے وہ دونو بھی اب ماضی کا باب تھے۔ اور پھر ماضی چاہے جس قدر خواہ تلخ و خوبصورت

کیوں نہ ہو۔حال میں زندہ رہنے کے لیے قدم آگے بڑھانے ہی پڑھتے ہیں۔یہاں بھی پہل دریکتانے کی تھی۔ایک موہوم سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے اسکے پہلوں سے ہو کر اپنے حال کی طرف بڑھ گئی تھی۔میر وجدان شاہ کو اپنی جگہ جامد کر گی تھی۔ وہ تو چاہ کر بھی ایکی بار پلٹ کر اسے دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔شاید بہت کچھ کھو دینے کے احساس سے نگاہیں چرا گیا تھا۔

☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اپنی زیر نگرانی ملازمہ کے ساتھ گھر بھر کی صفائی کروالینے کے بعد کچھ دیر قبل ہی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔اور شاور لینے کے بعد تازہ دم ہو کر موبائل فون اٹھائے فیس

بک کھول کر بیٹھ گئی۔دیوار گیر گھڑی اس وقت بارہ بجکر چالیس منٹ کا عندیہ دے رہی تھی۔دوپہر کے کھانے کی تیاری زرقا بیگم اور فرحین بیگم ہی کر رہیں تھیں۔اس حساب سے اب اسنے قریباً سارا دن ہی فارغ گزارنا تھا۔اور اس وقت بھی وہ شدید بوریت کا شکار ہو رہی تھی۔ گزارنے کے لیے پورا دن پڑا تھا کچھ دیر یونہی فیس بک سکرول کرتے وہ شدید بیزار ہوتے بالآخر اسنے فون بند کر کے تکیہ پہ دھکیلا اسے کچھ دن پہلے ضارب کی اسٹڈیز مکمل کرنے والی بات یاد آئی تھی۔ساتھ اسنے جھرجھری لی کیوں کے پڑھائی کے نام سے جیسے اسکی جان ہی جاتی تھی۔یوں بھی اس وقت اسے اپنے آپ کو کو مصروف رکھنے کا سرا مل ہی گیا تھا۔ تبھی سر جھٹکتے اپنی اسکیچ بک جسے اسنے کمرے کے اطراف میں رکھی چھوٹی سی رائیٹنگ ٹیبل سے اٹھائی۔اور اب وقت گزرنے کا پتہ بھی کہاں لگنا تھا اتنا تو وہ جانتی تھی۔اور ایسا ہی ہوا تھا۔وہ پورے انہماک سے اسکیچنگ میں جت گئی۔وقت گزرنے کا پتا ہی نہ چلا اور اسکی مخروطی انگلیاں مسلسل اسکیچ بک چلتی رہیں۔اور جیسے حواس میں تب لوٹی جب اسکی مخروطی انگلیاں اپنے بنائے اسکیچ کو مکمل کرتے تھمی انگلیوں کے مقید پنسل پہ معاً اسکی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔اور واضح اسکے ہاتھوں میں لرزش ہوئی اسکیچ بک سے۔فوراً اسکیچ نکالتے اسکی نیلی آنکھوں پل بھر کے لیے تحیر زدہ سے رہ گئیں۔

کیا وہ بھی اس چہرے کی خاکہ نگاری کر سکتی تھی۔اور وہ بھی اس قدر مشابہت!!!؟؟

دل کی اس چوری پہ خود سے ہی جیسے نظریں چرا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جی!

دروازے پہ ہوتی دستک پہ وہ چونکی۔

"آجاؤ!"

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں تھامی اسکیچ کو ترنت سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اس ملازمہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔

"وہ بی بی جی! چھوٹی بیگم آپ کو بلا رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آ رہی ہوں۔"

ملازمہ سے کہتے اسنے پیروں میں سیلیپر زڈالے اور اپنے قدم کمرے سے باہر بڑھائے اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔

مگر اتفاقاً کچھ ہی دیر میں کچن میں کھڑے اسنے واضح ضارب کی گاڑی پورچ میں رکھنے کی آواز آسنی۔

www.novelsclubb.com

اسکا دل ایک انجانے وسوسے سے دھڑکا۔

دوسری جانب وہ شاید اپنی کوئی فائل گھر بھول گیا تھا جسے لینے کے لیے وہ عجلت میں سیدھا اپنے کمرے میں ہی آیا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے فائل ڈھونڈنے کے لیے الماری کے کھولی پھر جیسے یاد آنے پہ مڑا اور ڈریسنگ ٹیبل کی ڈارور جہاں اسے نیلی رنگ کی وہ فائل مل گئی تھی۔ فائل اٹھاتے اس کی نظر بھی نحل کی بنائی اسکیچ پہ پڑی متجسس ہو کر بنا وقت ضائع کیے اسکیچ اٹھائی اور پل میں اسکیچ دیکھتے ہی جیسے دنگ رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امتثال کے بعد بھی کوئی یہ کر سکتا تھا۔ کیا اتنا حق حاصل تھا کسی اور کو؟؟۔"

اسنے خود سے سوال داغا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں" اسکی رگیں تن گئیں۔ یہاں تک کہ اسے اپنے گھر آنے کا مقصد بھی فراموش کیے محض اسکیچ بک پہ ہی نظریں جمائے ہوئے تھا۔

"آخر کیوں یہ لڑکی ہمیشہ انتشال کے مقابل آ کھڑی ہوتی ہے کیوں میں ناچاہتے ہوئے بھی میں اسکا موازنہ انتشال سے کر بیٹھتا ہوں آخر کیوں۔"

اسکے اندر جیسے بھانبھڑ جلنے لگے۔جبکہ نحل بھی اسی وقت کمرے میں داخل ہوئی اسکے ہاتھ میں اسکیچ دیکھتے اسکا دل دھڑک اٹھا۔پل بھر کو دل کیا وہ خود کو کہیں غائب ہی کر لے یہ پھر وہ کسی طرح اسے یہاں کھڑی نظر نہ آئے۔

"آپ!اس وقت...؟؟"

انگلیاں چٹخاتے اپنی حیرت چھپاتے پوچھا۔ جس پہ وہ اندر تک اترتی نگاہ ڈالتا اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔ جبکہ وہ اسکی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے نگاہیں چرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے یہ"

اسکیچ اسکے سامنے لہراتے اسنے حرف بہ حرف چبا کر کہا۔

جس پہ وہ مزید سر جھکاتے اپنے پیروں کو تکنے لگی۔ جبکہ اسکی خاموشی ضارب کو مزید سلگا گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں نہ جواب دو مجھے۔"

نحل کا بازوں دبوچتے اسنے تقریباً دھاڑتے ایک بار پھر استفسار کیا۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔"

ضارب کی اس قدر جارحانہ گرفت پہ وہ بلبلا اٹھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے بازوؤں پہ جیسے ضارب کی مظبوط انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ جس سے تکلیف کے آثار چہرے سے نمودار ہوتے تھے۔

"پہلے مجھے جواب دو کیا ثابت کرنا چاہتی ہو یہ سب کر کے کہ تم بہتر ہو امتثال سے

www.novelsclubb.com

ہاں بولو۔"

غصے کی زیادتی جارحانہ انداز لیے وہ کم از کم ں عل کو تو کہیں سے بھی اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا۔

خود کو کس مشکل سے ضارب کی اس قدر سخت گرفت سے آزاد کرواتی وہ بھی اگلے ہی پل چیخ اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا بھی کیا کر دیا ہے آخر ایک اسکیچ ہی تو بنائی ہے کون سا گناہ کر دیا۔ رہی بات امتثال تھی اور میں بیوی ہوں آپکی ہم دونوں کا کوئی past کی تو وہ آپ کا comparison نہیں۔"

بازوں سہلاتے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کرتے ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس پہ حق جتا گئی۔

"اوتو تم میری بیوی ہو مجھ پہ حق بھی رکھتی ہو اور تمھیں اپنا حق چاہیئے رائٹ..؟؟"

www.novelsclubb.com

اسکی بات سے ناجانے کیا اخذ کرتے اسکی کلائی اپنی مٹھی میں قید کرتے زو معنی کہا۔

"تو کیا مل نہیں رہی تمھیں میرے بھائی کی رفاقت۔"

طنز کے گہرے نشتر چلاتے اس کا اشارہ چند روز قبل لان۔ والے واقع کی طرف تھا۔ جبکہ نحل کو لگا جیسے کسی نے اس کے وجود کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے ہوں۔ جو بھی تھا وہ ضارب سے اس قدر گھٹیا بات کی توقع تو مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اگلے ہی غصے سرخ چہرہ لیے آگے بڑھی۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں آپ سمیت آپ کے ہر حق پہ۔"

اسکا کالر جھنجھوڑتے وہ حلق کے بل کے چلائی۔

www.novelsclubb.com

"جسٹ شٹ اپ"

ایک ہاتھ سے کالر چھڑاتے اگلے ہی پل اسنے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے دائیں گال پہ رسید کیا۔

گال پہ ہاتھ رکھے اسنے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ضارب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا صرف ایک تھپڑ ہی کیوں مزید زحمت بھی دیں نہ بلکہ آپ میرا گلا ہی دبا تا کہ کہیں جا کر تو آپکی نام نہاد نفرت ختم ہو سکے۔اور مجھے بھی چھٹکارا مل سکے آپ کی نفرت کے اس بوجھ سے۔میں خود سے نہیں آئی تھی آپ کے اور امتثال کے درمیان مجھ سے

میری خواہش پوچھی جاتی تو آپ اگر دنیا کے آخری مرد بھی ہوتے تب بھی میں آپ کا انتخاب کبھی نہیں کرتی سمجھے آپ۔"

تیز تیز بولتے آخر میں اسکی آواز رندھ گئی گلے میں جیسے آنسوں کا پھندا اٹک سا گیا۔ ہلکی ہلکی لرزتی وہ ضارب کو ساکت کر گئی۔ لب بھینچے اسے ہچکولے دیکھے گیا۔ وہ تو ہمیشہ سے ضارب کا ہر عمل سرے سے نظرانداز کر دیا کرتی تھی یا پھر دوبدو جواب دینے کی قائل تھی۔ پھر آج بھلا وہ کیسے اسے کے سامنے ٹوٹ کر بکھری تھی۔ شاید آج اسکا سارا کا سارا ضبط ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ اور ٹھیک ہی تو تھی وہ بھلا وہ خود سے کب ان دونوں کے درمیان آئی تھی۔ وہ تو خود ضارب ہی تو تھا جو اسے صرف اپنے رویے سے تکلیف میں مبتلا رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر کیوں بھلا وہ میر ضارب شاہ کا انتخاب کرتی۔جو اسکا محافظ ہو ہو کر اسکی کردار کشی کرتا تھا۔

"میری بات..!!!

www.novelsclubb.com

ضارب نے اسے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ زرقا بیگم آمد پہ جملہ ادھورا رہے گیا۔

"یہ شور کیسا!! تم دونوں کے آخر کیوں ہر وقت بچوں کی طرح لڑتے رہتے ہو۔"

زرقا بیگم بھی شور سنتے وہاں آئیں تھیں مگر اگلے ہی لمحے نحل پہ نگاہ پڑتے ہی دنگ رہ گئیں۔اسکے دائیں رخسار پر اب انگلیوں کے نشانات واضح ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ضارب تم نے نحل پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔"

وہ گہرے تاسف اور بے یقینی سے استفسار کر رہیں تھیں۔ جبکہ اسی لمحے فرحین بیگم کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ بے ساختہ نگاہیں چرا گئیں۔ خود ضارب بھی نظریں چرا کر رہ گیا۔

جبکہ نحل بے دردی سے اپنے آنسوں پونچھتے بنا کسی پہ نگاہ ڈالے بغیر کمرے سے نکلتی چلی گئی ان سب کے سامنے جیسے اپنا آپ کسی تماشے کم نہیں لگا۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

ک

رات اپنے پر پھیلائے دھیرے دھیرے سرک رہی تھی۔وہ لان کی ملگجی روشنی میں چہل قدمی کر رہا تھا۔اسے آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔اور اس ایک ہفتے میں ہی اسے شاہ ولا میں بہت کچھ بدلاؤ محسوس ہوا تھا۔اور اسے جیسے اپنا آپ اجنبی سا لگا۔گو کہ سب کا رویہ پہلے کی طرح نارمل ہی تھا۔پھر بھی اسے یہاں اپنا آپ مس فٹ لگ رہا تھا۔

"بھائی آپکی کافی۔

"کچھ ہی دیر میں نحل بھی وہیں چلی آئی تھی۔

"ہوں تم یہاں ٹھنڈ میں کیوں آ گئیں میں اندر ہی آ رہا تھا۔

"وہ ایکچولی مجھے بھی آپ کے ساتھ واک کرنی ہے بھائی اس لیے۔"

وجدان کے ساتھ چلتے ہوئے ہاتھ میں تھامی کافی کی تلخی آمیز بھینی سی مہک کو محسوس کرتے اسنے وضاحت دی۔

www.novelsclubb.com

"ہوں گڈ"

ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اس نے مختصر کہا۔

"بھائی آپکی واپسی کب تک ہے۔"

www.novelsclubb.com

ساتھ ساتھ چلتے اسنے وجدان سے سوال کیا۔

"انشاللہ اگلے ہفتے تک۔"

وہ ہلکی سی چونکی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کیوں"

اسے چونکتے دیکھ وہ پوچھ۔ بیٹھا۔

"کچھ نہیں بھائی بس وہ امی نے بتایا تھا کہ آپ کا پلین تو نیکسٹ منتھ تک رکنے کا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے وجدان کے جواب سے کچھ مایوسی ہوئی تھی۔

"ہاں تھا تو سہی ارادہ مگر اب سوچ رہا ہوں کچھ روز پہلے ہی چلا جاؤں"

"اوا چھا"

www.novelsclubb.com

وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"بھائی ایک بات تھی..."

اسنے کچھ جھجھکتے کہا۔

"کیا بات ہے نحل۔؟؟"

www.novelsclubb.com

کافی کا سپ لیکر وہ پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"آپ نے دریکتا سے بات نہیں کی اب تک۔

"کیا بات کرنی تھی بھلا"

www.novelsclubb.com

حتی الامکان اپنے تاثرات چھپاتے اسنے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"آپ جانتے ہیں میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں آپ سے۔"

اسنے جتا کر کہا۔

"move on وہ مووا ون

www.novelsclubb.com

کر چکی ہے نحل پرسوں اس کی مہندی ہے اور اگلے دن اسکی شادی ہے اس سب میں بھلا کیا بات رہ گئی ہے کرنے کو۔"

وہ دھیمے لب و لہجے میں گویا ہوا۔ جبکہ اسکے ساتھ چلتے نحل اسکے تاثرات جانچنے کی سعی کر رہی تھی۔

مجھے کسی بات کا اندازہ نہیں ہے بھائی۔

www.novelsclubb.com

میں بس اتنا جانتی ہوں وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔ وہ بدگمان ہے آپ سے"

گہرا سانس بھرتے وہ تاسف سے گویا ہوئی۔"

"میں جانتا ہوں نحل وہ بدگمان ہے مجھ سے اور شاید یہی بہتر اس طرح اسے آگے بڑھنے میں آسانی رہے گی۔"

www.novelsclubb.com

دونوں کی کافی ختم ہو چکی تھی۔ مگر گفتگو کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔اور بات کرتے دوران دونوں کی آواز بھی اتنی مدھم تھی کہ کوئی تیسرا فرد اگر ذرہ سے فاصلے پہ ہوتا تب بھی ان دونوں کی بات بامشکل سمجھ پاتا۔

"پہل تو آپ نے کی تھا نہ بھائی تو کیا کامیاب ہو پائے ہیں۔ پھر یہ سب اسکی طرف سے کیوں اتنا آسان سمجھ لیا آپ نے۔"

www.novelsclubb.com

کچھ تو اسکے لہجے میں تھا جو وجدان شاہ کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا۔

"رات کافی گہری ہو چکی ہے نحل ہمیں اب اندر چلنا چاہیے۔"

وہ سپاٹ انداز میں بات ختم کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔اور وہ وہیں ٹھنڈ میں کھڑی گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے

www.novelsclubb.com

آئے تو سہی بر سرِ الزام ہی آئے

حیران ہیں لب بستہ ہیں دلگیر ہیں

غنچے

www.novelsclubb.com

خوشبو کی زبانی ترا پیغام ہی آئے

لمحات مسرت ہیں تصور سے گریزاں

www.novelsclubb.com

یاد آئے ہیں جب بھی غم و آلام ہی.....!!!!

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی آواز میں گنگناتی ارد گرد سے مکمل بے نیاز تھی۔ مگر مکمل غزل اب اسے بھول گئی تھی۔

"کیاہواتم نے غزل کیوں ادھوری چھوڑدی۔تم ہمیشہ ادھورے کام کیوں چھوڑدیتی ہو۔

"پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ گھسائے وہ اس سے کچھ فاصلے پہ آبیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"بھول گی اس لیے ادھوری چھوڑدی"

مختصر جواب دیتی وہ اپنی ہتھیلیوں کو تکنے لگی۔وہ یہ غزل بہت اچھی گنگناتی تھی۔مگر پھر بھول گئی۔یاد رکھنے کے لیے الجھنوں میں اضافہ ہو چکا تھا۔ایسے میں یہ ساری چیزیں کہاں یاد رہنی تھیں بھلا۔

"تم شادی کے بعد کیا کینیڈا شفٹ ہو رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ جو اس سے بات کرنے کے لیے پر تول رہا تھا۔ادھر اُدھر کی بات کر کے یوں ہی بات کو طول دے رہا تھا۔

"ہاں"

گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اس بار بھی اسکی طرف سے مختصر جواب آیا۔

www.novelsclubb.com

"دریکتا! کیا تم خوش ہو اس رشتے سے"

وہ جو نحل کے بارہا اصرار پر بھی دریکتا سے کسی بھی قسم کی بات کرنے سے انکاری تھا مگر پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور اس وقت دریکتا کے سامنے موجود تھا۔

مگر اسکا کھینچا کھینچا رویہ وجدان کو عجیب سے احساس سے دوچار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں خوش ہوں تبھی تو ہوا ہے یہ رشتہ اب اس گھر میں زبردستی فیصلے تھوپے نہیں جاتے"

ابکی بار ہلکی آسمانی رنگ کی شرٹ میں ملبوس وجدان پہ بھرپور نگاہ ڈالتے وہ کچھ استہزاء لہجہ اپناتے ہوئے گویا ہوئی۔

وجدان کی آنکھوں میں اس وقت کہیں ملال سا ابھرا۔ عجیب بات تھی کچھ وقت پہلے کی بات ہوتی تو وہ اس وقت اسے اتنی ٹھنڈ میں۔ صرف ایک شرٹ میں ملبوس دیکھ کر ضرور ٹوکتی۔ اسکے ساتھ بیٹھی وہ چہک رہی ہوتی۔ مگر اس وقت اسکی کھوئی ہوئی چمک اس پہ گزرے کرب کی چیخ چیخ کر گواہی دیتی تھیں۔

“I’m really very sorry for my every fault

www.novelsclubb.com

بالآخر ہمت مجتمع کرتے اس سے نظریں ملائے بغیر ہی کہہ بیٹھا۔

دریکتا کو اپنے حلق میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکتا محسوس ہوا۔لب کاٹتے دھندلی آنکھوں کے ساتھ وجدان کو دیکھا۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ وجدان کے سامنے ضبط کھو بیٹھی تھی

۔

"وجدان کیوں کیا میرے ساتھ ایسا"

آنسوؤں سے پھنستی آواز میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"دریکتا! مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہی کیا میں جانتا ہوں میں نے تمھیں بہت تکلیف پہنچائی ہے۔اور میں یہ بھی جانتا ہوں میں کبھی ازالہ نہیں کر سکتا۔"

سوئمنگ پول کے احاطے میں جیسے وحشتوں نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ایسے میں لان سے آتی سرد ہوا بھی اداسی سے انھیں سن رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تم خود مداوا بھی نہیں کر سکتے پھر بھی تم نے وہی سب کیا۔"

پلکوں کی باڑ توڑتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے تاسف سے گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"دریکتا! تم سمجھنے کی کوشش کروں میں یہاں رہ کر مزید اس تماشے کا حصہ نہیں بن سکتا تھا۔"

"اور تمھیں اس سب سے فرار کا راستہ صرف میری صورت ہی نظر آیا۔ کیوں کیا تم نے ایسا ہاں! تم جانتے تھے نہ تم میرے لیے اس گھر کے سب مختلف مرد تھے اور تم یہ بھی جانتے تھے دم گھٹتا تھا اس گھر میں میرا خود کو خوش قسمت سمجھتی تھی۔ کیونکہ اس گھر میں رہ کر اس سب کا حصہ کبھی نہیں تھے۔ تمھیں میری جاب سے اعتراض تھا۔ تمھاری خوشی کے لیے تو میں نے وہ بھی چھوڑ دی میں تمھارے لیے سب چھوڑ سکتی تھی وجدان لیکن تمھارے لیے تو سب سے آسان مجھے چھوڑنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور تم تو اپنی محبت تک پہ قائم نہیں رہے مجھے اپنی محبت سے دستبردار کر کے گئے تھے تم تو۔ تم نے سب توڑ دیا میرا امان میرا اعتبار اور پھر مجھے بھی۔"

کیوں کرتے ہو ہمیشہ ایسا کیوں خود سے محبت کرنے والوں کو آزمائش میں ڈالتے ہو۔

کیوں!..؟؟؟"

بنا کسی توقف میں لب کاٹتے وہ اتنے عرصے کا اپنے اندر کا غبار نکالتے آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

www.novelsclubb.com

وہ لب بھینچے بس خاموشی سے اسے سنے گیا۔

وہ جو دریکتا کو پہلے سے بہت مختلف سمجھ رہا تھا مگر اپنے اندازے کی نفی کر گیا۔

وہ ویسی ہی جیسے پہلے تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆

دریکتا کی مہندی کا روز تھا۔ سارا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔ وہ بھی اپنے کمرے سے تیار ہو کر نکل آئی زرد اور گلابی رنگ کے امتزاج کا انگرکھا فراک پہنے ہلکے پھلکے میک اپ اور نفیس سے آویزے کانو میں ڈالے لمبے بالوں کو سائیڈ کی مانگ نکال کر کھلے چھوڑے دونوں ہاتھوں میں گلابی رنگ کی کانچ کی چوڑیاں پہنے وہ اپنے کمرے سے نکل آئی زرد اور گلابی رنگ اسکی کھلتی ہوئی رنگت پہ بہت جچ رہا تھا۔ کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھتے اسکے فون پہ رنگ ہوئی۔ فون کی روشن اسکرین پہ جگمگاتے گل رخ کے نام نے اسکی توجہ کھینچی۔ وہ اس وقت دریکتا کے ساتھ پالر میں

تھی۔کچھ الجھتے اس نے فون کان سے لگایا۔جبکہ ضارب بھی اس وقت اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب ہی آرہا تھا۔مگر اسکی جانب پشت ہونے کے باعث وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔اور عین اسی وقت بے دھیانی میں سیڑھی پہ پہلا قدم دھرتے ہی پیروں میں مقید ہیلز کے باعث وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی لڑکھڑاتے ہوئے بے ساختہ اسکے منہ سے ہولناک چیخ برآمد ہوئی۔مگر اس سے پہلے اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آتا ضارب نے عقب سے بروقت اسکی کلائی پکڑتے اسے بچایا۔مگر اسی اثناء میں ضارب کی سخت گرفت کے باعث کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی دودھیا کلائی زخمی کر گئیں۔درد اور کے جلن کے احساس بے ساختہ منہ سے ہلکی سی سسکاری نکلی۔جس پہ ضارب بھی اسکے زخمی ہو چکے ہاتھ کی متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔پوری طرح سنبھلتے اسنے اپنی خون آلود کلائی دیکھی۔

"سوری!"

میں بس تمھاری ہیلپ کرنا چاہ رہا تھا۔دیکھاؤ زیادہ تو نہیں لگی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ٹھیک ٹھاک خفت کا شکار لگ رہا تھا۔

چند روز قبل کی تلخ کلامی کے بعد یہ اسکا پہلی بار نحل سے سامنا ہو رہا ہے تھا۔اس تمام عرصے میں نحل نے نہ صرف اپنے پرانے کمرے میں ٹھکانہ بنالیا تھا۔بلکہ ضارب کے سامنے آنا بھی قطعاً ترک کر دیا تھا۔ حتی کہ چھٹی کے روز بھی وہ سارا سارا دن اپنے کمرے میں ہی پڑی رہتی تھی۔ یہاں تک کہ گھر کے کسی فرد کے سمجھانے بجھانے کا بھی اس پہ خاک برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔

"چھوڑیں آپکی طرف سے دی گئی تکلیفوں میں سے ایک اور ہی سہی۔"

www.novelsclubb.com

کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بخلت اسکے ذہن کے پردے پہ شادی کی پہلی رات کا منظر گھوما۔

کاجل سے مزین آنکھوں میں چھبن بھرتی چلی گئی۔مزید لمحے کی تاخیر کیے بغیر وہ وہ درشتی سے کہتی اپنے کمرے میں جا گھسی۔

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کے لیے ضارب کو اسکی آنکھوں میں اتری وحشت نے ساکت کیا۔پھر اگلے ہی پل غصہ غالب آگیا۔

"عجیب لڑکی ہے تیور تو دیکھو۔"

جھک کر اسکا فون اٹھاتے سیڑھیوں پہ نمودار خون کے قطرے اور بکھری ہوئی چوڑیاں دیکھتے وہ بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

۔☆☆☆

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خیالات کی عمیق گہرائیوں میں کھوئی تھی۔جہاں سے واپس آنا جیسے فل وقت اسکے لیے کھٹن مرحلہ تھا۔

دونوں ہاتھوں سے پھوٹتی حنا کی خوشبو اور بالوں میں لگے گجروں میں سے اٹھتی خوشبو میں وہ رچی بسی بیٹھی تھی۔مہارت سے کیے گئے میک اپ نے اسکے دلکش سراپے کو مزید نکھار بخشا تھا۔زرد گلابی اور ہرے رنگ کا کامدار لہنگا بیڈ پہ پھیلائے۔

ذہن میں بازگشت کرتی سوچوں کے تھمنے کا انتظار کرتی بالآخر گہرا سانس خارج کرتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

لباس تبدیل کیے کچھ دیر قبل والا میک اتارتے وہ بستر پہ آ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

ڈرور سے سلیپنگ پلز نکال کر لیتے۔اسنے نڈھال پڑتے وجود کو بستر پر گراتے۔لائٹ آف کی کمرے میں اب زیرو والٹ کا بلب روشن تھا۔وحشت سے بھرپور خاموشی کی راجدھانی تھی پورے کمرے میں۔وہ پلکیں موند چکی تھی۔وہ جس کی طرف اسکی

سوچوں کی ہر سمت رواں رہتی تھی۔آج یہ اختیار بھی اس سے چھن چکا تھا۔ایک دل میں دو مکینوں کا ٹھکانہ بھلا کیسے ممکن تھا۔وجدان اسکے لیے پڑاؤ تھا

منزل نہیں منزل کے لیے اسے دل کے چور دروازے کو ہمیشہ بند ہی رکھنا تھا۔ماضی کے ہر باب کو ہمیشہ کے لیے بند ہی رکھنا تھا۔پر بھید رات میں کئی عہد خود سے باندھتے نیند کی وادیوں میں اُترتے دو آنسوں لڑکتے تکیے پہ جذب ہوئے تھے۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلے کچھ دن پل جھپکتے ہی بیت گئے۔دریکتا سہراب شاہ سے اب ضرغام مصطفیٰ کے نام کے ساتھ جڑ چکی تھی۔دل میں ہزار خدشات لیے پیا دیس سدھار گئی۔اور پیچھے گھر بھر کو اداس کر گئی۔وہ بھی زرقا بیگم کی گود میں سر رکھے انھیں اداسیوں کا حصہ لگتا تھا صبح سے اسکے سر میں شدید درد اور حرارت تھی۔اس لیے آفس سے بھی جلدی آ گیا تھا۔ کمرے میں ہلکی خنکی اور نرمی سے بالوں میں انگلیاں چلاتی ماں کا لمس اسے پر سکون کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں نحل پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔"

زرقا بیگم تاسف سے گویا ہوئی تھیں۔

وہ جو آنکھیں موندے ماں کی آغوش میں لیٹا تھا سر اٹھاتے ایک لمحے کو ماں کو دیکھا ۔گھور سیاہ آنکھیں جو اس وقت سرخی لیے ہوئیں تھیں نا جانے کیا کھوج رہی تھیں ہیجان اور وحشت لیے ایک بار پھر جھک گئیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتی ہیں میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ضارب کی طرف سے اپنی صفائی میں کمزور سی وضاحت پیش کی گئی۔جب کہ ایسا نہیں ہے ہمارا تعلق جس بھی مہذب سے ہو یہ جس بھی گھرانے سے ہو کسی بھی انسان کے لیے صرف ناپسندیدگی کو جواز بنا کر ہمیں کسی بھی انسان کے ساتھ منفی رویہ اختیار کرنے کا کوئی حق نہیں۔ہر انسان یکجا عزت و نفس رکھتا ہے پھر ایسی صورتحال میں ہمارے پاس دو ہی آپشنز موجود ہوتے ہیں یہ تو اس انسان کو وہ عزت و احترام دو جو اس کا بنیادی حق ہے نہیں تو اس انسان سے مستقل دوری اختیار کر لو مگر اس سب میں بیچ کا جو راستہ وہ سراسر بے بنیاد ہے۔کیونکہ باحیثیت انسان ہر ایک شخص یکساں مقام رکھتا ہے

www.novelsclubb.com

"پھر کیوں کیا ضارب تم نے ایسا۔ تمھیں اندازہ بھی تمھاری اس حرکت کے بعد میں تو سامنا بھی نہیں کر پا رہی نحل کا"

بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ دھیمے سے گویا ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

جبکہ انکی باتوں نے ضارب کی مزید شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں لا پھینکا تھا۔

پر وہ کیسے یہ سب بتا پاتا کہ انتشال کی جن یادوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے وہ ہمہ وقت خود سے جنگ لڑتا تھا۔ نحل شاہ میں کا وجود اسے ہمیشہ انھیں یادوسے ایک بار پھر متعارف کرواتا تھا۔ وہ اپنی ذات تک رسائی کا ہر در بند کر چکا تھا پھر ایسے میں نحل کی ذات تک رسائی کیسے حاصل کرتا۔

"ضارب آگے بڑھنے کی ایک کوشش تو کرو جو کچھ بھی ہوا اس سب میں نحل کا کہیں کوئی قصور نہیں تھا بیٹا آخر یہ بات کیوں نہیں تسلیم کرتے ہو تم۔ تمھارے لیے یہ سب تکلیف دہ ضرور رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے انتشال تمھارا ماضی تھی۔اور نحل تمھاری بیوی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں موندے زرقا بیگم کے کئی بار دہرائے جانے والے جملے ایک پھر سن رہا تھا۔ مگر اسے کسی ایک فیصلے پہ ضرور غور کرنا تھا۔

زرقا بیگم کمرے سے جا چکی تھیں۔ وہ ڈھیروں وحشت لیے اٹھ بیٹھا تھا۔ اس قدر ٹھنڈ میں بھی اسکی خندہ پیشانی پہ پسینے کی چھوٹی چھوٹی بوندیں نمودار تھیں۔ اسے کمرے میں ہلکی سی گھٹن کا احساس ہوا۔ سائیڈ ٹیبل کی ڈارور سے سگریٹ اٹھائے وہ ٹیرس میں چلا آیا۔ یخ بستہ ہواؤں کے تھپیڑوں نے اسکا استقبال کیا۔ سر میں شدید ٹیس اٹھتی محسوس ہوئی۔ ایک ہاتھ سے ماتھا مسلتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ریلنگ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ نا جانے کیوں دل آج پھر ماضی کے پنے کھولنے پہ بضد تھا۔ امتثال کے ساتھ گزرے وقت کا ایک ایک منظر ذہن کے پردے پر جھلملانے لگا۔ ہمیشہ کی طرح وہ اسکے تخیل پہ حاوی تھی۔ ارد گرد اسکی شر گوشیاں بکھری تھیں۔ مگر پھر وقت بدلا اور ساتھ منظر بھی ۔ایک ہاتھ ریلنگ پہ جمائے لان کا منظر دیکھا۔ جہاں نحل گل رخ کے بیٹے کو گود لیے

گل رخ سے باتوں میں مشغول تھی۔وہ کسی بات پہ کھل کر مسکرا رہی تھی۔ضارب نے آنکھیں سکیڑ کر اسکے مسکراتے چہرے کو بغور دیکھا۔آج سے قبل شاید ہی کبھی وہ اس طرح مسکراتی نظر آئی ہو۔خاص طور سے شادی کے بعد کے دورانیے میں۔پھر کیا یہ سچ تھا کہ وہ اس سے دور رہ کر زیادہ خوش رہ سکتی ہے۔اسنے جیسے ڈرتے ڈرتے خود سے سوال کیا۔اسے اپنا اسکے برتے جانے والا ہر غلط سلوک یاد آرہا تھا۔اور سب سے بڑھ کر اسکے کردار پر اٹھائی انگلی۔کیا ضارب شاہ زندگی کی کسی مقام پر آکر اس قدر کم ظرف اور پشماندہ سوچ کا حامل بھی ہو سکتا تھا کہ۔اپنی بیوی اور بھائی کے لیے یہ سب اخذ کر لیتا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں وہ سب تو غصے میں کہا تھا۔ورنہ ایسا کچھ نہیں تھا۔اسنے خود سے دہرایا۔ہاں یہ ٹھیک تھا کہ اسے نحل اور زرک کا بے تکلف ہونا ناگوار لگتا تھا۔مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس

سے آگے اسنے کبھی کچھ نہیں سوچا تھا۔"پھر کیا وہ میرا یقین کر لے گی یہ پھر مجھے اس سب کے لیے معاف کر پائے گی۔"

یہ دوسرا سوال تھا جو اسنے ڈرتے ڈرتے خود سے کیا تھا۔اور اگر نا کر پائی تو۔اس سے آگے مزید کچھ نہیں سوچ پایا تھا۔سگریٹ آدھی پی کر باقی کی پیروں تلے مسلتے وہ کمرے میں واپس آیا تھا اور آتے ہی کبرڈ کھولتے

نچلے حصے میں سے ایک فائل نکالی جس میں سے اس دن والی نحل کی بنائی ہوا سکیچ نکالی۔

کچھ دیر نظروں کے سامنے کیے انہماک سے دیکھتے رہنے کے بعد وہ فائل واپس مطلوبہ جگہ پر رکھتے کبرڈ بند کرتے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

☆☆☆

تخلیق کردہ کچھ کہانیاں ہمیشہ ادھوری ہی رہ جاتی ہیں یہ داستانیں صدا ان کہی ہی رہتی ہیں مگر یادو کے پیراہن میں لپٹ کر ہمیشہ ہمارے دلوں دماغ میں کہیں نہ کہیں زندہ رہتیں ہیں۔ کبھی کسی گہرے شور میں تو کبھی ڈستی تنہائی میں ہم کہیں نہ کہیں توان نا مکمل قصوں کے حصار میں رہتے ہیں۔زندگی کے ان بہت سے عجیب وغریب سے فلسفوں میں ہم اکثر یہی ہی طہ نہیں کر پاتے کے میسر چیزوں کی قدر کرنی ہے یہ لا

حاصل کی دوڑ میں بھاگتے رہنا۔ ہے۔ وجدان شاہ بھی کبھی نہیں سمجھ پایا تھا۔ جو کر گزرنا چاہتا وہ کر گیا۔ مگر اس میں جو حاصل تھا وہ گنوا بیٹھا تھا۔ اور جو تھا اسکے پاس وہ اب اسکے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ جو کھو چکا تھا وہ اب کبھی میسر نہیں ہو سکتا تھا۔

مجبوریوں کے نام پہ ازل سے ہم محبتوں کو اپنی موت آپ مرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ وجدان شاہ بھی ان ہی میں سے ایک تھا۔۔ پلین کی سیٹ پہ آنکھیں موندے کر ٹیک لگاتے آج اسے سب کچھ بے معنی و بے مایہ لگ رہا تھا۔ بند پتلیوں پہ نمی اتر آئی دو آنسوں نم آنکھوں سے ٹوٹ کر کنپٹی میں جذب ہوئے تھے۔ اسکی سوچوں کا محور آج صرف اور صرف ایک ہی ذات تھی۔ جبکہ دور کہیں۔ وہ ماضی کی ہر تلخی بھلائے کھل کر مسکرا رہی تھی۔ اسلام آباد کے ایک فارم ہاؤس میں جہاں پرندے غول در غول شفاف نیلے آسمان پہ سرشار اڑان بھرتے دیکھائی دے رہے تھے۔ ڈھلتی شام میں سرسبز گھاس پہ چل رہی تھی۔ فاؤنٹین سے ابھرتے پانی کی آواز وہاں کے حسین منظر کی عکاسی کرتا تھا۔ وہ دونوں مسکراتے ساتھ چل رہے تھے۔

"ضرغام! دریکتا کی آواز اُبھری۔

میں کیا سوچ رہی میں کیا کروں گی تمھارے ساتھ کینیڈا جا کر اپنے گھر سے دور اپنوں سے دور ایک سال بعد یوں بھی تم نے واپس آ جانا ہے ایسا کروں تم اکیلے ہی چلے جاؤ میرا ساتھ جانے کا پلان کینسل ہی سمجھوں۔"

www.novelsclubb.com

ضرغام سے چند قدم آگے چلتے اسنے ایک نیا چٹکلہ چھوڑا۔ جبکہ ضرغام اس کے اس جملے پہ ہکا بکا سا آنکھوں میں حیرت سموئے ترنت اسکے مقابل آن کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب تم نہیں جا رہیں۔ میرے ساتھ۔"

شدید پریشانی کے عالم میں وہ بوکھلایا ہوا لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جبکہ اسکا پریشان حال چہرہ اور بوکھلائٹ دیکھ۔۔ دریکتا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اف ضرغام تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو جیسے کسی بچے کو ڈرا دھمکا کر اسکا کوئی پسندیدہ کھلونا چھین لیا گیا ہو۔

زور سے قہقہہ لگاتے بول رہی تھی جبکہ مسلسل ہنستے اسکی آنکھوں میں نمی۔ چھلکنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ضرغام نے بھی مسکراتے نفی میں سر ہلایا۔

"ہاں تو مجھے لگا تمھارا سچ مچ میں ارادہ بدل چکا ہے۔"

دریکتا کا ہاتھ تھام کر چلتے اسنے کہا۔ جس پہ دریکتا نے محض اسے دیکھ کر مسکرانے پہ اکتفا کیا۔ مگر اسکی مسکراہٹ زندگی سے بھرپور تھی۔

www.novelsclubb.com

۔☆☆☆

نئے سال کی آمد آمد تھی۔ ساتھ شدت پکڑتی

سردی بھی ہر ذی روح کو اپنے شکنجے میں جکڑے ہوئے تھی۔ان دنوں شاہ ولا بھی جیسے خاموشیوں اور اداسیوں کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

وجدان جا چکا تھا

www.novelsclubb.com

۔ساتھ زرک اور گل رخ بھی جا چکے تھے ایسے میں شاہ ولا کا ہر فرد اپنے ہی ذات کے حلقے میں محدود تھا۔

وہ بھی بولائی بولائی سی سارے گھر میں پھرتی تھی۔اس وقت بھی لان میں بیٹھی اداسی سے مالی بابا کو پودوں پانی دیتے دیکھ رہی تھی۔دریکتا کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ایسے میں اسے یہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ عقب سے قدموں کی چاپ محسوس ہوئی اگلے ہی پل گردن پھیر کر اپنے عقب میں کھڑے شخص کو دیکھ کر پہل تو چونکی مگر اگلے ہی لمحے شدید جھنجھلاہٹ اور ناگواری لے کر رہ گئی۔

جبکہ اسے ناک بوچڑھائے دیکھ وہ مسکراتا اس کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔

"ویسے کیا میں اتنا ہی ہینڈسم ہوں۔ جتنا تمھاری بنائی اس اسکیچ میں لگ رہا ہوں۔"

بنا نحل کے بگڑے تاثرات کی پرواہ کیے وہ آنکھیں سکیڑ کر مصنوعی سنجیدہ انداز لیے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اگلے ہی پل سرے سے اسکی بات کو نظر انداز کیے بنا کسی توقف کے اسکے ہاتھ سے تقریباً اسکیچ جھپٹتے اگلی ہی پل پھاڑ ڈالا۔

ضارب نے لب بھینچے اسکی کاروائی دیکھی۔

یہاں تک کے وہ بنا کچھ کہے اپنی شال درست کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو نحل! میری بات تو سنو۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کا ہاتھ پکڑتے اسے روکنا چاہا۔

"چھوڑیں

میرا ہاتھ اور دور رہیں مجھ سے سمجھے آپ کوئی بات نہیں کرنی مجھے آپ سے۔"

درشتی سے ہاتھ چھڑاتے وہ دوٹوک انداز اپناتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"نحل میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے تمھارے ساتھ پر تم ایک موقع تو دو مجھے اور ہمارے رشتے کو۔

وہ دھیمے لہجے میں آس لیے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیسا موقع دوں اور کس رشتے کی بات کر رہے ہیں آپ۔ کیا آپ نے آج تک اس رشتے کو تسلیم کیا ہے نہیں نہ پھر مجھ سے کیوں امدیں وابستہ ہیں۔ بلکہ آپ تو امتثال کی محبت اور تایا جان سے نفرت میں اتنے اندھے ہو چکے تھے کہ آپ میرے کردار پر انگلی

اٹھانے سے باز نہیں آئے۔میں اب مزید نہیں برداشت کر سکتی نہیں ہے میرے اندر مزید اسٹیمنا کہ میں ہر بار آپ کے ہاتھوں رسوا ہوں یہ اپنی کردار کشی کروں۔

وہ بے حد تلخ انداز میں اپنی بات کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ محض اسے اندر جاتے دیکھتے رہا۔اب کی بار اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ بچا ہی نہ تھا۔یہاں تک کے اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی نہیں تھا اس کے پاس

☆☆☆

پانچ روز بعد

www.novelsclubb.com

دریکتا اس وقت نحل کے کمرے میں موجود تھی۔اسے شاہ ولا آئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔

اور اسکی بن بتائے آمد نے نحل کو بے طرح خوشگوار کن حیرت میں ڈال رکھا تھا۔مزید اس پہ دریکتا کا نکھرا نکھرا روپ اور اسے خوش دیکھ کر وہ مزید دل ہی دل میں مسرور ہو اٹھی تھی۔پر اس سب میں بھی اسکے اتنی جلدی کینیڈا جانے کا سن کا کچھ مضمحل بھی تھی ساتھ۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اندازہ لگایا ہے نحل تم مجھ سے ہر بات چھپانے لگی ہو۔"

چائے پیتے دوران دریکتا نے سرسری کہا۔

"ہاں میں نے بھی اندازہ لگایا ہے دریکتا کے تم ہمیشہ سے غلط اندازے لگاتی ہو۔

www.novelsclubb.com

نگٹس سے انصاف کرتے نحل نے مسکرا کر کہا۔

"اور تم ہمیشہ سے مجھے بحث میں ہرا دیتی ہو۔"

ابکی ناک بوچڑھائے دریکتا نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں دریکتا کے تم غلط اندازے لگاتی ہو۔"

نحل کے شانے اچکا کر کہنے پہ دریکتا محض مسکرا رہ گئی۔

"خیر چھوڑو یہ سب اور یہ بتاؤ کہ تم نے آگے کے لیے کیا سوچا ہے۔"

www.novelsclubb.com

کچھ جھکتے اسنے بالآخر آج نحل سے بات کرنے کی ٹھان ہی لی۔

"اوتو تمھیں تائی جان اور امی نے کہا ہے مجھ سے بات کرنے کے لیے۔

وہ ہر طرح کے تاثرات سے عاری گویا ہوئی۔

"ہاں جب تم جانتی ہو تو پھر مجھ سے کیوں سوال کر رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

چائے ختم کرتے کپ میز پہ رکھتے گویا ہوئی جبکہ اس وقت وہ شاہ ولا میں موجود ہی زرقا بیگم اور فرحین بیگم کے کہنے پہ تھی۔وہ یہ بات گول کر گئی۔ گزشتہ کئی دنوں میں ضارب نے اس سے بارہا بات کرنے کی کوشش کی تھی پر نحل کا بے حد سرد رویہ جوں کا توں برقرار تھا۔شاہ ولا کے سبھی مکین چاہتے تھے کہ ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو جائے۔جس کے لیے زرقا بیگم نے اس سے خود اس حوالے سے بات کی تھی۔

"نحل! میرے لیے ہمیشہ سے یہ بات تکلیف دہ رہے گئی کہ ہماری اس قدر گہری دوستی کے باوجود بھی تم مجھ سے کبھی اپنی کوئی تکلیف شئیر نہیں کر پائیں بلیومی نحل میں یہاں کسی کے لیے نہیں آئی ہوں میں صرف اور صرف تمھیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔"

اسکا سرد ہاتھ تھامتے دریکتا نے تاسف سے کہا۔

"در تم کیسی باتیں کر رہی ہو تم تو میرے لیے ہمیشہ سے خاص ہو اور رہو گئی اور تم تو ہمیشہ سے مجھے سمجھتی ہو تم سے کبھی کچھ کہنے کی نوبت آئی ہی کب ہے تم تو میری ہر بات بنا کہے ہی جان جاتی ہو۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں میں اترتی نمی دیکھ نحل نے افسردگی سے کہا۔

"دراب تم روگی تو تمھارا میک اپ خراب ہو جائے گا پھر کیا ایسے جاؤ گی ضرغام بھائی کے سامنے۔"

www.novelsclubb.com

ٹشو پیپر سے اسکے آنکھ کے کنارے صاف کرتے نحل نے مسکراتے کہا۔کچھ نحل کی پریشانی تھی مزید سب سے دور جانے کا خاص طور نحل سے دوری اسے اندر ہی اندر شدید تکلیف دہ رہی تھی۔

"نہیں رو رہی میں تم ادھر ادھر کی باتیں کر کے بات مت گھماؤ۔اسکے ہاتھ سے ٹشو پیپر لیتے دریکتا نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"نحل سمجھنے کی کوشش کرو۔میری جان ہم سب تمھارے لیے پریشان ہیں ایسے کب تک چلے گا۔

www.novelsclubb.com

میں جانتی ہوں جو کچھ ہوا وہ غلط تھا۔پر تمھیں اب کوئی نہ کوئی فیصلہ تو کر لینا چاہیے۔ میں تم سے یہ کبھی نہیں کہوں گی کہ تم بھائی کو معاف کر دو پر تمھیں نہیں لگتا نحل کہ اب تمھیں بھی کوئی فیصلہ لے لینا چاہیے تم جو فیصلہ لینا چاہو لے سکتی ہو نحل۔کوئی بھی اب تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔

نرمی سے اسکے بال سنوارتے وہ نحل کو مزید مضطرب کر گئی تھی۔

"مجھے وقت چاہیے در میں اب مزید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گی۔

www.novelsclubb.com

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی بات ختم کر گی۔ جبکہ دریکتا محض اسے تاسف سے دیکھ کر رہ گئی۔

☆☆☆

رات کی سیاہی عروج پہ تھی۔ ہر شے اس وقت قدرت کے بنائے نظام کے تحت سکون کی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔ مگر ایسے میں کچھ لوگ تھے جو دنیاوی الجھنوں اور خواہشات کے لیے کشکول لیے رب کے حضور سجدہ ریز تھے۔ ایسے میں وہ بھی سفید دوپٹے کے حالے میں تہجد کی ادائیگی کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی۔ دل کی حالت حد سے زیادہ مضطرب تھی۔ دعا کے لیے اٹھے ہاتھوں کو تکتے جیسے کپکپاتے لبوں پہ قفل پڑ گیا تھا۔ نجانے کب آنکھوں کے کٹورے بھیگے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے آنسوؤں کی روانی میں اس قدر شدت آگئی تھی کہ ہچکیاں بندھ گئی۔ چہرے پہ ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے نحل شاہ نہیں جانتی تھی کہ کیا تھا جو اس کی اسکی روح تک کو گھائل کر گیا تھا خود کو زندگی کے جس دوراہے پہ پاتی تھی ہر صورت کہیں نہ کہیں اس سے فرار چاہتی تھی۔ ضارب کو لیکر وہ کسی ایک نہج پر نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ دماغ اس کی طرف

سے دی گئی اذیتوں پہ اب تک کراتا تھا جبکہ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتی تھی۔ با ظاہر مضبوط اعصاب لڑکی کس قدر توڑ پھوڑ کا شکار تھی۔ یہ شاید ہی کوئی سمجھ پاتا۔

ہر عورت کی طرح کہیں نہ کہیں اسنے بھی نکاح کے بندھن میں بندھ کر اپنے گھر سے محبت کی تھی۔ مگر ایسے میں ضارب کے گزشتہ رویے نے اس توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ مگر اب جب وہ کسی فیصلے کو پہنچنا چاہتی تھی تو نا جانے خود کو کیوں بے بس محسوس کر رہی تھی۔ ایسے میں ہمیشہ کی طرح وہ اپنا ٹوٹا پھوٹا شکستہ خوردہ وجود لیے اپنے رب کے پاس چلی آئی تھی۔

"میرے پیارے اللہ میرے دل کو سکون عطا فرما۔

میرے مولا مجھے ہمت و قوت عطا فرما کہ اپنے لیے صحیح راستہ چن سکوں مجھے اس سانچے میں ڈھال دے میرے اللہ جس میں تیری رضا ہو اور میرے دل کو سکون بخش دے میرے رب۔"

زار و قطار روتے ہوئے اسکے لبوں سے لفظ ٹوٹ پھوٹ کر ادا ہوئے تھے۔ جبکہ اسے یقین کامل تھا کہ وہ جس ذات کے آگے جھولی پھیلائے بیٹھی ہے۔ وہ رب اسے کبھی مایوس نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆۔

وقت اپنی مخصوص رفتار سے گزرتا جارہا تھا۔ایسے میں موسم نے کروٹ بدلی اور سردی کی شدت میں کہیں جاکر کمی واقع ہوئی تھی۔اور یوں آج اماوس رات بھی اپنی جوبن پر تھی۔ہلکی خنکی لیے ہوا نے ہر شے کو سرشار کر دیا تھا۔ایک سکوں سا تھا جو فضا میں محسوس کیا جاسکتا تھا۔سارا سال میں ایبٹ آباد والوں کے لیے یہی موسم ہی بہترین ثابت ہوتا تھا۔ایسے میں وہ بھی تھکے ماندے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ خلاف معمول اسے کمرا روشن ملا تھا۔لمحے بھر کے لیے اسکے لبوں پہ مسرور کن مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔مگر اگلے ہی پل کسی سوچ کے آتے اسکی مسکراہٹ مدھم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"on"ہو سکتا ہے کسی نے ملازمہ نے لائیٹس"

چھوڑ دیں ہوں روم کی"

جب سے نحل گئی تھی تب سے اسے رات کو کمرے کی لائٹس آف ہی ملتی تھیں۔ مگر آج کئی روز بعد لائٹس جلتی دیکھ کر اسے نحل کی موجودگی کا احساس ہوا۔ مگر اگلے ہی لمحے اسنے اپنا وہم جانا اور کوٹ اور گھڑی اتار کر رکھتے۔ چینج کرنے کے ارادے سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ٹیرس کے جالی دار دروازے کے اس پار ذرہ کی ذرہ نگاہ نحل کے زرد آنچل پہ پڑتے ہی مسکراتے بنا کسی توقف کے وہیں چلا آیا۔

"نحل تم یہاں"

www.novelsclubb.com

مسکراتے عقب سے اسے پکارا۔

جبکہ اسکی طرف پشت کر کے کھڑی نحل نے اسکی آواز پہ پلٹ کر دیکھا۔

"ہوں میں"

www.novelsclubb.com

مختصر جواب دے کر وہ واپس ریلنگ کی طرف رخ کر گی۔

"نحل کیا تم اب تک مجھے معاف نہیں کر پائیں..؟؟"

اسکے لہجے کی سرد مہری محسوس کرتے ضارب نے بوجھل لہجے میں پوچھا۔

جبکہ اسکی طرف پشت کیے کھڑی نحل کی آنکھوں میں نمی سی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اسنے خود پہ ضبط کرنے کی کوشش کی۔

ایک بار پھر ضبط کھو کر وہ اس شخص کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

"وقت لگتا ہے کچھ باتوں کو بھلانے کے لیے اور رہی بات معاف کرنے کی تو میں کون ہوتی ہوں کسی کو معاف کرنے والی۔ میرے اللہ نے جو رشتہ میرا آپ کے ساتھ جوڑ دیا ہے میں صرف اسے نبھانا چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ٹھہرے لہجے میں کہتی وہ ضارب شاہ کو ایک بار پھر خفت کا شکار کر گئی۔

"ٹھیک ہے نحل مجھے انتظار رہے گا اس دن کا جب تم ساری پرانی تلخیاں بھلا دو گی۔

نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اور ایک بات مجھے نہیں پتہ نحل میں۔ تم سے محبت کرتا ہوں یہ نہیں پر جو کچھ میں نے تمھارے ساتھ کیا ہے تمھارے جانے کے بعد میں ایک دن بھی سکون سے نہیں رہ پایا پر میں اپنی ہر زیادتی کے لیے نادم ہوں۔ کیا صرف ایک بار تم مجھ پہ بھروسہ کر سکتی۔

"ضارب مجھے وقت چاہیے میں۔پہلے ہی کہہ چکی ہوں"

بات اس بار اسکے کردار کی تھی ضارب شاہ تو ابھی تک دل کی دھول تک ہی پہنچا تھا پھر ایسے کیسے وہ اتنی جلدی سب بھلا پاتی۔

"اوکے ٹیک یور ٹائم"

www.novelsclubb.com

نحل کی سرخ پڑتی آنکھوں میں

جھانکتے اسنے لب بھینچ کر کہا۔پر اسے یقین تھا کہ وہ اسے ایک روز معاف کر کے تمام تلخیاں بھلادے گی اور اب ضارب شاہ کو اس دن کا شدت سے انتظار تھا۔

"اینی ویز اندر چلو کافی ٹائم ہو چکا ہے"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں آجاؤں گی تھوڑی دیر تک۔"

اسنے سہولت سے انکار کیا۔

"اوکے"

www.novelsclubb.com

وہ بھی مسکراتے کہہ کر وہاں سے جانے لگا۔

"ضارب"

کہ اسکی پکار پر پلٹا اور بھنویں اچکاتے سوال انداز سے اسے دیکھا۔

"وہ کیا زرک خفا ہے آپ سے"

www.novelsclubb.com

اسنے سر جھکائے انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

اسے زرک کا رویہ پچھلے دنو خاصا کھینچا کھینچا محسوس ہوا۔ جبکہ وہ دریکتا کی شادی کے اگلے روز ہی چلا گیا تھا۔

"نہیں ایسے ہی ڈرامے کر رہا ہے۔ آ رہا ہے نیکسٹ منتھ واپس۔"

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتے جواب دے کر واپس کمرے میں چلا گیا تھا۔ جبکہ نحل نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ دور کہیں چودھویں کا مکمل چاند دیکھتے نرمی سے مسکرادی وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی اسکا لیا فیصلہ صحیح تھا کہ نہیں مگر اب اسنے خود کو وقت کے دھاروں پہ چھوڑنا بہتر سمجھا تھا۔

☆☆☆

www.novelsclubb.com

چلو آؤ پھر سے ایک خواب بنتے ہیں۔

پت جھڑ کی بات

چھوڑو

آؤ فصل گل

www.novelsclubb.com

کے گلاب چنتے ہیں۔

یہ زمانے کی تلخیاں یہ بے نام اداسی۔

چھوڑ جھیل کنارے بیٹھ۔

زندگی کی اک نئی امنگ جگاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ وصل و ملن یہ غمِ ہجر۔

آؤ آج یہ قصے سارے تمام کرتے ہیں۔

کچھ تم دل کی کہو کچھ ہماری سنو۔

آؤ ساحل کی لہروں کا تعاقب کرتے۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ تھام کر محبت کے نئے عہد و پیماں باندھتے ہیں۔

از خود۔

چند ماہ بعد

www.novelsclubb.com

نیلگوں آسمان پر اس وقت پرندوں کے غول اپنے آشیانوں کو ہجرت کرتے دیکھائی دے رہے تھے۔

وہ بھی منہ کے زاویے بگاڑے مسلسل بڑبڑاتے لان میں نوٹس تیار کر رہی تھی۔اور ساتھ اس وقت کو کوس رہی تھی جب ضارب کے بارہا اصرار پر اسنے ماسٹرز کے لیے حامی بھرتے ایڈمیشن لے لیا تھا۔

"اچھی بھلی زندگی تھی میری مت ماری گئی تھی۔جو ضارب کے کہنے پہ دوبارہ ایڈمیشن لے کر بیٹھ گئی۔"

ارد گرد سے بے نیاز وہ تیز تیز بولتے دنیا جہاں کی بیزاریت لیے ہوئی تھی۔ جبکہ آج سنڈے تھا اس لیے ضارب بھی کچھ دیر قبل سو کر اٹھا تھا فریش ہو کر نحل کو تلاشتے لان میں ہی چلا آیا۔ لان سے پھول توڑ کر دور سے ہی اسکی دہائیاں سنتے دبے پاؤں اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا پرابلم ہے پارٹنر کیوں اس قدر پریشان ہوا جا رہا ہے۔"

اپنی مسکراہٹ چھپاتے ضارب نے سوال کیا۔

جبکہ کتابوں سے سر اٹھا کر خونخوار نظروں سے ضارب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا مسئلہ آپ ہیں۔ مت ماری گئی تھی جو آپ کے کہنے پہ دوبارہ ان کتابوں میں سر کھپانے کے لیے تیار ہو گئی۔

"غصے سے منہ پھلائے وہ منمنائی۔

ابکی بار ضارب نے اسے غور سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اف یار تم بھی نہ کس قدر سر پہ سوار کر لیتی ہو۔ صرف دو سال کی تو بات ہے۔ دیکھنا وقت گزرتے پتہ بھی نہیں چلنا۔"

ضارب نے اسے سمجھانا چاہا۔

"پورے دو سال۔۔۔"

www.novelsclubb.com

جواباً دہراتے قریباً وہ صدمے سے رو دینے کو تھی۔"

جبکہ دوسری طرف ضارب کے لیے اپنی مسکراہٹ چھپانا محال ہو گیا تھا۔

"اچھا چھوڑو یہ سب یہ تمھارے لیے۔"

www.novelsclubb.com

اسنے سرخ گلاب نحل کی طرف بڑھایا۔

جسے لیتے وہ مزید منہ کے زاویے بگاڑ گئی۔

"میں اندر جا رہا ہوں مغرب ہونے والی ہے تم بھی آ جانا تھوڑی تک اوکے۔"

www.novelsclubb.com

اسے منہ پھلائے دیکھ وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

جس پہ وہ خاموشی سے کتابوں میں سر جھکائے بیٹھی رہی۔

"کھڑوس اکڑوں بے مروّت انسان۔مجھے پھول بھی میرے لگائے ہوئے ہی توڑ کر دیتا ہے۔پتا نہیں کیا دیکھا تھا میں نے بھی۔"

نخوت سے سر اٹھا کر ہاتھ میں تھامے گلاب کو سونگھتے وہ مصنوعی غصے سے بڑبڑائی پر دانستہ آواز اونچی ہی رکھی۔

www.novelsclubb.com

جسے اپنے پشت پہ سنتے ضارب شاہ بھی نفی میں سر ہلاتے مسکراتے اندر بڑھ گیا۔

امتثال مستنصر کا نام آج بھی اس کے دل کے کسی کونے میں روشن تھا۔ مگر نحل شاہ بھی اب اسکی زندگی میں بہت خاص مقام رکھتی تھی۔ وقت نے ثابت کر دیا تھا کہ نحل کا ساتھ اس ایک بار پھر زندگی کی طرف لے آیا تھا۔ جبکہ نحل نے بھی جان لیا تھا کہ ضارب شاہ کے حق میں کیا فیصلہ اس کے لیے بہترین ثابت ہوا تھا۔

دونوں زندگی کی تلخیاں بھلا چکے تھے اور نئے سرے سے آغاز کر رہے تھے۔ اور یہ بھی سچ تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ نے ان دونوں کو ہی مکمل کر دیا تھا۔

ختم شد

الحمدللہ

www.novelsclubb.com